

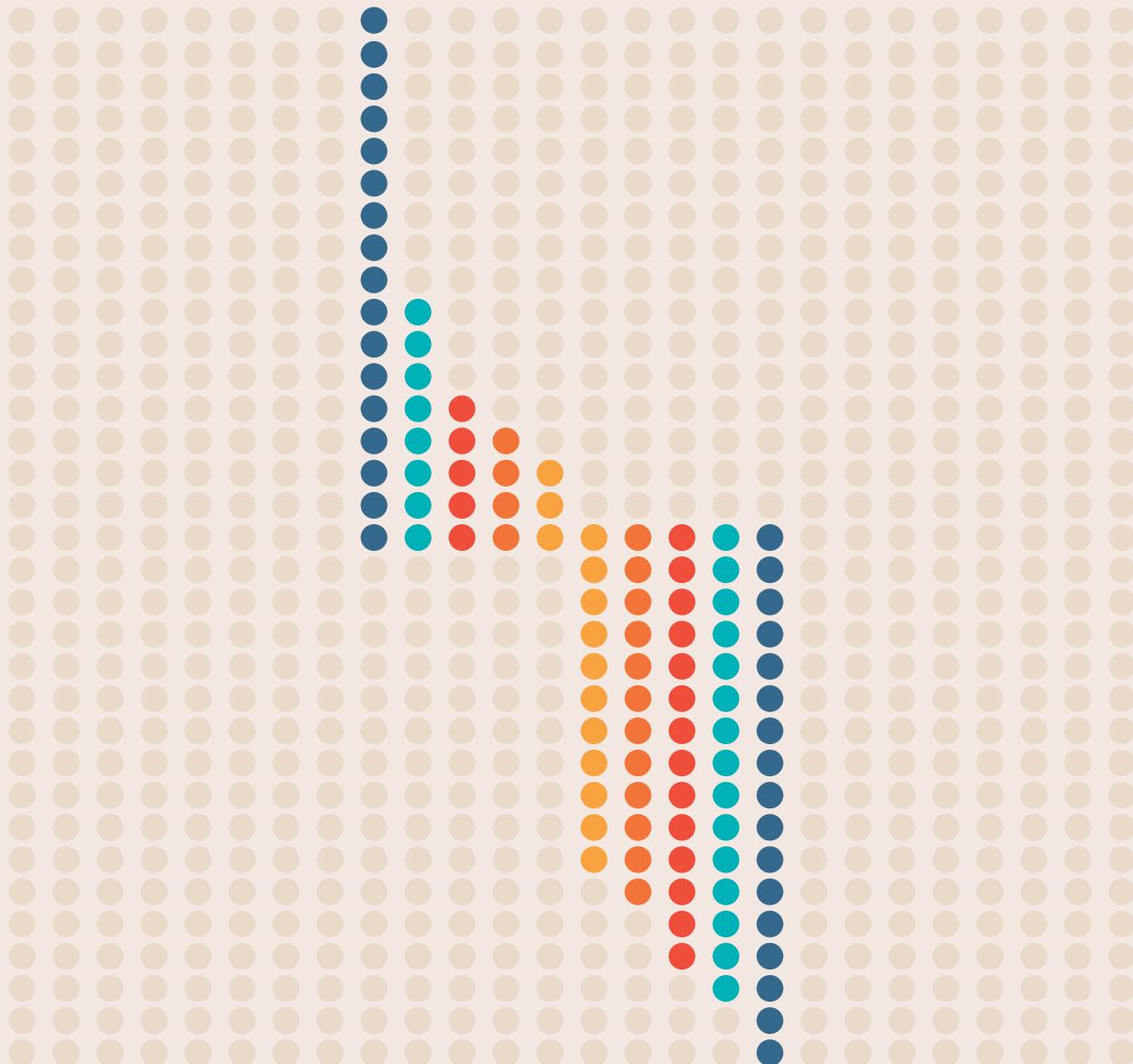


جاڑہ



پاکستان نیشنل ہیمون ڈیلپہمنٹ رپورٹ 2020

عدم مساوات کے تین ستون: طاقت، لوگ اور پالسی





این ایج ڈی آر 2020 میں عدم مساوات کے مختلف روپ نمایاں طور پر سامنے لائے گئے ہیں۔ اس رپورٹ کے سروق پر عدم مساوات کی دو اہم ترین بیانات یعنی آمدنی اور انسانی ترقی یا ہم ڈپلمٹ کو عالمی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

اس میں مختلف گروں کی لکیروں کے ذریعے پاکستان میں آمدنی کے لحاظ سے آبادی کے پانچ حصوں یا کوئنٹالز (آبادی کے مادی گروپ ہو ایمیترین گروپ کی تکمیل گری سے شروع ہوتے ہیں اور غریب ترین گروپ کی تکمیل گری تک جاتے ہیں) کی آمدنی اور ہم ڈپلمٹ کی قدریں یادبیوز دکھانی گئی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ہم ڈپلمٹ انہیں یا آمدنی کی مساوات کے لحاظ سے کسی ملک کی کارکردگی پا جائے۔ بہتر ہو، پھر بھی اس کے ایمیترین اور غریب ترین طبقات کے درمیان بے پناہ عدم مساوات کو فارغ از امکان فراہمیں دیا جاتا ہے۔

اوپر کی پانچ لکیریں مختلف کوئنٹالز کے درمیان آمدنی کے لحاظ سے فرق کو ظاہر کرتی ہیں جو ایمیترین طبقے (گھر انیلانگ) سے شروع ہوتی ہیں اور غریب ترین طبقے (زورنگ) تک جاتی ہیں البتہ ان کی آمدنی میں اس عام رحمان کو سامنے رکھتے ہوئے روپاں کیا جائیں کہ لوگ اپنی آمدنی کو ہستاتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایمیترین طبقے (کوئنٹال 5) کل مکمل آمدنی کے 50 فیصد پر قابض ہے جبکہ غریب ترین طبقے (کوئنٹال 1) کوکل مکمل آمدنی کا صرف سات فیصد حصہ ہوتا ہے۔

اسی طرح پانچ کی پانچ لکیریں غریب ترین طبقے (زورنگ) سے ایمیترین طبقے (گھر انیلانگ) تک کے پانچ کوئنٹالز میں ہم ڈپلمٹ کے لحاظ سے پائے جانے والے فرق کو ظاہر کرتی ہیں۔ ایک طرف ملک کے غریب ترین کوئنٹال کی ہم ڈپلمٹ کی پوتھی 0.419 تک کم ہے جو ہم ڈپلمٹ کی پوتھی تکمیل گری میں آتی ہے اور دوسری جانب ایمیترین طبقے کے معاملے میں یہ قدر 0.698 ہے جو ہم ڈپلمٹ کی پوتھی تکمیل گری میں آتی ہے۔

یہ شدید فرق بتاتا ہے کہ آج کا پاکستان دھصول میں بری طرح جا ہوا ہے اور اس فوری ضرورت کو مجھی اباگ کرتا ہے کہ پاکستان کو مادی بنانے کے لئے اس عدم مساوات کو دور کرنا ہو گا۔

ذریعہ

پاکستان انتامک سروے 2017-2016، ایل ایف ایس 2018-2017، اور مختلف سالوں کے ایج آئی ایس کے اب تک کے دستیاب ڈیٹا کی بنیاد پر یا این ڈی پی کے حسابات۔

جانزہ



پاکستان نیشنل ہیومن ڈپلمنٹ رپورٹ 2020

عدم مساوات کے تین ستوں: طاقت، لوگ اور پالیسی

ہیومن ڈپلمٹر رپورٹ 1990 میں ڈائٹریکٹ اور انسانی ترقی یا ہیومن ڈپلمٹ کا ایک نیا تصور پیش کیا گئی۔ ہیومن ڈپلمٹ رپورٹ کے بھائی ہیومن ڈپلمٹ کے لئے موافق اور انتخاب کی رائیں بڑھانے اور ایک بھرپور انسانی زندگی کی صورت میں عمل میں آنے والی ترقی کی پیاس پر توجہ کروزتا ہے۔ اس رپورٹ میں لوگوں کی صلاحیتوں کا تجزیہ کرنے کے لئے ہیومن ڈپلمٹ انکس یا ایچ ڈی آئی کا پیاس دفعہ کیا گیا۔ ایچ ڈی آئی میں انسانی ترقی کے اہم پہلوؤں پر حاصل کی جانے والی کامیابیوں کی پیاس کی جاتی ہے یعنی افراد اس قابل ہوں کہ وہ لمبی اوسمحت مندرجہ بس کر سکیں، وہ باعلم ہوں اور ان کا معیار زندگی کی عدمہ اور باوقار ہو۔ اس کے بعد تیاری گنجی زیادہ ہے ہیومن ڈپلمٹ رپورٹ میں مختلف مرکزی موضوعات کے تحت انسانی ترقی کا جائزہ لیا گیا۔ یہ رپورٹ میں یا این ڈی پی کا ہیومن ڈپلمٹ رپورٹ آفیش تیار کرتا ہے اور اقوام متحده کی جزوں انسانی ان رپورٹوں کی ادارتی آزادی کو یقینی بناتی ہے۔ ان رپورٹوں نے دنیا بھر میں ترقی پر ہونے والی تحوش پر وسیع اثرات مرتب کئے ہیں۔

نیشنل ہیومن ڈپلمٹ رپورٹ: پہلی بار نیشنل ہیومن ڈپلمٹ رپورٹ (این ایچ ڈی آر) 1992 میں جاری کی گئیں جس کے بعد 135 ممالک کی مقامی ادارتی ٹیمیں یا این ڈی پی کی معاونت سے اب تک 700 سے زائد نیشنل ہیومن ڈپلمٹ رپورٹ رپورٹ میکر پر مشاورتی و تحقیقی سرگرمیوں کے ذریعے قومی پالیسی امور کو انسانی ترقی و شوونما کے نقطہ نظر سے ڈھانلنے میں مدد دیتی ہیں۔ موسمیاتی تہیلی ہو یا نوجوانوں کے لئے روزگار، یا پھر صفت یا نسلی و ایٹگی پر مبنی عدم مساوات، نیشنل ہیومن ڈپلمٹ رپورٹوں میں شعبہ ترقی سے متعلق ہر طرح کے کلیدی امور وسائل کا احاطہ کیا جا چکا ہے۔ پاکستان کی تیسری نیشنل ہیومن ڈپلمٹ رپورٹ میں عدم مساوات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ پہلی رپورٹ 2003 میں غربت، افراد اور طرز حکمرانی کے موضوع پر تیاری گئی جبکہ 2017 میں شائع ہونے والی دوسری رپورٹ کا عنوان تھا: ”حوال پاکستان کو بنائیں قوت کا نشان“۔

کاپی رائٹ: 2020.

اقوام متحده ترقیاتی ادارہ، پاکستان

چوتھی منزل، بہینا بنس کمپلیکس، خیابان سہروردی، سیکھر جی 5/1، اسلام آباد، پاکستان

جملہ حقوق محفوظ۔ اس رپورٹ کا کوئی بھی حصہ پیشگی اجازت کے بغیر کسی بھی شکل میں یا کسی بھی طریقے سے یعنی الیکٹریک، مکینکل، فونکاپی، ریکارڈنگ یا کسی بھی اور طریقے سے دوبارہ تیار نہیں کیا جاسکتا کبھی ریشر یوں سسٹم میں محفوظ یا منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

وضاحت:

اس رپورٹ میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، وہ مصنفوں کی ذاتی آراء پر مبنی ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ اقوام متحده، یا این ڈی پی یا اقوام متحده کی رکن ریاستوں کے خیالات کی نمائندگی کرتے ہوں۔

اس رپورٹ میں استعمال کی گئی تمام تصویریوں کے حقوق یا این ڈی پی کو حاصل ہیں جو این ایچ ڈی آر 2020 کے فوکس گروپ سیشنز کے دوران لی گئیں۔

برائے مہربانی اپنی تحریر میں اس پتہ پر ارسال کیجئے: pak.communications@undp.org

آئی ایس بی این: 978-969-8736-19-4

پاکستان میں اس رپورٹ کی طباعت کا کامگی اعلان پر نئر اور نگنگ فیصل پر نئر نے انجام دیا۔

طباعت کے بعد سامنے آنے والی بھول چوک یا غلطیوں کی فہرست کے لئے رہا مہربانی دیکھیں ہماری ویب سائٹ: <http://www.pk.undp.org>

پاکستان نیشنل ہیومن ڈولپمنٹ رپورٹ 2020 کی ٹیم

قائد مصنفین

ڈاکٹر حفیظ اے پاشا

تحقیقی و تصنیفی امور کی ٹیم

عمر اخلاق ملک (کوآرڈینیٹر)، بنا احسان، میرال جمال، اروب فاروق، خصہ تویر (تحقیقیں)، ہومنہ سعیل (کمپیوٹر سائنس)، محمد علی رضا (ماہر شماریات)

ادارتی ٹیم

بینا سرور، رویہ لغاری

لے آؤٹ اور معلومات کی ڈیزائنگ

ندا اسلامان

گرافک ڈیزائن

جنات احمد

متعلقہ سرگرمیاں و انتظامی امور

اعظم خان، علی سید

خصوصی پیغام

لئے ایک بے مثال نوعیت کا چیلنج ہے جس پر قابو پانے کے لئے انتہا کا کام کر رہے ہیں۔ تاہم اسے ایک موقع کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم پہلے سے بہتر نو کر سکتے ہیں اور پاکستان میں موجود دو انتہاؤں کے درمیان پائی جانے والی عدم مساوات کو کم کر سکتے ہیں جہاں ایک طرف صرف مراعات یافتہ طبقے کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور دوسرا جانب ملک کے غریب، پے ہوئے اور کمزور طبقات ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ اس نازک موڑ پر اس روپوثر سے ملنے والی آگاہی ہمارے لئے انتہائی جسمی یقینت کی حامل ہے۔

عدم مساوات ایک پیچیدہ چیز ہے۔ اس نے معاشرے کے ہر طرح کے طبقات کو اپنی لبیٹ میں لے رکھا ہے جن میں اپنی آمدی، صفت، منہب اور بآشی خلیٰ بناء پر خطرات سے دوچار اور دیگر خصوصیات کے حامل طبقات بھی شامل ہیں۔ اس روپوثر میں عدم مساوات کی کئی پیچیدہ پتوں کو کھولنے کی کوشش کی گئی ہے اور پوری شرودم کے ساتھ اس پر ایک فکر انگیز بحث کی گئی ہے۔ یہ مون ڈوپلمنٹ انڈس پر پاکستان کے سکو گولی میدان میں انسانوں پر مرتب ہونے والے اثرات کا روپ دیئے ہیں ڈاکٹر خفیظ اے پاشا کی مہارت ان قارئین کے لئے انتہائی گرانقدر ہے جو موجودہ سورجخال کو سمجھنے کی جتوں میں لگدیں۔ “عدم مساوات کے تین سترون۔ طاقت، لوگ اور پالیسی، پر مبنی فرمی و رک ان مشکلات کا پردہ چاک کرنے اور عدم مساوات کا باریک بینی کے ساتھ تجویز کرنے کا ایک کار آمد طریقہ بھی ہے۔ یہ روپوثر حکومت کے قومی ایجاد سے بھی ہم آہنگ ہے جس کے تحت وہ ہر طرح کی عدم مساوات میں کمی لانے کے لئے مصروف عمل ہے۔ وزیر اعظم عمران خان کی حکومت نے پاکستان کو ایک ایسی فلاحتی ریاست بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے جو تمام شہریوں کو قانون کی حکمرانی، جمہوریت اور شفافیت کی ضمانت دے اور محروم طبقات کو سماجی تحفظ دینے کے ہر ممکن اقدامات کرے۔ صحت ہو یا تعلیم، جان کی سلامتی ہو یا مال کی یہ زندگی کے تمام شعبوں میں اپنے تمام شہریوں کے لئے برادر موقوع یقینی بنانے کے لئے بھی پر عزم ہے۔ حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ ملک کے مختلف خطلوں کے درمیان عدم مساوات کو دور کرنے کے لئے ایسے علاقوں اور خطلوں، جو سماجی و اقتصادی ترقی کے میدان میں پیچھے رکھے ہیں، میں باہم بوطعلاقائی ترقیاتی سرگرمیاں شروع کی جائیں۔

سماجی و معاشی عدم مساوات کی بھی انصاف پر معاشرے کی بنیاد میں کمزور کر دیتی ہے۔ یہ شہریوں کو موقع سے محروم کر دیتی ہے اور ان کے لئے ترقی کی راہ میں مسدود کر دیتی ہے۔ ہر طرح کے پاکستان، یعنی امیسرتین لوگوں کے پاکستان اور غریب تین لوگوں کے پاکستان کے درمیان موجود خلا کو دور کرنا ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک ہے۔ یہ ہمیشہ ہمارے منتظر کا ایک اہم جزو ہے جس کے حق میں ہم بھرپور طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت نے منصب اقتدار سنبھالنے کے بعد اس مقصد کے حصول کے لئے با معنی کوششیں کیں اور غریبوں کی حالت بہتر بنانے، دیکی علاقوں کو ترقی دینے، خواتین کو با اختیار بنانے، نوجوانوں کو ترقی کی راہ پر آگے بڑھنے کے قابل بنانے اور عوام کو ضروری خدمات کی مکمل فراہمی تیاری بنانے کے پروگراموں کا آغاز کیا۔ وزیر اعظم کا احس پر گرام، ایک کثیر شعبہ جاتی کاوش ہے جس کے تحت پاکستان کے انتہائی کمزور طبقات کو سماجی خدمات اور تحفظ فراہم کیا جاتا ہے، جو اس میں ہمارے بخشنده عمماں سے بولنا ثابت ہے۔ اس پس مظہر میں عدم مساوات پر پاکستان نیشنل یہ مون ڈوپلمنٹ روپوثر (این ایج ڈی آر 2020) اس میدان میں ہماری سرگرمیوں میں ایک خوش آندیشہ ہے کیونکہ اس میں مشکلات اور چیلنجوں کو اباگر کیا گیا ہے، ترقی کا ایک خاکہ بیان کیا گیا ہے اور انتہائی متأثر ہونے والے شعبوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

گزشتہ سالوں کے دوران پاکستان نے یہ مون ڈوپلمنٹ انڈس (ایج ڈی آر) پر اپنی قدر میں بہتری دکھائی ہے جو 1990 میں 0.400 اور 2018 میں 0.560 تک پہنچ گئی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ پاکستانی چوکن کے لئے پیدائش کے وقت متوقع عرصہ حیات بڑھ گیا ہے، سکول تعلیم کے سالوں میں اضافہ ہو گیا ہے اور گھر انوں کی آمدی اب پہلے سے زیادہ ہے۔ تاہم ابھی بہت کچھ کرنا باتی ہے کیونکہ یہ مون ڈوپلمنٹ انڈس پر پاکستان کی قدر نہ صرف درمیانی یہ مون ڈوپلمنٹ (0.630) والے ممالک کی اوست سے بلکہ جنوبی ایشیا میں اپنے ہمسایہ ممالک سے بھی کم ہے (0.640)۔ کو نادائرس کی وابستے اس چیلنج کو مزید دو چند کر دیا ہے جس کی وجہ سے ماضی میں جو کچھ بہتری آئی، اس کے اترتی میں بدلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور معاشرے کے غریب ترین طبقات پر اس کے غیر مناسب اثرات کی وجہ سے ملک میں سماجی و اقتصادی عدم مساوات زیادہ شدت اختیار کر سکتی ہے۔ یہ حکومت پاکستان کے

یہ رپورٹ پائیدار ترقی کے عالمی مقصد نمبر 10 یعنی "ملکوں کے امداد اور پاکستان میں انسانی ترقی میں بہتری لانے کے لئے شاہد پرمنی، سیاق و سبق اور ہم آہنگ کے اس کے مختلف ابواب میں جو موضوع زیر بحث لائے گئے ہیں اور اس بحث کے نتیجے میں جو سفارشات وضع کی گئی ہیں، وہ انسانی ترقی کی راہ میں درپیش ناگزیر مشکلات مثلاً غربت میں کمی، صنعتی امتیاز میں کمی، ڈیجیٹل تقسیم کے خاتمے اور موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کو محدود کرنے کے لئے ایک روڈ میپ پیش کرتی ہیں۔

یہ رپورٹ پائیدار ترقی کے عالمی مقصد نمبر 10 یعنی "ملکوں کے امداد اور پاکستان میں انسانی ترقی میں کمی" کی شکل میں کچھ عالمی و مددوں سے بھی ہم آہنگ ہے اس کے مختلف ابواب میں جو موضوع زیر بحث لائے گئے ہیں اور اس بحث کے نتیجے میں جو سفارشات وضع کی گئی ہیں، وہ انسانی ترقی کی راہ میں درپیش ناگزیر مشکلات مثلاً غربت میں کمی، صنعتی امتیاز میں کمی، ڈیجیٹل تقسیم کے خاتمے اور موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کو محدود کرنے کے لئے ایک روڈ میپ پیش کرتی ہیں۔



اسد عمر

وفاقی وزیر، وزارت منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات، پاکستان
سربراہ، این ایج ڈی آر 2020 مشاورتی کونسل

پاکستان این ایج ڈی آر، 2020، کی مشاورتی کونسل کی رکنیت اور کونسل کے معزز ارکان کی آراء اور بصیرت سے مستقید ہونے کا شرعاً بلاشبہ اعجاز کی بات ہے۔ ان میں ملک کے بعض انتہائی مالیہ ناظری، ہمیں کی و ترقیاتی ماہرین اور پالیسی مازشامل میں جن کا تعاون کسی ایک جماعت سے نہیں بلکہ کبھی جماعتوں سے ہے۔

پیش لفظ

مساوات کا تجربہ کیا جیا ہے۔ مثال کے طور پر اس میں بتایا گیا ہے کہ ملک کی آمدنی کا ۹ فیصد مخصوص ۱ فیصد امیر ترین پاکستانیوں کی سانی میں ہے اور یہ عدم مساوات مخصوص آمدنی اور دولت تک محدود نہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں امیر کی دنیا الگ ہے اور غریب کی دنیا الگ، خواہی گئی سطح ہو یا صحت کے ثمرات، یا پھر رہن سکن کا معیار، انتہائی امیر اور انتہائی غریب الگ الگ دنیا کے باسی میں۔

اس فرق کو بے نقاب کرنے کی جستجو میں روپرٹ کے مصنفوں نے پاکستان میں عدم مساوات کے تین بنیادی محکمیں کی نشاندہی کی ہے اور وہ حرک میں طاقت لوگ اور پالیسی۔

مصنف کا کہنا ہے کہ طاقت، جو عدم مساوات کا پہلا حرک ہے، ان طبقات کی کہانی ساتی ہے جو چوراستہ نکال لیتے ہیں، اپنے تعقات استعمال کرتے ہیں اور پالیسیوں کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ اس ضرورت کو اجاگر کرتی ہے کہ ان مراعات کو مانیں، ان کا حساب لیں اور طاقت کے عدم توازن کو دور کریں۔

لوگ، جو عدم مساوات کا دوسرا حرک ہیں، اس سے مراد رُگ ہے جس سے معاشرے میں جس سے محدود طبقات کے معاملے میں تھسب اور جانبداری کو شملیت ہے۔ اگر ہم اس ملک کو مساوات پر مبنی بنانا پاہتے ہیں تو تمہیں دوسروں کو اپنا سمجھنے کا پلچر پیدا کرنا ہو گا جس میں لوگوں کے ساتھ مخصوص اس بناء پر امتیاز نہ برداشت کر دہم سے مختلف ہیں۔

عدم مساوات کا تیسرا حرک، پالیسی، ان نظاموں اور حکومتوں کی بات کرتا ہے جو یا تو غیر موثق ہیں یا پھر سماجی انصاف کے اصولوں کے ساتھ ان کی نہیں بنتی۔ اس کے ازالہ کے لئے اس روپرٹ میں اصلاحات کا ایک ایجاد ہے پیش کیا گیا ہے جو پاکستانی قوانین اور پالیسیوں کو بہتر مساوات کی راہ پر ڈالنے کے لئے ہتمانی کا کام انجام دے گا۔

اس روپرٹ کو پڑھنے کے بعد آپ غالباً یہی تاثر لیں گے کہ پاکستان کے محدود طبقات کی بات کرنا اور ملک سے عدم مساوات کم کرنے کے لئے طاقت،

عدم مساوات، اصل میں بندروازوں کی مانند ہوتی ہے۔ منہ کے کسی آمدنی والے نوجوان کو دیکھ لیں، پسے کمانے کی فوراً پر تعلیم کے دروازے بند کر دیتی ہے۔ کسی محدود شخص کی معذوری اسے اپنی ملیت سے کوئی چھوٹی موٹی نوکری کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ کوئی خاتون اپنی حفاظت کو آزادی پر ترجیح دینے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

نئی راہیں کھولنے کی جستجو

عدم مساوات کے مرکزی موضوع پر تیار کی جانے والی اس یہومن ڈپلمٹ روپرٹ میں اس سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان کے محدود طبقات کے لئے ان بندروازوں کو کس طرح کھولا جائے اور ان کے لئے انتخاب، امکانات، ممکنات اور موقع کی نئی راہیں کس طرح پیدا کی جائیں؟

اس روپرٹ کا ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ اس میں کمزور طبقات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، یعنی وہ طبقات جو انتہا درجے کی عدم مساوات سے دوپاریں۔

ماہیانہ پاکستانی ماہرا مقاومیات ڈاکٹر جوہاب الحق نے 1990 میں کہا تھا کہ ”کسی بھی قوم کی اصل دولت اس کے لوگ ہوتے ہیں“۔ اپنے ان الفاظ کے ساتھ انہوں نے ان عوامل کا راخ یکسر بد دیا جو ترقی کی نامی بحث میں اصل آزاد کی جیشیت رکھتے ہیں۔ ان کا وضع کیا ہوا یہومن ڈپلمٹ روپرٹ (انج ڈی آئی) کسی بھی قوم کی کامیابی کا اندرازہ لکانے کے لئے معاشی افزائش کو نہیں بلکہ سماجی انصاف، موقع اور استعداد کو یہاں بناتا ہے۔ عدم مساوات پر ہونے والی کسی بھی لگنوں کا اس کے ساتھ گہرے تعلق بنتا ہے۔

ترقبی کا بیان یہ روایتی طور پر آمدنی کی سطح پر عدم مساوات کے تجربوں کے غلبے میں رہا ہے۔ تاہم عدم مساوات جس طرح نہ ممکن تک رسائی، سماجی سرمائی، تمام طبقات کی شمولیت اور امن و سلامت کی پیداوار ہے اسی طرح یہ غربت اور وسائل کی کمی کا تیپ بھی ہے۔

اين انج ڈي آر 2020 میں عین اسی سوچ کے تحت پاکستان میں عدم

لوجوں اور پالیسی کی اس الجھی گتھی کو فی الفتوح سلسلہ ناضر و ری ہے۔

ساتھ 8 معاشرتی میشز کا اہتمام کیا جن میں خواجہ سرا برادری، پشاہ گزین، معذور افساد، مذہبی وی ایتیں، معمولی ملازمتوں پر کام کرنے والی خواتین، غیر بھی کارکن، کسان، نوجوان اور کمی دیگر طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ اس بناء پر یہ رپورٹ پاکستان کے کم و طبقات کی امیدوں، ان کے خیالات اور ان پر رکھنے والے تجربات کو زبان عطا کرتی ہے۔

عدم مساوات کے اس نازک مسئلے پر رپورٹ کے قائد صنفیں، ڈاکٹر حفیظ پاشا اور ماہرین اقتصادیات پر مشتمل ان کی ٹیم نے ایک ایسی رپورٹ تیار کی ہے جو سب کی شمولیت و اشتراک عمل، اور عرق ریزی سے کمی گتھیوں پر مبنی ہے اور انتہائی جامع ہے۔ ان طور میں عدم مساوات کے جو قصے بیان کئے گئے ہیں ان پر انٹک کام کرنے والی این ایج ڈی آرٹیم کی کاوشیں بجا طور پر اعتراض کی گئی ہیں۔

یہ کام اتنا پیچیدہ ہے کہ اصل مسئلے یعنی عدم مساوات کا ہمہ گیر، شواید اور سیاق و ساق پر مبنی تجزیہ کئے بغیر اس کی بجا آوری ممکن نہیں لہذا، این ایج ڈی آر 2020 میں اس مسئلے کا جائزہ بھی پہلوؤں سے لیا گیا ہے، اور ان گوشوں کو بھی ٹولنا گیا ہے جہاں سے سب ڈوریاں بلائی جاتی ہیں، جو دولت، آمدی، تعلیم، سخت، لوجوں کی نقل و حرکت، غرض ہر چیز کو اپنے ایک مخصوص دائے میں گھما رہے ہیں جو دراصل عدم مساوات کا پھندنے ہے۔ اس رپورٹ میں موسمیاتی تبدیلی، ٹیکنالوجی، ٹیکس نظام، عوامی خدمات کے معیار اور ان تک رسائی کے علاوہ مزید بہت سی با توں کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور پاکستان میں عدم مساوات کی کلی انداز میں تصویریتی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ تجزیہ قومی، صوبائی اور صنیع طحیوں پر کیا گیا ہے اور دیکی اور شہری کے درمیان گھنی بھریں یہی اس کے دائے میں شامل ہیں۔

اس رپورٹ میں تدریسی ماہرین، پالیسی سازوں، ٹکنیکی ماہرین اور دیگر پر مشتمل ایک مشاورتی کونسل کی مہارت و قابلیت سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ ہم اس رپورٹ کے سلسلے میں رہنمائی اور آراء پر ان کے شکر گزار ہیں۔

این ایج ڈی آر 2020، عدم مساوات پر ہونے والی گفتگو میں ایک اہم اتفاق ہے جس میں متعدد نئی پیمائشیں اور انڈکس بھی شامل ہیں جو پاکستان میں عدم مساوات کے ازالہ میں ناگزیر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

پاکستان این ایج ڈی آر 2020 کی شکل میں ہم نے ایک ایسی دنیا کا خواب آنکھوں میں سجائے کی جارتی کی ہے جہاں کوئی بھی شخص اس بناء پر نہیں مرتا کہ وہ علاج کا خرچ اٹھانے سے قاصر تھا، جہاں لوگ اپنی بیٹیوں کو اس لئے زیور تعلیم سے آسستہ کرتے ہیں کہ سکول پہنچنے کے لئے گھنٹوں کی مسافت طے نہیں کرنا پڑتی، اور ہمارا نوجوان بے سکتی اور لامقصدیت یا ریڑھ لکھاڑی میں کاش کرنا پڑتی ہے۔ ڈاکٹر محبوب الحق ایک ایسا یاں وہیں پیدا کرنے کے قسمی تھے جس میں لوگ طویل بحث مندا تھی زندگیاں گزاریں جو موقع اور امکانات سے بھر پر ہوں۔ عدم مساوات پر پاکستان کی یہ نیشن پلیسٹریمنٹ رپورٹ کے مقاصد بھی یہی ہیں جو اس امید پر مبنی ہے کہ پاکستان کے لوگ جس طرح چاہیں زندہ رہیں، اور جس راہ پر چاہیں آگے بڑھیں۔

- پہلی بار مراجعت کو تعداد و مقدار کی شکل میں بیان کیا گیا ہے۔
- ترقی و افزائش اور عدم مساوات کے درمیان تعلق پر پاکستان کے لئے ایک نیا میکرو اہتمامک ماؤنٹینیش سیکھا گیا ہے۔
- عدم مساوات کی زیادہ دقیق انداز میں پیمائش کے لئے ایک نیاطریقہ ”پا شوم تاب“ اپنایا گیا ہے۔
- پہلی بار کوئنٹائل (Quintile) اور رنکن کے لحاظ سے عدم مساوات پر مبنی ہیومن ڈیپلمنٹ انڈکس مرتب کیا گیا ہے۔
- پہلوؤں، نوجوانوں، مددوں اور صفت کے لحاظ سے ترقی اور عدم مساوات کے چار نئے انڈکس وضع کئے گئے ہیں، اور
- ترقی و افزائش، روزگار، عدم مساوات اور غربت پر کرونا وائرس کے معافی اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

آلیونا نکولیتا
ریز پیٹنٹ رپپریزنسٹیو، اے۔ آئی۔، اقام متحده ترقیاتی ادارہ، پاکستان

اقام متحده کی نیشن ہیومن ڈیپلمنٹ رپورٹوں میں ہمیشہ پہلی سطح کے لوگوں کو خاص جگہ دی جاتی ہے اور اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے پاکستان این ایج ڈی آر 2020 کی ٹیم نے ملک بھر میں عموم طبقات کے لوگوں کے

اظہار شکر

گھر اپنی اور وسعت دی اور بھر پور جذبے کے ساتھ پاکستان کے محروم طبقات کی ترجمانی کی۔ سب سے پہلے ہم کیٹھی کے سر براد، سالن و فاقی و زیر منصوبہ بن دی، ترقی، اصلاحات و خصوصی اقدامات، خسرو بختیار اور ان کے بعد یہ منصب سنبھالنے والے اس عمر کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے قیمتی وقت اور مہارت سے فیضیاب ہونے کا موقع دیا۔ مشاورتی کونسل کے اراکان میں وفاقی وزیر برائے میں الصوابی تعاون ڈاکٹر فہیدہ مرزا، رکن قومی اسمبلی احسن اقبال، رکن قومی اسمبلی کشورز برہ، رکن قومی اسمبلی منیر خان اور کرنی (مرحوم)، رکن قومی اسمبلی فیض شاہ، رکن قومی اسمبلی شاداں گلزار خان، رکن بولچتان صوابی اسمبلی شناہ اللہ بلوچ، سفارتخانہ و شتر لیفٹیننٹ میں ایس ڈی ای کے سائب پالیسی میر حامد رضا آفسری یہی، سفارتخانہ و شتر لیفٹیننٹ میں ایس ڈی ای کے سائب پالیسی اوس گور جون فریبنڈ پیش کیجئیں آن دی شیش آف ویکن کے ہیئت آف شوش پالیسی اوس گور جون فریبنڈ پیش کیجئیں آن دی شیش آف ویکن کے ایساں پیغیر پن خاور ممتاز، افسمن انتیش کے ایشا ریجنیٹر مصطفیٰ تالپور، انفار میشن بیجنواہی یونیورسٹی (آئی ٹی یو) کے سکول آف شوش سائنسز ایڈیشن ہمینٹریز کے ڈین ڈاکٹر اکمل حسین، لاہور یونیورسٹی آف مینیجنمنٹ سائنسز (لمز) کے شعبہ اکنامیکس ایڈ پولیٹیک سائنس کے ایسوی ایٹ پرو فیسر ڈاکٹر علی چیمہ، اور آئینہ یا ز کے ڈاکٹر یاٹھیٹر مینٹر ریسرچ فیلو ڈاکٹر فیصل باری شامل ہیں۔

اقام متحده کے سائب انڈر سکریٹری جزل ڈاکٹر شمداد اختر، رول پورٹ پرو گرامنیٹ ورک کے چیئرمین شیعیج سلطان خان، کے علاوہ ڈی ہیمن والیگی، جو لین ہائیکس، شناہ اللہ بلوچ، خاور ممتاز، مصطفیٰ تالپور، ڈاکٹر علی چیمہ، کشور زہرہ، ڈاکٹر اکمل حسین اور لوئیس گور جون فریبنڈ پریسٹ پاکستان این ایچ ڈی آر مشاورتی کونسل کے اراکان کی خصوصی خدمات بھی اس نہیں میں لائی تھیں ہیں۔

ہم ان سینکڑوں پاکستانیوں کے خاص طور پر شکرگزار ہیں جنہوں نے محروم طبقات کے لئے منعقد کئے جانے والے 38 فوکس گروپ میشنز میں حصہ لیا، جنہوں نے عدم مساوات پر خیالات سروے کے وسائل پر کئے اور جنہوں نے پورے خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ اپنی زندگی اور تجربات کے بارے میں ہمارے ساتھ لگاؤ کی۔ ان کی آراء سے اس رپورٹ کو ساخت ملی۔ ان فوکس گروپوں کی تکمیل اقامت متحده کے اراکان، بول سوانٹی اور جنی شعبے کی تیکمبوں کی معاونت کی بدولت ممکن ہوئی۔ ان مشاورتی سیشنز کے اہتمام میں مدد

یہ رپورٹ سینکڑوں افراد اور اراکان کی کاوشوں، کوششوں اور مہارتوں کا اثر ہے اور بالخصوص یہ ان پاکستانیوں کے دل کی آواز ہے جو اپنی زندگی میں روزمرہ کی بنیاد پر بے دریغ عدم مساوات کا سامنا کرتے ہیں۔

یہ رپورٹ اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ نے توں ایجنسی فارڈ ڈپلمٹ ایسٹڈ کو اپریشن (ایس ڈی ای) اور اقوام متحدہ ادارہ برائے افغان (یونیفت) کی مالی معاونت سے تیار کی ہے۔ میں بالخصوص این ایچ ڈی آر نیٹ کو منتخب کرنے اور وہ تمام طریقے وضع کرنے میں یا این ڈی پی کی مدد و معاونت کو حقیقی معنوں میں قدر کی لگتا ہوں جن کی بدولت اس رپورٹ کی تیاری کے لئے تفصیلی تجزیہ کے مراحل مکمل کرنے کا موقع ملا۔ لہذا، میں ان سب کا تباہ دل سے شکرگزار ہوں جنہوں نے اس اجتماعی کاوش کو عمی جامد پہنانے میں اپنا حصہ ملا یا۔

میں خاص طور پر پاکستان میں یا این ڈی پی کی ریزیڈنٹ ریپریٹنٹو اے۔ آئی، آئیونا نکولیتا اور سالن ریزیڈنٹ ریپریٹنٹو، اکنا سیو آئیٹری کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس پر اجیکٹ کے سلسلے میں اپنی مہارت اور رہنمائی فراہم کی۔ اس رپورٹ کے سلسلے میں معاونت اور خدمات پر ہم اقوام متحده کے ریزیڈنٹ ایڈ ہمینٹریز میں کو ارڈینیٹری، جو لین ہائیکس اور ان کے پیش رو، عث اوسیا کے بھی شکرگزار ہیں۔ یا این ڈی پی پاکستان کے ڈی ڈپلمٹ پالیسی یونٹ کے سائب اسٹاف ریپریٹنٹو، تکمیلی احمد اپنے مفہید مشاہدات اور تاثرات پر خصوصی شکریہ کے متعلق ہیں۔ ہم 2005-2004 اور اس کے بعد مرتب کئے جانے والے پاکستان لبری فورس سروے، پاکستان سماجی و رہن سہن کی پیمائش سروے، باہم بوط گھرانہ اقتداری سروے، اور پاکستان آبادی و سخت سروے کے بنیادی اعداد و شمار تک رسانی کی کوششوں کو کامیاب بنانے والے اپنے ماہر شماریات محمد علی رضا کی صلاحیتوں کے بھی معترض ہیں۔ ہم اپنی کیوں کیلیکٹریز ایپریٹ، ہومنہ سکیل کی خصوصی کوششوں کو بھی تھیں کی لگتا ہے دیکھتے ہیں جنہوں نے اس رپورٹ کے مشتملات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رسانی میں لانے اور اس کی اہم معلومات کی تشهییر میں مرکزی کردار ادا کیا۔

مشاورتی کونسل اس امر پر خصوصی شکریہ کی متعلق ہے کہ انہوں نے رپورٹ کو

ڈی پی بیکٹ یوروپ کی بیوانا تھوڑی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم ادارتی تحریکیں کے فرائض انجام دینے پر یا ان ڈی پی پاکستان کی ماتحتہ بارہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

اس روپورٹ کے سلسلے میں رہنمائی بنگرانی اور تمام مترصد بحثات و تفصیلات پر تو پرہر کرنے پر ہم ڈپلمٹ پالیسی یونٹ کے آفسر اچارج اور پالیسی ایسا لست، عمر اخلاقی ملک کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ روپورٹ پر کام کرنے والی پرہر ٹیم کا بھی شکریہ جس میں شاہ احسان، میران جمال، اروہ فاروق، محمد علی رضا اور حفصہ تویر شامل ہیں۔ ہبنا سرو اور یا الغاری اپنی شاندار ادارتی مہارت اور ڈی انٹر ندرا اسلام اپنی بام کمال صلاحیتوں کی بناء پر شکریہ کی متحقق ہیں جنہوں نے اس روپورٹ کو سب کی رسانی تک لانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

نوجوان لوگوں کی فعال اور بالصلاحیت ٹیم کے ساتھ مل کر کام کرنا اور ہر طرح کی اس عدم مساوات، جو آج پاکستانی زندگی کا متفرد خاصہ بن کر رہ گئی ہے، کو کم کرنے کی کوشش میں اپنا تھیس سا حصہ ملانے کی کوشش بلاشبہ اعزاز کی بات ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس روپورٹ سے ملنے والی آگئی کو ایک ایسے پاکستان کی تشکیل کے لئے بروئے کارالیا جاسکتا ہے جو نسل، صفت یا سماجی طبقے کی وابستگی سے قلع نظر اپنے ہر شہری کے لئے بہتر مساوات پر منسٹ ہو۔

ڈاکٹر حفیظ اے پاشا

ماہر اقتصادیات، سابق وفاقی وزیر منصوبہ بندی، کامرس و خزانہ، سابق اسٹٹٹ سیکرٹری جنرل اقامت متحده اور سابق و اس پائزکر راچی یونیورسٹی

دیسے پر درج ذیل افراد اور ادارے بھی شکریہ کے متحقق ہیں: بیووینر کے فر نیم، پیشل انٹیکر ڈیپلمٹ ایسوی ایشن (ندا۔ پاکستان) کے ڈاکٹر ضیاء الرحمن، انوائیٹ پرٹیکٹر سوسائٹی (ای پی ایس) کے اکبر زیب، غونیند وکر کے ایوب خان، یوائیں ڈی پی کے ذیلی دفاتر بالخصوص پشاور کے نادر غان، تانیز زیبک او جمروہیل، اور کوئٹہ کے ڈاکٹر دارانی بن بختا ورنیور احمد، ظہور تاران، محمد ری، عجیب اللہ نصر، شمسانہ کامل، سہیل خان اور داؤ دنگیاں، اسلامک ریلیف، ہندر انٹر ایکٹو الائنس کی زہرش خان، راجبانی انٹر سٹریز کے عرفان عبداللہ، ہوم نیٹ کی ناییں سید، ڈس ایبلڈ ایلیٹس ایسوی ایشن کے جاوید ریس، یونیورسٹی پاکستان بالخصوص محمد عاصم خان، تھر فاؤنڈیشن کے ڈاکٹر اشوک بختانی، پائلر کے ڈاکٹر رشاد، ایس ڈی جیز یونٹ ملکہ منصورہ بندی و ترقی آزاد جموں و کشمیر بالخصوص سید علی حسین گیلانی۔ فوک گروپ سیشنر کے سلسلے میں معین زیدی، فہد خان، امروزیہ خان، عثمان منظور، شہزاد ایشیل اور فیض رضا کے علاوہ سدھار کے علاوہ الدین مقبول نے بھی گرانقدر معاونت فراہم کی۔

ہم حکومی نمائندوں، بر قیاتی پاٹنز، بول سوسائٹی ٹیموں، اقام متحده کے اداروں، تعلیمی اداروں اور ان افراد کی خدمات کے بھی معرفت ہیں جنہوں نے باہمی طریقوں سے اس روپورٹ کی تشکیل میں ہماری مدد کی۔ ان تسام الوگوں کا خصوصی شکریہ جنہوں نے اس روپورٹ کے حوالے سے ایڈ وکی اور کیونکیش کی سرگرمیوں میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ ار. بن ڈیپلمٹ پیشل ڈیپلمٹ ندیم خوشید، ڈیپلمٹ کنسلٹنٹ حسن خاور، کراچی ارین لیب کی ڈاٹریکٹر ڈاکٹر نوٹشین اچھے اور ماہر بر قیاتی امور حاشیہ، یونیکو پاکستان کی میکڑ شاہ اور حمزة سواتی، یوائیں ویکن پاکستان کے سالت کنٹری ریپورٹر ٹینٹو جیشی قاضی، اور شاق احمد گرمانی سکول آف ہیومینیٹری ایمیڈیا سول سائنسز، لہور میں سویا لوہی کی ایسوی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر ندا کرمانی بھی شامل ہیں۔

ہم اس روپورٹ کے سلسلے میں مدد دیتے ہیں پر یوائیں ڈی پی کے ہیومن ڈیپلمٹ روپورٹ آفس، بالخصوص ادیم رجا ہبک، جو ناچن ہاں، یمنا رائٹر، اور اینا اور توپیا سے بھی اظہار اشکر کرتے ہیں۔ ہم ایشیا ایسٹ پیکنک کے لئے یوائیں

فہرست عنوانات

40	اين انج ڈي آر 2020: اصلاحاتي ايجڈا	iv	خصوصي پيغام
41	ساواي پاکستان کي راہ پر	vi	پيش لفظ
		viii	اٹھار تکرار
43	حوالہ جات		پہلا حصہ
			<u>نقش جات</u>
15	پاکستان چالنڈ ڈوپیمنٹ انگس، (2018-2019)	1	قدحہ دو طرح کے پاکستان کا
16	پاکستان یوچ ڈوپیمنٹ انگس، (2017-2018)	2	قی عد من مساوات
17	پاکستان یورڈ ڈوپیمنٹ انگس، (2017-2018)	3	آمدنی کی عدم مساوات
19	پاکستان صفائی عدم مساوات انگس، (2018-2019)	4	آمدنی کی عدم مساوات
			<u>صوابی اور علاقائی عدم مساوات</u>
05	اصل فی کس آمدنی کی سالانہ شرح افراد: غریب ترین 40 فیصد کاں آبادی کے ساتھ موازدہ	1	صوبوں کے درمیان عدم مساوات
06	آمدنی کی عدم مساوات سے متعلق پر بیانات کا موادہ، (2019-2018)	2	صوبوں کے امر عدم مساوات
06	راہنم ڈپ نتاسب: امیر سے لیں، غریب کو دیں	3	عد من مساوات کی خصوصی پیمائش
07	پاکستان میں آمدنی کی عدم مساوات کا طویل مدتی رجحان، (1990-2019)	4	چالنڈ ڈوپیمنٹ انگس (سی ڈی آئی)
07	پاکستان کی آبادی میں 1 فیصد امیر ترین افراد کا حصہ	5	یوچ ڈوپیمنٹ انگس (وائی ڈی آئی)
08	بیومن ڈوپیمنٹ انگس (انج ڈی آئی) کی قدر کے لحاظ سے پاکستان جزوی ایشیا کے ممالک میں	6	لیبرڈ ڈوپیمنٹ انگس (ایل ڈی آئی)
			صنفی ترقی انگس (جی ڈی آئی) اور صنفی عدم مساوات انگس (جی آئی آئی)
09	آخری سے پہلے رینک پر، (2019)	7	دو طرح کے پاکستان کے درمیان فاصلوں میں کی
			<u>دوسرا حصہ</u>
10	بین الصوبائی سطح پر آمدنی کی عدم مساوات کا رجحان (2000-1990 اور 2016-2017)	8	اين انج ڈي آر 2020: عدم مساوات کے تین سوں
10	صوابی بیومن ڈوپیمنٹ انگس، (2019-2018)	9	طااقت: عدم مساوات کی اقتداریات
11	پاکستان میں بیومن ڈوپیمنٹ انگس کے رجحانات، (2006-2016)	10	طااقت: طبقات اور ان کی مراعات
13	غیر پرتوخویں دیگر صوبوں کی نسبت آمدنی کی عدم مساوات میں نمایاں بہتری آئی ہے،	11	مراعات کی کل قیمت
			پاکستان کا ٹکنیکی نظام: ترقی پرندیا رجحت پرند؟
12	دیکی اور شہری علاقوں کے بیومن ڈوپیمنٹ انگس کے درمیان فرق منہج میں سب سے زیادہ	12	سرکاری اخراجات اور خدمات تک رسائی
14	اور غیر پرتوخویں سب سے کم ہے، (2018-2019)	13	آنندہ لاحچہ عمل: طرز مکرانی اور اداوی کی استعداد میں بہتری
18	مردوں اور خاتین کی آمدنی کے درمیان وسیع فرق، (2006-2019)	13	لوگ: عدم مساوات کے بارے میں خیالات
25	خصوصی مفادات کے شامل مختلف طبقات کو حاصل فرمادہ مراعات کے ذریعے	14	اين انج ڈي آر 2020 فوکس گروپ
27	خصوصی مفادات کے حاصل ہر طبقے کو حاصل فرمادہ مراعات کے ذریعے	15	عد من مساوات کے پانچ آلات کار
			سمابی عوامل اور عدم مساوات
27	ٹیکنگ کا بوجھ بجا ڈکھنا گل، (2018-2017)	16	عد من مساوات پر لوگوں کے خیالات: اچھی امیر کھیں یا قیمت کا لحاظ بھجو کر قبول کریں؟
27	تعلیم، بحث اور سماجی تخطی پر زیادہ سرمایہ کاری (جی ڈی پی کے فیصد تابع کے طور پر) کرنے والے ممالک میں بیومن ڈوپیمنٹ انگس زیادہ بلند دھانی دیتا ہے	17	پالیسی: عدم مساوات سے منٹے کی سرگرمیاں
			افراش اور عدم مساوات

18	موباہل فون کی ملکیت اور انٹرنسیسٹ تک رسانی (آبادی کا فیضد تاب). (2018-2019)	30
19	مختلط صنعتوں میں جتنی مرتبہ ممکنہ کاٹل کی نشاندہی کی گئی۔ (2007-2018)	31
20	این ایج ڈی آر 2020 میں عدم مساوات کے پانچ اکار	32
21	مختلط سماجی طبقات میں تعلیم کا حصول (2020)	32
22	مختلط سماجی طبقات میں دولت کی سطح (2020)	33
23	مختلط سماجی طبقات کے عدم مساوات سے متعلق خیالات (2020)	35
24	مختلط سماجی طبقات میں لیپ ناپ یا کپیوٹر تک رسانی (2020)	36
25	مختلط سماجی طبقات میں مکان کی ملکیت، (2020)	37
26	میکرو اکنامک ماذل کے ماذیوں	38
	پہلو	
27	پاکستانی نوعیت کے متغیرات اور یہ ورنی مانگوا لے متغیرات میں تبدیلی سے جی ڈی پی کی	39
28	افراٹ، عدم مساوات اور غربت پر مرتب ہونے والے اثرات سماں جی ڈی پی کا انداز آئندگی (اوسط سماں جی ڈی پی، 2019-2020=100)، (2020-2021) اور (2021-2020)	40
29	1 مختلط اقماں کے اخراجات سے ہونے والے فوائد میں ہر کوئی کاٹل کا فیضد حصہ	1
40	2 ریلیٹ، مراغات اور ترقیاتی ٹکچ کی مالی لگات (ارب روپے)۔ (2020-2021)	2

پہلا حصہ

قصہ، دو طرح کے پاکستان کا





قصہ، دو طرح کے پاکستان کا

عدم مساوات کے یہ لاتعداد روپ اسی طرح اپنارنگ دکھاتے رہتے تو ملین سے زائد لوگ انتہائی غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور 1.90 دالر یومیہ سے بھی کم آمدی پر گزارہ کرنے پر مجبور ہیں اور دوسرا جانب مٹھی بھر ارب پتی دن بد دن امیر سے امیر تر ہوتے جا رہے ہیں۔¹ 2018 میں دنیا کے ارب پتی افراد کی دولت 8.5 ٹریلین ڈالر تک پہنچ چکی تھی جس میں 2013 کے بعد 4.5 فیصد اضافہ دکھنے میں آیا۔² عدم مساوات پر بڑھتی آگاہی، مزاحمت کو بیدار کر رہی ہے اور دنیا بھر میں لاکھوں لوگ انتہائی غربت، اینہوں پر منہ والی سب نئی کے خاتمے اور انہوں پر بڑھتی قیمتیں کے سے اس دو طرح کے پاکستان نے بختم لیا ہے۔

دنیا عدم مساوات میں بھی ایک بُتی ہے کہ اس پر ایک طرف 734 ملین سے زائد لوگ انتہائی غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور 1.90 دالر یومیہ سے بھی کم آمدی پر گزارہ کرنے پر مجبور ہیں اور دوسرا جانب مٹھی بھر ارب پتی دن بد دن امیر سے امیر تر ہوتے جا رہے ہیں۔¹ 2018 میں دنیا کے ارب پتی افراد کی دولت 8.5 ٹریلین ڈالر تک پہنچ چکی تھی جس میں 2013 کے بعد 4.5 فیصد اضافہ دکھنے میں آیا۔² عدم مساوات پر بڑھتی آگاہی، مزاحمت کو بیدار کر رہی ہے اور دنیا بھر میں لاکھوں لوگ انتہائی غربت، اینہوں پر منہ والی سب نئی کے خاتمے اور انہوں پر بڑھتی قیمتیں کے خلاف احتجاج کے لئے مددوں پر بُنگل رہے ہیں۔³

اس موضوع کو مطالعہ کا محور بنانے کی اصل تحریک اس حقیقت کے پیش نظر پیدا ہوئی کہ پاکستان کا 1973ء کا آئین تامین شہریوں کے لئے مساوی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ اقوم متحده کا پایہدار عالمی ترقی کا ایجمنٹ 2030ء بھی اس میں تغییر کا باعث بنا کیونکہ پاکستان اس کی ممنوزی بھی دے چکا ہے۔ پایہدار ترقی کے عالمی مقصد نمبر 10 میں عام طور پر مالک کے اندر اور ان کے درمیان عدم مساوات کم کرنے کی بات بھی ہے۔⁴

این ایجمنٹ کا 2020ء میں پہلے پاکستان میں عدم مساوات کو جانخنے کے لئے قومی اوصوائی سطح پر اس کی مختلف پیمائشوں کے ذریعے دونوں طرح کے پاکستان کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے بعد رپورٹ میں عدم مساوات کے مجرمین، جنہیں تین ستونوں یعنی طاقت، لوگ اور پالیسی کا نام بھی دیا گیا ہے، کا تحسیز کرتے ہوئے اس کے لئے ایک فرمی ورک بیان کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے آخر میں بعض ناگزیر اقدامات کو جاگر کیا گیا ہے جن پر مختص متعلقہ فریقوں کو میدان عمل میں اتنا ہو گا تاکہ پاکستان کو ہتر مساوات کی راہ پر ڈالا جاسکے۔

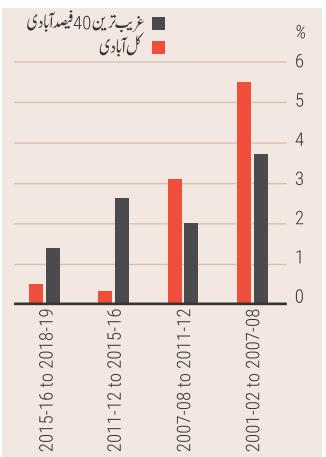
وقی عدم مساوات

دو طرح کے پاکستان کا خیالِ ذہن میں آتے ہی ملک کے امیسٹرین اور غریب تین طبقات کی صورتیں ابھر کر سامنے آئے گئی ہیں۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جن کے سامنے معیاری تعلیم حاصل کرنے، اپنی ہر ضرورت کے مطابق صحت کی سہولیات سے فائدہ اٹھانے، اور نسل دولت کی ریل پیلیں میں زندگی گزارنے کے موقع کی بہتان ہے اور دوسرا جانب وہ لوگ ہیں

عدم مساوات کے کمی روپ میں کہیں اخاثتوں اور آمدی کی عدم مساوات ہے تو کہیں سماجی جیشیت کی کہیں تعلیم اور سخت کی تو کہیں باعثت کام اور دیگر مساوات کی عدم مساوات۔ کہیں صفت، منہج یا ذریعہ ایجاد کی بیانیہ پر ایکیز بر تاجا رہا ہے تو کہیں شاخت کے کسی اور پہلو کی بنیاد پر اوکہیں منصب اقتدار پر بر اعتمان لوگ پالیسیوں کی آڑ کے کروڑ توڑ میں لگے ہیں۔ عدم مساوات کے تصور کو انسانی ترقی یا یہ مومن ڈپلمٹ کی اس تھیوری میں مرکزی جیشیت حاصل ہے جو پاکستانی ماہرا اقتصادیات ڈاکٹر محبوب الحق نے وضع کی اور جنہوں نے معاشی افواش کے ساتھ ساتھ آمدی کی مساویانہ تلقیم کی بھی وکالت کی کیونکہ یہی وہ سب سے موثر راستہ ہے جو ہمیں پایہدار انسانی ترقی کی منزل سے ہمکنار کر سکتا ہے۔⁵ یہی تھیوری یا این ڈی پی کی عالمی یہ مومن ڈپلمٹ رپورٹوں کے لئے بنیاد کا کام دیتی ہے جس کے تازہ ترین شمارے (یہ مومن ڈپلمٹ رپورٹ، 2019ء) میں عدم مساوات کو مرکزی موضوع بحث بنا یا گیا۔

پاکستان میں عدم مساوات دور کرنے کی ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے وزیر اعظم عمران خان نے 2018ء میں احاسس کے نام سے ایک مرکزی ہمہ گیر مکمل عملی کا اجراء کیا جس کا مقصد پہنچ رہ جانے والے محروم طبقات اور علاقوں کو آگے لاتے ہوئے ایک فلائی ریاست تقسیم دینا ہے۔ اس کی اہمیت مستقبل قریب میں بہت زیادہ ہے کیونکہ کرونا وائرس کی دماغہ کمسز در طبقات کو غربت، بیرونگاری، غذائی اور رہائشی عدم تحفظ کے چنگل میں مسزید الگھاتی جا رہی ہے۔ اس بناء پر حال یہ سالوں کے دوران عدم مساوات نے عالمی اور قومی سطح پر اہم مرکزی جیشیت حاصل کر لی ہے۔

اصل فی کس آمدنی کی سالانہ شرح افزائش: غریب ترین 40 فیصد کا کل آبادی کے ساتھ موازنہ



کھڑا ہے؟ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران عدم مساوات کے مختلف اشاریوں مثلاً جینی کو ایفیشٹ (Gini Coefficient) اور پالما نسب (Palma ratio) پر پاکستان کی کارکردگی میں جلی رہی ہے۔ لہذا، این ایج ڈی آر 2020 میں آمدنی کی عدم مساوات کی پیمائش اور دونوں طرح کے پاکستان کی تیجہ خیز انداز میں تصویریتی کے لئے متعدد طریقہ استعمال کئے گئے ہیں۔

جینی کو ایفیشٹ (Gini Coefficient) میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ ملک میں آمدنی کی ترقی کا ارتکازس قدر ہے۔ یہ قراگر 0 فیصد تو ممکن برابری کو ظاہر کرتی ہے جبکہ 100 فیصد ہو تو آمدنی کے ممکن ارتکاز کی نمائندگی کرتی ہے۔ پاکستان کا جینی کو ایفیشٹ 30 فیصد ہے جس سے بحیثیت مجموعی کم عدم مساوات کا عنديہ ملتا ہے۔ تاہم یہ قدر اس سے کم بھی ہو سکتی ہے کیونکہ جیفی کو ایفیشٹ میں آمدنی کی تمام ترقی کو پوری طرح محفوظ ناظر نہیں رکھا جاتا، یا پھر اس بناء پر کلک کے امیر ترین طبقات یا کوئنٹائل (Quintiles) پیغمی پانچوں حصہ نہایم بروٹ گھرنا اقتضادی سروے (ایچ آئی ای ایس) میں اپنی آمدنی کم بتاتے ہیں۔

ترمیم شدہ پالما نسب (Modified Palma Ratio) میں آبادی کے 20 فیصد امیر ترین طبقے، جسے کوئنٹائل 5 (Q5) بھی کہا جاتا ہے، اور 20 فیصد غریب ترین طبقے یعنی کوئنٹائل 1 (Q1) کے درمیان نتاب کی پیمائش کی جاتی ہے۔ پاکستان کا ترمیم شدہ پالما نسب 4.7 ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ امیر ترین کوئنٹائل کی آمدنی غریب ترین کوئنٹائل کی آمدنی کے مقابلے میں 4.7 گناہ زیادہ ہے۔

پاشومن نتاب (Pashum Ratio) عدم مساوات کی پیمائش کا نیا اور زیادہ حاس طریقہ ہے جو این ایج ڈی آر 2020 کے سلسلے میں جینی کو ایفیشٹ اور پالما نسب میں رہ جانے والی کو پورا کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔⁸ پاشومن نتاب میں محض کوئنٹائزڈ بیان گل (Deciles) یعنی 2001 سے 2012 کے دوران غریب تین 40 فیصد کی کم نسبت کی عدم مساوات کی شرح افزائش کل آبادی کی نسبت کم رہی۔ اس عرصے کے پہلے حصے (2001-2008)، یعنی اس عرصے کے دوران جب غام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں افزائش کی رفتار تیز تھی، یہ فرق زیادہ تھا۔ 2011-2019 سے 2008 کے دوران غریب تین 40 فیصد پاکستانیوں کی کم نسبت کی عدم میں جمیعی آبادی کی نسبت زیادہ تیرشحر سے افزائش ہوئی جبکہ ملکی معیشت کی افزائش کی شرح قدرے کم یعنی 4 فیصد سے کچھ زیادہ رہی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ معاشی افزائش کی رفتار قدرے تیز ہو تو آمدنی کی ترقی میں بکار پیدا ہونے لگتا ہے۔ یعنی دوسرے حصے میں افزائش اور عدم مساوات کے درمیان تسلیق کا زیادہ باریک یعنی سے تجزیہ کیا گیا ہے۔

آمدنی کی عدم مساوات کم کرنے کے لئے لازم ہے کہ غریب تین 40 فیصد پاکستانیوں کی اصل فی کس آمدنی میں اضافہ کی شرح کل آبادی کی آمدنی کی شرح افزائش سے زیادہ ہو۔ اس پر مزید تجزیہ کے حصے میں قومی آمدنی کا صرف 0.15 فیصد آتا ہے جبکہ امیر ترین 1 فیصد تک پر نظر دوڑا میں تو 2019-2020 میں قومی آمدنی کے 9 فیصد پر یوگ قابض تھے۔⁹

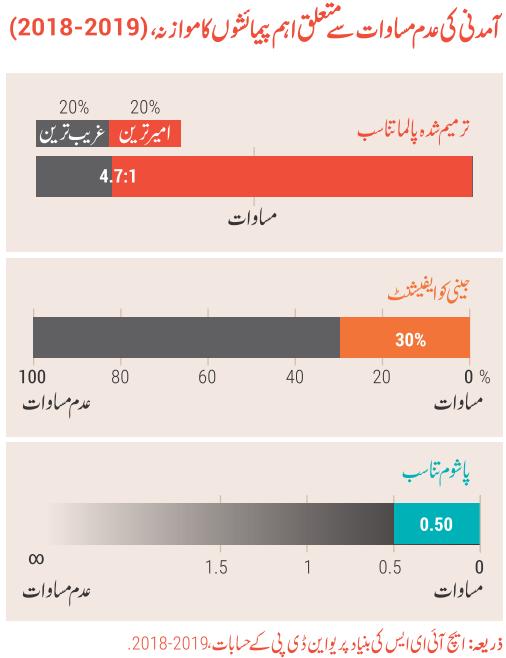
آمدنی کی عدم مساوات میں شرح افزائش کے ساتھ اتار چڑھاؤ آتا ہے

2001 سے 2012 کے دوران غریب تین 40 فیصد کی فی کس آمدنی کی شرح افزائش کل آبادی کی نسبت کم رہی۔ اس عرصے کے پہلے حصے (2001-2008)، یعنی اس عرصے کے دوران جب غام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں افزائش کی رفتار تیز تھی، یہ فرق زیادہ تھا۔ 2011-2019 سے 2008 کے دوران غریب تین 40 فیصد پاکستانیوں کی کم نسبت کی عدم میں جمیعی آبادی کی نسبت زیادہ تیرشحر سے افزائش ہوئی جبکہ ملکی معیشت کی افزائش کی شرح قدرے کم یعنی 4 فیصد سے کچھ زیادہ رہی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ معاشی افزائش کی رفتار قدرے تیز ہو تو آمدنی کی ترقی میں بکار پیدا ہونے لگتا ہے۔ یعنی دوسرے حصے میں افزائش اور عدم مساوات کے درمیان تسلیق کا زیادہ باریک یعنی سے تجزیہ کیا گیا ہے۔

ان حالات میں پاکستان آج آمدنی کی عدم مساوات کے اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ پاکستان

عدم مساوات کی ان تینوں پیمائشوں کے تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان

شکل 2



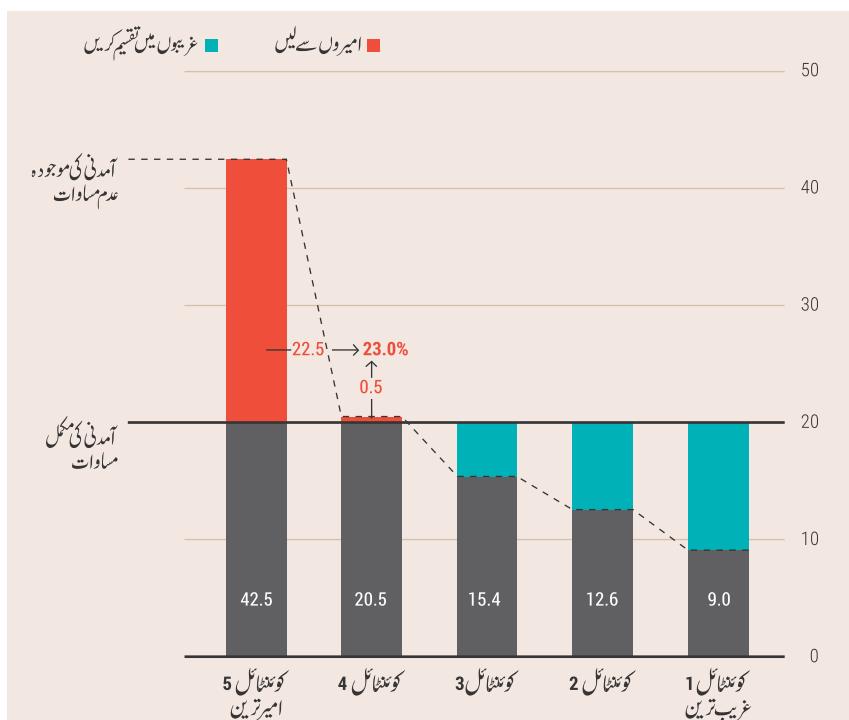
میں آمدنی کی عدم مساوات کی سطح پرست سے درمیانی ہے (شکل 2)۔

تاہم قومی سطح پر جو سروے کئے جاتے ہیں ان کی ایک عام ناصیت یہ ہے کہ لوگ آمدنی کم بتاتے ہیں لہذا، اس کے مطابق رد و بدل کریں تو یہ تصویر بہت زیادہ بدلتی ہے۔ 2018-2019 میں گھرائہ اقتصادی سروے میں صرف 4 فیصد گھر ان لوگوں کی آمدنی کا احاطہ کیا گیا جس کا تمثیل پاکستان کے جی ڈی پی سے لگایا گیا کم بتاتی گئی معلومات کے مطابق رد و بدل کے بعد عدم مساوات کی پیمائش بالکل بدلتی ہے یعنی پاکستان میں یعنی پاکستان میں 7.08 پر، جنی ٹیکنیکی ایجاد پر اور پاکستان میں 0.68 پر آ جاتا ہے۔ یہ تمام پیمائش آمدنی کی عدم مساوات کی بنیاد پر ظاہر کرتی ہے۔

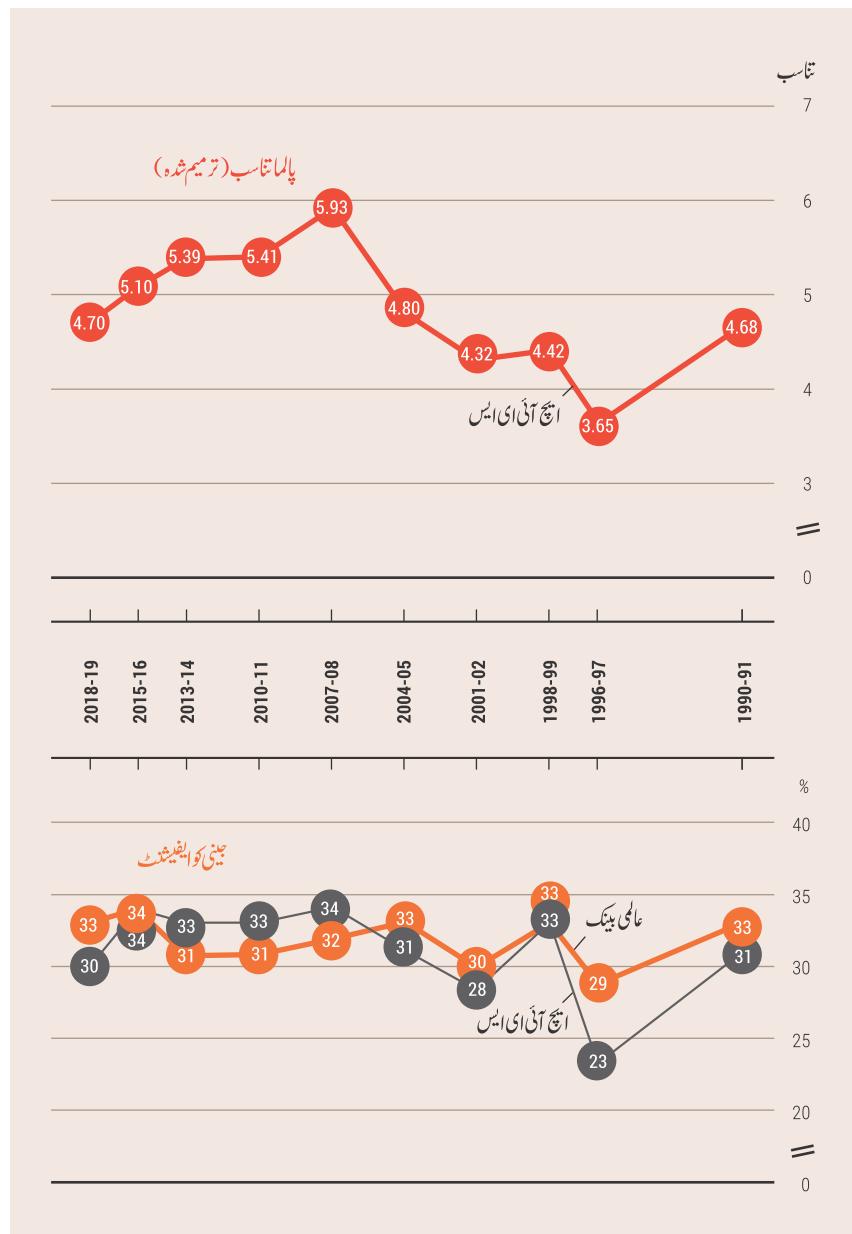
راہن پڑکا تاب (Robin Hood Ratio) آمدنی کی عدم مساوات کی پیمائش کا ایک اور طریقہ ہے جو امیر ترین کو ہننا علزی کی آمدنی کے اس تاب کو ظاہر کرتا ہے جو قدرے غریب کو ہننا علزی متنقل کرنے سے پانچوں کو ہننا علزی میں ممکن برآمدی یقینی ہو جائے گی۔ اس تاب کے مطابق پاکستان کے دو امیر ترین کو ہننا علزی کی آمدنی کا 23 فیصد ان سے لے کر دیگر ٹیکنون کو ہننا علزی میں تقسیم کرنے سے آمدنی کی ممکن مساوات قائم ہو جائے گی (شکل 3)۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دو طرح کے پاکستان کے درمیان آمدنی کی عدم مساوات کس حد تک موجود ہے اور یہ مستقبل میں تقسیم کی پالیسیاں زیر غور لانے کا ایک فریم ورک ہے۔

بجینیت مجموعی پاکستان میں 1990 کی دہائی میں آمدنی کی عدم مساوات کم ہوئی، دو ہزار کی دہائی کے وسط تک بڑھی اور 2010 کی دہائی کے وسط تک دوبارہ اس میں کی آئی۔ 2016 سے 2019 کے دوران پاکستان میں آبادی کے امیر ترین اور غریب ترین 20 فیصد کی آمدنی کے درمیان فرق میں غاص طور پر صرف کمی بلکہ تمام کو ہننا علزی میں ہی آمدنی کی عدم مساوات کی شرح بالعموم پرست رہی (شکل 4)۔ تاہم این اچ ڈی آر 2020 کے تجزیے ہے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے متوسط طبقے کی حالت بکھری ہے۔ فی کس اخراجات کی بیان پر 2018-2019 میں آبادی کا صرف 36 فیصد متوسط طبقے میں شامل ہوتا تھا، حالانکہ دس سال پہلے یہ تاب 42 فیصد تھا۔ افراطی، تعلیم یافتہ کارکنوں میں بیرون گاری کا دباؤ اور وقت خرید کی عدم مساوات کی وجہ سے متوسط طبقہ مکار ہا ہے، اور حالت یہ ہے کہ دن بہ دن یہ مزید پیشوں کی طرف جا رہا ہے۔

بیرون ملک سے تریلیز اور جانیداد سے ہونے والی آمدنی، دو ہڑے ذرا نیچے میں جو پاکستان میں آمدنی کی عدم مساوات کا بنیادی سبب ہے لہذا، کچھ اپنچھے کی باتیں کہ دولت سے ہونے والی آمدنی، اس کی عدم مساوات پر



پاکستان میں آمدنی کی عدم مساوات کا طویل مدتی رجحان، (1990-2019)



ذریعہ: عالمی بینک، 2019 اور ایچ آئی ایس کے مختلف سالوں کے ڈیتا کو استعمال کرتے ہوئے یہ این ڈی بنی کے اپنے حسابات

نمایاں اثر دھا سکتی ہے۔ اسی لئے ملک میں مختلف طبقات کی دولت کے درمیان فرق کا تجزیہ بھی اتنا ہم ہے جتنا آمد نبou کے درمیان فرق کا جائزہ ہے۔

پاکستان میں آمدنی اور دولت کی عدم مساوات بلند ہے

دولت کی عدم مساوات

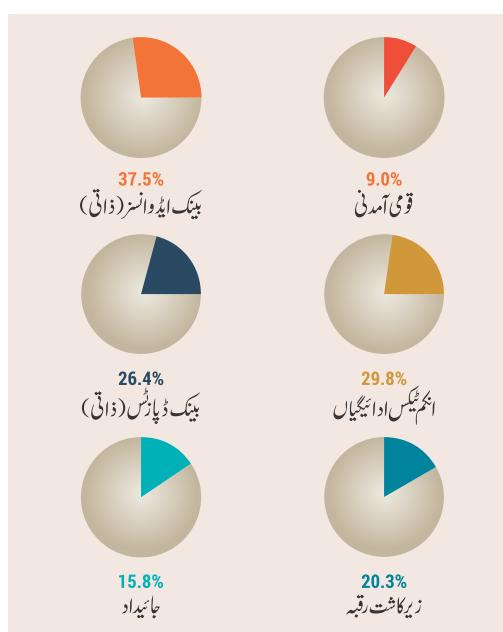
نقد رقوم، احتاؤں، زیر کاشت اراضی اور دیگر جائیداد کی مقداروں کی بنیاد پر

دولت کی عدم مساوات کی بیانش سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے امسیروں اور غریب طبقے کے درمیان بھی تباہی کی لیکر محض آمدنی کی عدم مساوات سے گھری ہے۔ حالیہ تینوں کی روشنی میں، ملک کے صرف 1 فیصد امیر ترین لوگ تمام ذاتی بینک ڈپاٹس کے 26.4 فیصد، زیر کاشت اراضی کے 20 فیصد، اور رہائشی جائیداد کے 16 فیصد پر قابض ہیں (شکل 5)۔ انہیں ایک ایسے ہے جسی کی ظاہر ہوتا ہے کہ دولت کی عدم مساوات کی سطح بلند ہے۔ صرف 1 فیصد آبادی کے پاس اتنی دولت اور آمدنی ہے کہ وہ پاکستان میں جمع کرنے جانے والے کل ذاتی ایکٹس کا 29.8 فیصد ادا کر رہے ہیں۔

اس عدم مساوات میں وقت کے ساتھ یا تو معمولی بہتری آئی ہے یا پھر یہ پہلے سے بھی زیادہ نمایاں ہو گئی ہے۔ مثال کے طور پر، جائیداد کی ملکیت کی عدم مساوات میں گزشتہ دو دہائیوں کے دوران کوئی قابل ذکر بہتری نہیں آئی، جبکہ 2001 سے 2016 کے دوران بینک ڈپاٹس کا جگہ کوئی امیر ترین 20 فیصد پاکستانیوں کی طرف بڑھ گیا ہے۔ گزشتہ چالیس سال کے عرصے میں زیر کاشت علاقے میں کوئی بڑا اندازہ نہیں ہوا، اس کی ملکیت میں اتنا کا بڑھ گیا ہے اور اب بہت کم لوگ بہت زیادہ اراضی کے مالک ہیں۔ یہ غیر معمولی بات ہے کیونکہ وہاں کے درمیان اراضی کی تقسیم کے نتیجے میں اس کا بندوں میں بٹ جانا

شکل 5

پاکستان کی آبادی میں 1 فیصد امیر ترین افراد کا حصہ

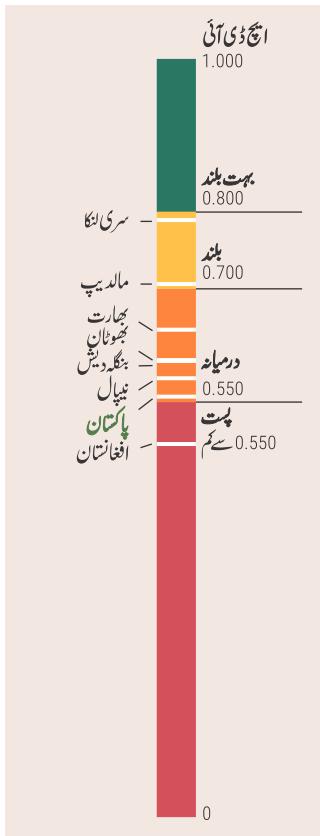


ذریعہ: ایچ آئی ایس 2018-2019، ریکارڈ شماری 2010، ایپنی آرٹکلز ڈاکٹیڈی 2018

اور اسٹٹ بینک آن پاکستان 2018 کی بنیاد پر این ڈی بنی کے حسابات

شکل 6

یہومن ڈپلمٹ اندکس (ایچ ڈی آئی) کی قدر کے
لحاظ سے پاکستان جزوی ایشیا کے مالک میں
آخری سے پہلے ریکارڈ پر، (2019)



ذریعہ: یون ڈی پی، 2019.

صوبائی اور علاقائی عدم مساوات

انسانی ترقی و نشوونما اور معاشری افزائش میں مکانی عدم مساوات کا بھی پاکستان کے ساتھ انتہائی گہرا تعلق بتتا ہے۔ کئی لحاظ سے اضلاع اور صوبوں کی جغرافیائی سرحد میں آمدنی اور موجود، دونوں لحاظ سے عدم مساوات کا تعین کرنی دکھائی دیتی ہیں۔ علاقائی نقطہ نظر سے دیکھیں تو در طرح کے پاکستان کا یادیکر سر جھنگی میں ایک انتہائی تعلق ہے۔ اس کا جائزہ لینے کے لئے این ایچ ڈی آئی 2020 میں ملک کے پاروں صوبوں یعنی پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے درمیان اور پھر ان صوبوں کے اندر پائے جانے والے فرق کا تجزیہ کیا گیا ہے۔¹³

صوبوں کے درمیان عدم مساوات

گزرے سالوں کے دوران پاکستان میں ناموار علاقائی ترقی دیکھنے کو ملی ہے

یا اس کی ملکیت کی تقویم و ایک عامتی بات ہے لیکن پاکستان میں ایسا نہیں ہوا۔ تجھے یہ ہے کہ پاکستان میں آمدنی اور دولت دونوں کی عدم مساوات کی سطح بلند ہے۔

یہومن ڈپلمٹ اندکس پر پاکستان کی قدر 0.570 میں جب آئی ایچ ڈی آئی کو استعمال کرتے ہوئے عدم مساوات کے مطابق رد و بدل کرتے ہیں تو ایچ ڈی آئی کی قدر اس سے بھی کم یعنی 0.534 ہو جاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدم مساوات کی وجہ سے پاکستان میں انسانی ترقی و نشوونما کو قابل ذکر نقصان پہنچ رہا ہے۔ ملک میں عدم مساوات اس وقت خاص طور پر نمایاں ہو جاتی ہے جب آمدنی کے پانچ کوئنٹا علزے کے درمیان یہومن ڈپلمٹ اندکس کے فرق پر نظر ڈالتے ہیں (شکل 7)۔

دولت کی بڑھتی عدم مساوات کے اس بڑھتے روحان کے ساتھ در طرح کے پاکستان کے درمیان تقویم کی دیواریں بھی باندھ ہوتی نظر آتی ہیں۔ اس سے وسائل کی فراہمی، خدمات تک رسائی اور آمدنی کی پسیداری میں عدم مساوات مزید بڑھ گی جو طور میں انسانی ترقی و نشوونما پر منفی اثرات کی شکل میں سامنے آئے گی۔

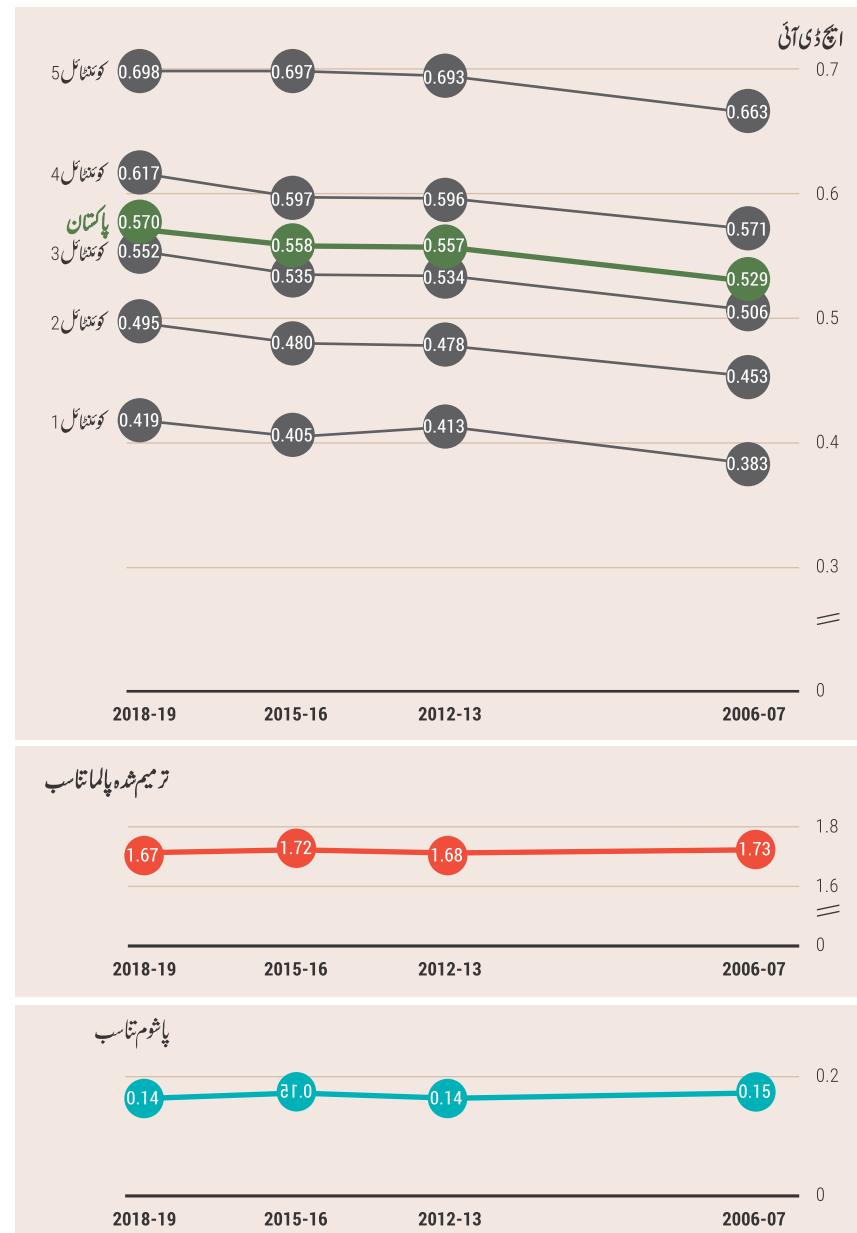
انسانی ترقی میں عدم مساوات

آمدنی اور دولت کی عدم مساوات کا جائزہ جہاں دونوں طرح کے پاکستان کے درمیان فرق کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کا ایک بامنی طریقہ ہے ویسے اس کیفیت میں لوگوں کو مرکزی حیثیت دینا بھی اہم ہے۔ عدم مساوات کے نتیجے پہلوؤں نہ رکھنے والی سوچ کا تلقاضا ہے کہ ہمچنان معاشری ثمرات تک مدد و مدد ریں۔ یہومن ڈپلمٹ اندکس اس مقصد کے لئے ایک مفہومیہ درک مبیا کرتا ہے کیونکہ یہ آمدنی، بحث اور تعلیم سے متعلق اشاریوں پر مبنی ہوتا ہے۔¹⁰

یہومن ڈپلمٹ اندکس پر پاکستان کی قدر 2019-2018 میں 0.570 تھی۔ ہر گزرتے سال کے ساتھ اس قدر میں کچھ نہ کچھ بہتری آئی ہے جس کی بدولت پاکستان یہومن ڈپلمٹ کے اعتبار سے درمیانی کیمیگری میں آگیا ہے۔ تاہم 27 سالہ عرصے میں ایچ ڈی آئی پر پاکستان کی قدر میں 0.59 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو بھلگدیش (59) اور بھارت (52) کے مقابلے میں خاطر خواہ حد تک کم ہے۔ لیکن تو یہ ہے کہ جنوبی ایشیا کے مالک میں ایچ ڈی آئی پر پاکستان کی قدر آخری سے پہلے ریکارڈ پر آتی ہے (شکل 6)۔

یہومن ڈپلمٹ میں بہتری کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سر شخض کے سامنے موجود انتخاب کی رائیں بڑھ رہی ہیں۔ انتخاب کی نئی رائیں کھلنے سے مادر تعلیم، صحت، اور آمدنی کے بہتر موقع میں۔ اگرچہ عدم مساوات اپنی بنیاد کے اعتبار سے یہومن ڈپلمٹ کے تصور سے جزوی ہے، لیکن یہومن ڈپلمٹ اندکس خاص طور پر آبادی کے تمام پہلوؤں میں عدم مساوات کا احاطہ نہیں کرتا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے این ایچ ڈی آئی 2020 نے پاکستان کا پہلا عدم مساوات پر منی یہومن ڈپلمٹ اندکس (آئی ایچ ڈی آئی) اور اس کے ساتھ ہی یہومن ڈپلمٹ اندکس بلغاٹا کوئنٹا علی 11 مرتب کیا ہے جو آمدنی کے مختلف

بیومن ڈپلمٹ ائم کس قومی سطح پر کوہنگا علز کے لحاظ سے اور عدم برادری سے متعلق پیمائشوں کے لحاظ سے، (2006-2019)



نوت: بیومن ڈپلمٹ ائم کے لئے عدم مساوات سے متعلق پیمائش اپنی نوعیت کے اعتبار سے اندراون پرستی میں۔

ذریعہ: پاشا 2019، بھائث مالوں کے ایچ آئی ایس اور پی ڈی ایچ ایس کے ذیل کی بنیاد پر این ڈی پی کے جمادات۔

بلوچستان اور خیبر پختونخوا کو یونیکی فیکس متفقی برقراری جائے۔ ذمل میں دیئے گئے تجزیہ میں پاکستان بھر کے مختلف ریجنز میں عدم مساوات کی کیفیت کا جائزہ لیا گیا ہے کیونکہ اس کا تعاقب آمدی اور بیومن ڈپلمٹ کے ساتھ بتتا ہے۔

آمدی کی عدم مساوات

پاکستان کے ہر صوبے میں ترقی کی سطح مختلف ہے جس میں پنجاب اور سندھ قومی معیشت میں اپنے اپنے حصے کے اعتبار سے غالب ظریف آتے ہیں۔ فیکس نام علاقائی پیداوار سوائے بلوچستان کے تمام صوبوں میں بڑھی ہے۔¹⁴ 1999-2000 کے بعد سے بلوچستان جو کچھ دوسرے نمبر پر ہوا کرتا تھا، ملک کے تمام صوبوں میں سب سے پچھے رہ گیا ہے جس کی اصل فیکس آمدی میں 7 فیصد کی آئی ہے۔ اگرچہ پختونخوانے بڑھتے ہوئے تسلی زر اور حالیہ تجارتی ترقی کی بدلت۔ بہتری دکھانی ہے لیکن بلوچستان بدستور پچھے پلا آ رہا ہے جہاں قدرتی کیس کی سالانہ پیداوار میں کمی آگئی ہے، پانی کی شدید مشکلات درپیش میں اور مہاجرین کی آمد پیغمبری ہے۔

پاکستان کے کوہنگا علز کی صوابی ترکیب کا تجزیہ کسی قدیم تصور پر پیش کرتا ہے۔ بحیثیت مجموعی قومی آبادی کی تقریب میں بلوچستان اور سندھ کے حصے کی نسبت غریب ترین 20 فیصد میں ان کی نمائندگی کہیں زیادہ وسیع ہے۔ زیر میں متوسط طبقے میں غیر پختونخوا اور دامیر ترین کوہنگا علز میں پنجاب نمایاں ہے۔

فرق کے پہلو وقت کے ساتھ مزید نمایاں ہوتے چلے گئے ہیں۔ پاکشوم تنااسب اور ایفیشنٹ سے بھی یہی نظر ہوتا ہے کہ پاکستان میں صوبوں کے درمیان آمدی کی عدم مساوات بڑھ گئی ہے (شکل 8)۔ ایسا لکھا ہے کہ ساتویں این ایف اسی ایوارڈ کے ساتھ شروع کیا گیا مالی مساوات کا عمل ملک کے مختلف صوبوں کے درمیان فیکس آمدی کے فرق کو دونوں سیں کرپایا۔ دو طرح کے پاکستان کا قصہ علاقائی سطح پر اس سے بھی زیادہ زور پڑ جاتا ہے جس میں کچھ صوبے دوسروں کو مات دے رہے ہیں اور ان کے اور پچھے والوں کے درمیان فاصلہ بڑھ رہا ہے۔

انسانی ترقی کی عدم مساوات

عدم مساوات پر اس بحث میں لوگوں کو ایک بار پھرم کری جیش دیتے ہوئے این ایچ ڈی آر 2020 میں انسانی ترقی کی عدم مساوات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس کثیر جتنی لائچ عمل کا مقصود آمدی کے جھانات کے ساتھ تعقیم

جس میں کچھ صوبے تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں جبکہ بعض صوبے پچھے رکھے ہیں۔ قومی مالیاتی کمیشن (این ایف اسی) ایوارڈ کی جانب سے حال ہی میں مالی مساوات کے عمل کے ذریعے علاقائی عدم مساوات کو کمیکر کرنے کی کوشش اس نقطہ نظر سے کی گئی ہے کہ پچھے رہ جانے والے دونوں صوبوں یعنی

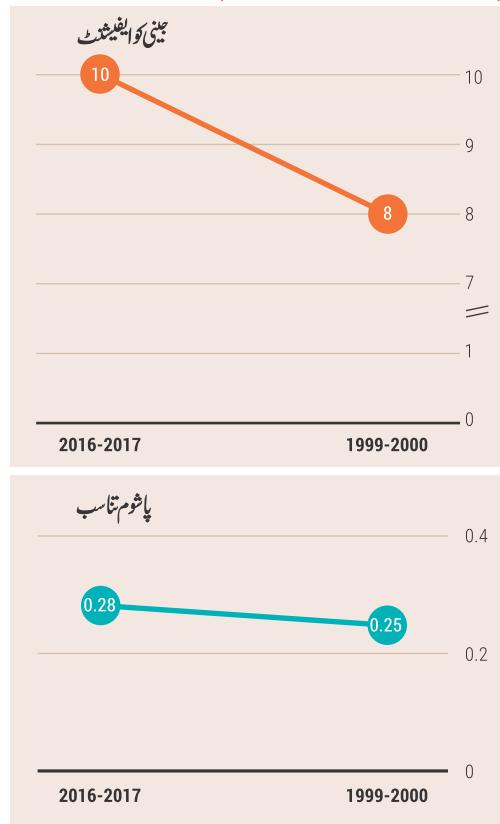
پاکستان میں صوبوں کے درمیان آمدی کی بڑھتی عدم مساوات دیکھنے کو ملتی ہے

ہیومن ڈپلمٹ کے اعتبار سے
بلوچستان پتھرے رہ گیا ہے جبکہ غیر پختونخوا
تیزی سے اپنا فرق کم کر رہا ہے

ملک کے دیگر تمام علاقوں سے آگے ہے جس کی ایج ڈی آئی کی قدر 2015-2016 میں 0.621 تھی۔ اس کے بعد سندھ، پنجاب، غیر پختونخوا، گلگت بلتستان، غیر پختونخوا کے نئے نئے اصلاح (سابقاً یاوفاق) کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات) اور سب سے آخر میں بلوچستان آ جاتا ہے جس کی ایج ڈی آئی کی قدر 0.465 ہے۔¹⁵

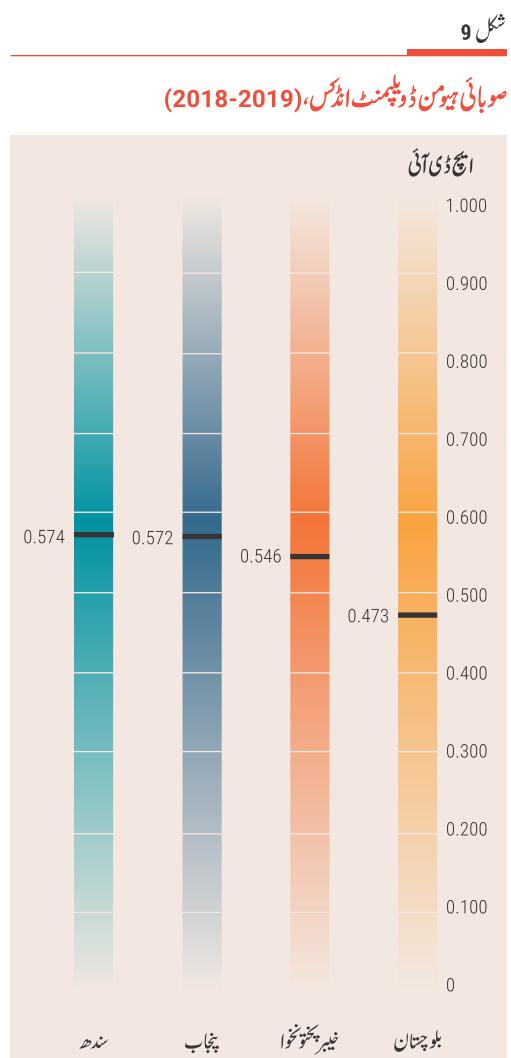
درحقیقت، آزاد جموں و کشمیر، پاکستان کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ علاقہ ہے۔ اس کی شرح خامنگی 76.8 فیصد ہے جو 2018-2019 کی 57.4 فیصد کی قومی اوسط سے فاطر خواہ حد تک بلند ہے۔ یہاں شیرخوار پجوں کی شرح

ہیمن الصوبائی سطح پر آئینی کی عدم مساوات کا رجحان
(1999-2000 اور 2000-2016) اور 2017-2016



ذریعہ: ایج آئی ایس 2005-2006، 2011-2012، 2012-2013، 2015-2016 اور 2018-2019 کی بنیاد پر یا این ڈی پی کے حسابات

آزاد جموں و کشمیر، پاکستان کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ علاقہ ہے



ذریعہ: ایج آئی ایس 2018-2019، پنڈیت ایج ایس 2017-2018 اور پانچ 2019، کی بنیاد پر یا این ڈی پی کے حسابات

اوسمیت تک رسائی میں عدم مساوات کا بھی احتاط کرنا ہے۔ فی الواقع، سندھ پاکستان کے دیگر صوبوں سے آگے ہے جس کی ایج ڈی آئی کی صوبائی قدر سب سے بلند یعنی 0.574 ہے (شکل 9)۔ یہاں پر ہے کہ فی کس قی ڈی پی کے اعتبار سے یہ سب سے آگے ہے اور موقع عرصہ حیات پر بھی اس کی پیشرفت نسبتاً بہتر ہے۔ پنجاب بھی اس کے قریب قریب ہے جہاں صوبائی ایج ڈی آئی کی قدر دوسرے نمبر پر ہے۔ غیر پختونخوا تیرسے اور بلوچستان پوچھئے نمبر پر ہے۔ صوبوں کی یہ رینکنگ 2006-2007 سے 2015-2016 تک ایسی ہی چیل آری ہے۔ اس عرصے کے دوران ہیومن ڈپلمٹ میں غیر پختونخوانے سے سے زیادہ بہتری دکھانی ہے۔ دوسرا جہاں 2006-2007 سے 2018-2019 کے دوران بلوچستان کے ایج ڈی آئی میں بہتری سب سے کم رہی ہے۔

پاکستان کے خصوصی ریجنرز کو شماری میں لانے سے پتہ چلتا ہے کہ آزاد جموں و کشمیر

اموات ایک ہزار زندہ بچوں کی پیمائش پر 58 اموات ہے حالانکہ پاکستان کی قومی اوسط 66 ہے۔¹⁶ شکل 10 میں پاکستان میں ہیومن ڈپلمٹ کے رجحانات دکھائے گئے ہیں جن میں اس کے صوبے اور پیش ریجن بھی شامل ہیں۔

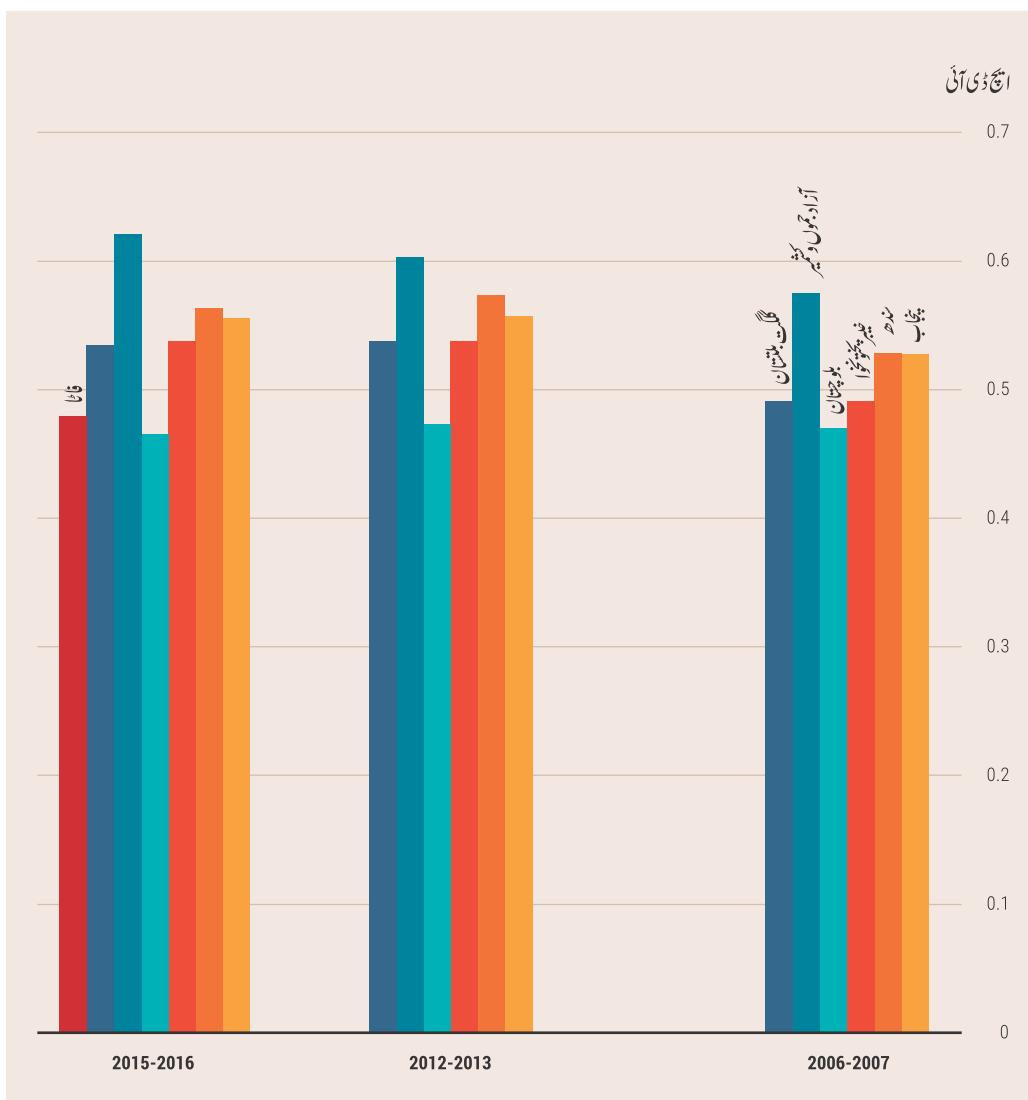
اتجہذی آئی کی قدر پاکستان میں سب سے کم نقصان کا سامنا ہے، لیکن اس کی آئی اتجہذی آئی کی قدر باتی ہے کہ یہ صوبہ عدم مساوات کے باعث ہیومن ڈپلمٹ کے

اعظیم ترین نقصان سے دوچار ہے۔¹⁷

اتجہذی آئی کی قدروں میں عدم مساوات کے مطابق ردود مل کر کے آئی اتجہذی آئی کی قدر میں حاصل کرنے پر صوبوں کی رینکنگ بدلتی جاتی

شکل 10

پاکستان میں ہیومن ڈپلمٹ انڈس کے رجحانات، (2006-2016)



نوت: غیربھکتوں کے نئے شمشاد اصلاح 2019-2018 کا فریاد سلب نہیں ہے۔ لہذا خصوصی سمجھو کا پاکستان کے صوبوں کے ساتھ موازنہ صرف 2015-2016 تک مجاہیا ہے۔

ذریعہ: پاکستان 2019 بیانات میں اسی ایس اور پی ڈی ایچ ایس کی بنیاد پر یوں ڈی پی کے حسابات

منہ کے 20 فیصد غریب ترین افراد کی نسبت 20 فیصد امیر ترین لوگوں کا فی کس جی ڈی پی 5.3 گنازیادہ اور ایچ ڈی آئی کی قدر 1.8 گنازیادہ ہے۔ 2006 سے 2016 کے دوران میں آمدنی کی عدم مساوات میں اضافہ نمایاں رہا، جس کے بعد اس کے امیر ترین اور غریب ترین کوختا نظر کے درمیان فرق میں کمی آئی ہے۔ منہ میں بھی تعلیم بالخصوص بالغ شرح خواندگی کی عدم مساوات کی سطح بلند رہی ہے۔ دوسری جانب متوقع عرصہ حیات منہ کے اندر بڑی حد تک برادر دھائی دیتا ہے۔

اس سے انداز ہوتا ہے کہ یہ یون ڈپٹمنٹ کی قدر لوگوں کا تجزیہ کرتے وقت عدم مساوات کو شمار میں لانا کتنا ہم ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دو طرح کے پاکستان کی کہانی اتنی بدھی نہیں جتنا اس بات کی نشاندہی کرنا تھا کہ کن صوبوں میں آمدنی دولت یا یہ یون ڈپٹمنٹ کی سطح سب سے بلند ہے، بلکہ اس میں ان اطوار کو دیکھا جاتا ہے جن میں عدم مساوات ان اشاریوں پر اپنائز کر دھاتی ہے۔ اس بناء پر نہ صرف صوبوں کے اندر بلکہ صوبوں کے درمیان بھی عدم مساوات کا تنقیدی جائزہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔

خیر پختہ نخوا

آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے تیسرا بڑے صوبے خیر پختہ نخوا میں حالیہ سالوں کے دوران خاطر خواہ انسانی ترقی و ثروت نما بخشنے میں آئی ہے۔ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات (فغان) جنہیں اب نئے ضم شدہ اضلاع کا نام دیا جاتا ہے، کے متى 2018 میں ختم ہونے سے خیر پختہ نخوا کی 30.5 ملین کی آبادی میں مزید 5 ملین افراد کا اضافہ ہو گیا۔

خیر پختہ نخوا کے 20 فیصد امیر ترین لوگوں کا فی کس جی ڈی پی غریب ترین 20 فیصد کے مقابلے میں تقریباً چار گنازیادہ اور ایچ ڈی آئی 1.4 گنازیادہ ہے۔ آمدنی کی عدم مساوات میں 2006 کے بعد تیکم کی آری ہے۔ یہ یون ڈپٹمنٹ کی عدم مساوات کو بنیادی طور پر تعلیم، اور اس کے بعد آمدنی کی عدم مساوات سے تقویت ملتی ہے۔

بلوچستان

رقے کے اعتبار سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ بلوچستان، روایتی کے آغاز پر فی کس آمدنی میں منہ کے بعد وسرے نمبر پر تھا آج نہ صرف ملک کی آبادی میں اس کا حصہ سب سے کم ہے بلکہ یہ یون ڈپٹمنٹ کے اشاریوں پر بھی یہ سب سے نچھے ہے۔

بلوچستان کی آبادی کے 20 فیصد غریب ترین لوگوں کی نسبت 20 فیصد امیر ترین کافی کس جی ڈی پی 3.7 گنازیادہ اور ایچ ڈی آئی 1.8 گنازیادہ کوئی غلط خواہ تبدیل نہیں آئی، لیکن تعلیم اور ہن سہن کے معیارات کے اعتبار سے یہاں عدم مساوات ملک میں سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ صحت کی عدم مساوات قدرے کم نمایاں ہے۔ تاہم یہ بھی کوئی اچھی بات نہیں کیونکہ یہ اس حقیقت کی عکایی کرتی ہے کہ صوبے میں تقریباً ہر شخص کے لئے حفظان صحت تک رسائی مساوی حد تک ناقص ہے۔

صوبوں کے اندر عدم مساوات

پاکستان میں صوبوں کے اندر بھی عدم مساوات میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے۔ وفاقی پابلیکوں کے ذریعے جہاں ملک گیر سطح پر عدم مساوات کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، وہیں صوبوں کے اندر پانی جانے والی عدم مساوات کو سمجھنا ایک ایسا ناگزیر قدم ہے جس سے رہنمائی لیتے ہوئے صوبوں کے سیاق وہاں کے مطالبات مضبوط عملی منصوبے تیار کئے جاسکتے ہیں جو ہنچے سے اوپر کی طرف بڑھتے ہوئے عدم مساوات کو جوڑے سے اکھاڑ پھینکیں۔

بنجاب

پاکستان کے سب سے زیادہ آبادی والے صوبے پنجاب میں ملک کی تعلیم اور صحت کی بہترین سہولیات موجود ہیں۔¹⁸ پنجاب نہ صرف آبادی کے لحاظ سے بڑا ہے بلکہ اپنی عمده زراعت، لاپیٹاک اور بڑی تعداد میں چھوٹے اور درمیانی کاروباری اداروں (ایسی ایمز) کی بدولت پاکستان کی معیشت میں بھی اس کا حصہ زیادہ ہے۔

پنجاب کے 20 فیصد امیر ترین لوگوں کافی کس جی ڈی پی غریب ترین 20 فیصد کے مقابلے میں 5.2 گنازیادہ اور ایچ ڈی آئی 1.6 گنازیادہ ہے۔ 2006 سے 2019 کے دوران فی کس جی ڈی پی کے اعتبار سے پنجاب میں امیر اور غریب کے درمیان فرق میں معمولی اضافہ ہوا۔ آمدنی کی عدم مساوات جہاں ہمیشہ بلند رہی ہے، وہیں تعلیم بالخصوص بالغ شرح خواندگی کے اعتبار سے بھی عدم مساوات کی شرح نہیں بلند ہے۔

منہ

منہ، رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا تیسرا اور قومی آبادی میں اپنے حصے کے اعتبار سے دوسرا بڑا صوبہ ہے۔ یہ معاشری سرگرمی کا بڑا مرکز ہے اور اپنی ساحلی پٹی اور بندرگاہوں کی بدولت روایتی طور پر یہ تجارت کا گذھر ہا ہے۔

ہے صوبوں کے درمیان شہری اور دیکی کی تقيیم کے موازنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایچ ڈی آئی کی قدریں منہ میں سب سے بڑی اور غیر پختنخوا میں سب سے چھوٹی ہیں (شکل 12)۔

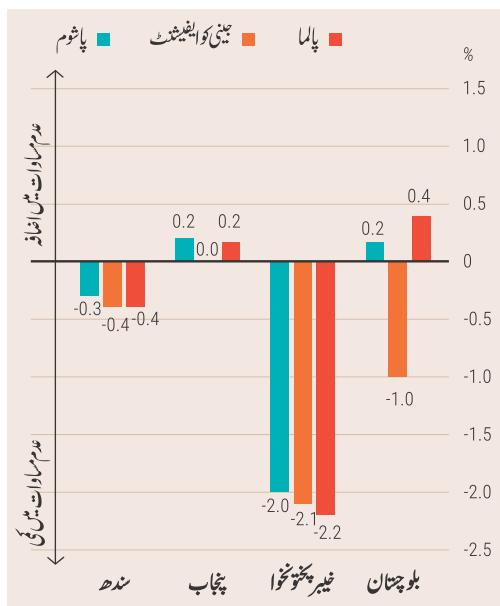
اب تک جو جھی بیانیں زیر بحث آئی ہیں، یہ سب دو طرح کے پاکستان، چاہے وہ ترقی یافتہ صوبہ بمقابلہ پسمندہ صوبہ کی شکل میں ہو یا اس میں کسی ایک صوبے کے اندر ایک طرف امیر ترین کو تناقل ہو اور دوسری جانب غریب ترین کو تناقل، یا پھر ملک میں شہری اور دیکی کے درمیان پائی جانے والی تقيیم، یہ سے بے ناقب کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تاہم دونوں طرح کے اس پاکستان کے درمیان تحریک دیوار کے ساتھ ساتھ کچھ آلہ کارا یہی اپنا کام دکھار ہے میں جو شخص کسی ایک جغرافیائی علاقے تک محدود نہیں۔

صوبوں کے اندر عدم مساوات کا موازنہ

پاکستان کے صوبوں کے اندر مختلف علاقوں کے درمیان عدم مساوات کی حالت کیسی ہے؟ آمدنی کی عدم مساوات میں طویل مدتی رجحانات کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب میں 2006 سے 2019 کے دوران آمدنی کی عدم مساوات میں اوسط سالانہ اضافہ سب سے بلند رہا۔ بلوچستان میں تجزیت مجموعی عدم مساوات میں جہاں معمولی کمی آئی، وہی 2006 سے 2019 کے دوران اس کے امیر ترین اور غریب ترین گھراؤں کے درمیان اور ان کے بعد آنے والے ہر کو تناقل کے درمیان عدم مساوات میں اضافے کا سلسہ جاری رہا۔ یہ این ایچ ڈی آر 2020 میں قلم بندی گئی واعظیات ہے جس میں عدم مساوات کی مختلف بیانیں صوبے میں عدم مساوات کی کیفیت کے بارے میں متفاہ معلومات فراہم کرتی ہیں۔

شکل 11

غیر پختنخوا میں دیگر صوبوں کی نسبت آمدنی کی عدم مساوات میں نمایاں بہتری آئی ہے، (2006-2019)



نوٹ: شکل پالما جنی کویٹیشنٹ اور پاشمند کے ذریعہ بیان کرتے ہوئے آمدنی کی عدم مساوات میں نہیں۔ ایچ ڈی اور اوسط سالانہ شرح میں تباہی ہوتی ہے۔

ذریعہ: ایچ ڈی ایس کے مختلف سالوں کے ذریعہ بنیاد پر این ڈی پی کے حسابات

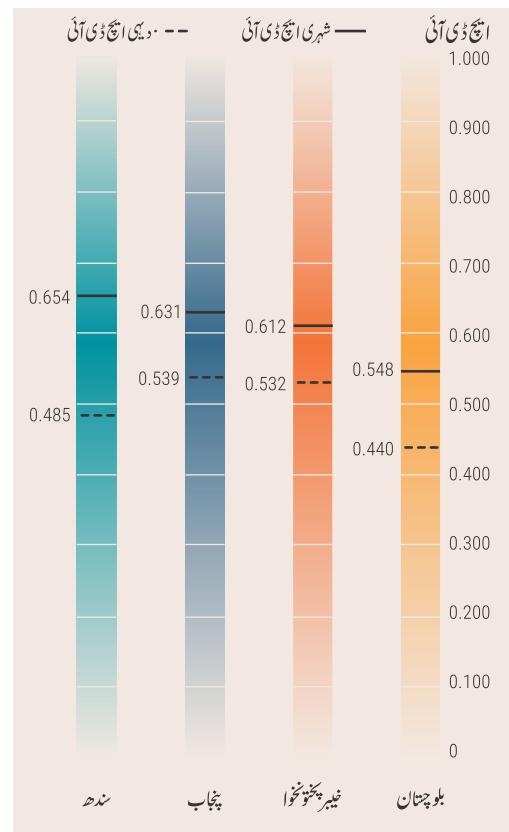
اسی عرصے کے دوران منہ اور غیر پختنخوا میں آمدنی کی عدم مساوات میں کمی آئی جس میں سے غیر پختنخوا ملک میں عدم مساوات میں کمی کے اعتبار سے سب سے آگے رہا (شکل 11)۔ علاقائی سطح پر کم از کم دو طرح کا پاکستان، یعنی ایک طرف مرامات یافتہ اور دوسری جانب معموم لوگوں کا پاکستان مسلسل ارتقاء پرید کھانی دیتا ہے۔

شہری اور دیکی کی تقيیم

صوبوں کے اندر آمدنی کی عدم مساوات کا تعین دیکی اور شہری علاقوں کے درمیان تقيیم کے لحاظ سے کیا جاتا ہے، جو کسی چھوٹے سے حصے میں نہیں ہوتا۔ آمدنی، غربت اور یہ مون ڈولپمنٹ کے اعتبار سے ان میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ تمام صوبوں میں دیکی علاقوں کی نسبت شہری علاقوں کا فی کسی ڈی پی (وقت خرید کی برابری، ڈالر میں) زیادہ ہے، لیکن آمدنی کی عدم مساوات کی بلند سطح اس کا خاصہ ہے۔ شہری آمدنی کی عدم مساوات بلوچستان میں سب سے زیادہ ہے جو شہری اور دیکی کے درمیان عدم مساوات کی بلند سطح کو ظاہر کرتی ہے اور غیر پختنخوا میں یہ سب سے کم ہے۔¹⁹

کچھ عجائب نہیں کہ دیکی علاقوں میں ایچ ڈی ایس کی قدریں بھی ملک بھر کے شہروں کی نسبت کم ہیں۔ ایچ ڈی ایس کے اشاریوں کے اعتبار سے دیکی اور شہری علاقوں میں صحت کا فرق اتنا نمایاں نہیں جتنا تعلیم اور آمدنی کا فرق

دیکی اور شہری علاقوں کے یومن ڈپلمنٹ انڈس کے درمیان فرق سندھ میں سب سے زیادہ اور غیر پختہ خواہیں سب سے کم ہے، (2018-2019)



ذریعہ: پاٹا 2019، پی ڈی ایچ ایس 2018-2017، ایچ آئی ایس
کے مختلف سالوں کے ڈیائی بنیاد پر یوں ڈی پی کے حسابات

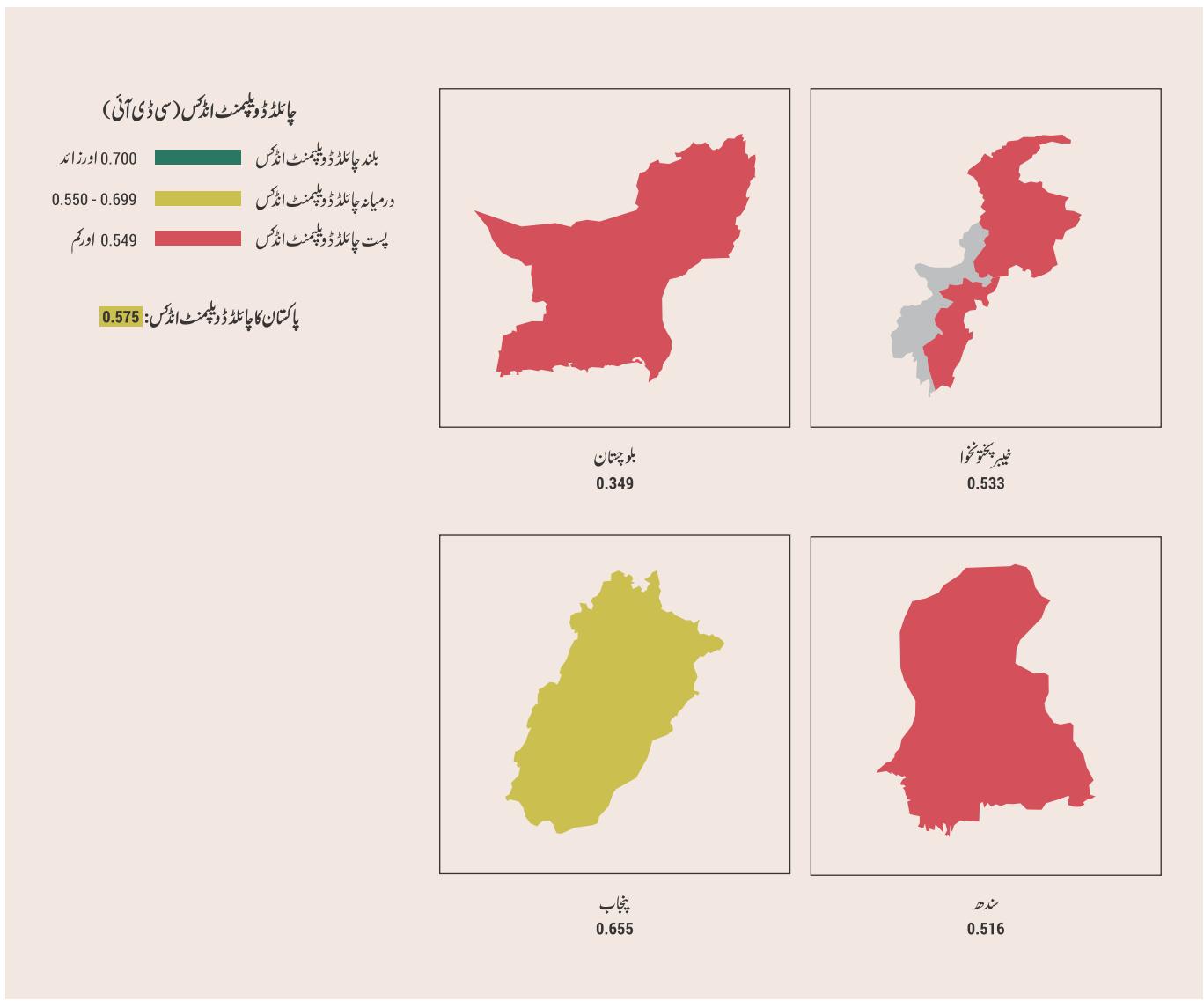
عدم مساوات کی خصوصی پیمائشیں

پاکستان کے صوبوں میں سے بجاب ڈی آئی کی قدر میں سب سے آگے ہے جس کے بعد خیرپختونخوا، سنہر اور پھر بلوچستان آجاتے ہیں (نقشہ 1)۔ بدقتی سے، سوائے بچاب کے، سب صوبے قومی اوسط سے پیچھے ہیں جبکہ سنہر اور بلوچستان میں بچوں کو بالخصوص فنا ایت کے اعتبار سے بے پناہ مشکلات کا سامنا ہے۔

کلیش جتنی عدم مساوات جو پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، اسے معاشرے کے اہم طبقات مثلاً بچوں، نوجوانوں، مزدوروں اور خواتین پر اس کے اثرات کا تجربہ کرنے بغیر پوری طرح سمجھنا ممکن نہیں۔

چانلڈ ڈپلمنٹ انڈس پر پاکستان کی کارکردگی میں بہتری لانے کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کی بہتری سے متعلق سماجی تحفظ کے پروگرام بلوچستان اور سنہر میں اضافی خواراک یا فوڈ پلیمنٹ اور حفاظتی ٹیکوں کی کوئی پر زور دیں۔ مڈل اور میڈر کی سطح پر داخلی کی شرح بھی پورے ملک میں بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

ان سب کے نقطہ ہائے نظر سے عدم مساوات کی پتوں کو کھولنے سے پالیسی سازوں کو بعض اہم معلومات ملتی ہیں، بالخصوص ان کے اس کردار کی بناء پر جو یہ عدم مساوات کے تین سونوں یعنی لوگوں، طاقت اور پالیسی کے ساقمل کر دکھاتی ہیں، جنہیں ذمیل میں تفصیل ازیر بحث لایا گیا ہے۔ لہذا، آمد فی،



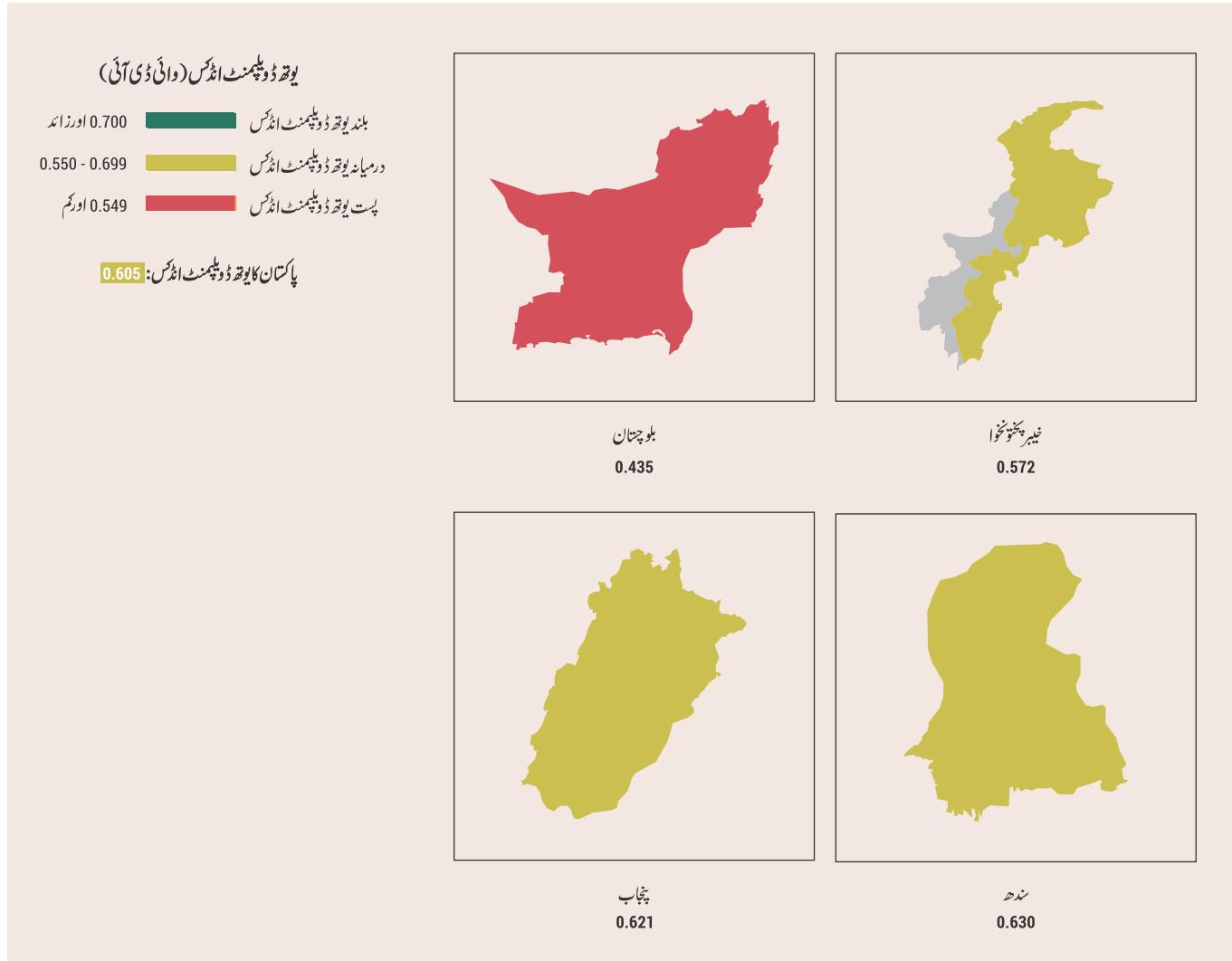
ذریعہ: ایج ائی ایس 2018-2019، پی ایس ایل ایم 2018-2019 اور پی ڈی ایج ایس 2017-2018 کی بنیاد پر یہ این ڈی پی کے حسابات۔

یوچہ ڈوپیغمبیر انجکس کی زیادہ سے زیادہ قدر 1 ہو سکتی ہے جبکہ پاکستان کی یہ قدر 0.605 ہے۔²¹ وقت کے ساتھ جن اشاریوں میں بہتری آئی ہے، ان میں سکول تعلیم کے سال، اعلیٰ تعلیم میں داغے، اور نوجوانوں کی بقاء کی شرح شامل ہیں۔ تاہم دیگر اشارے نہیں۔ بگوٹے و تھانی و بیتے ہیں، جن میں آبادی کے لحاظ سے برسروز گارنو جوانوں کا تقابل اور مکمل طور پر برسروز گارنو جوانوں کا فائدہ تقابل، انتہائی قابل ذکر ہیں۔ بحثیتِ جمومی، وقت کے ساتھ وائی ڈی آئی پر پاکستان کی قدر میں بہتری آئی ہے۔ ایک اہم باعث تقویٰش پہلو یہ ہے کہ وائی ڈی آئی پر مردوں کی قدر خواتین کے مقابلے میں دو گناہے۔

یوچہ ڈوپیغمبیر انجکس (وائی ڈی آئی)

پاکستان کا شمار دنیا کے انتہائی کم ممالک میں ہوتا ہے۔ 15 سے 29 سال عمر کے نوجوانوں کی بڑی تعداد پر مشتمل اس کی آبادی ملک کی معاشی افزایش اور انسانی ترقی و نشوونما و نوں کی رفتار تیز کرنے میں اہم ترین کردار ادا کر سکتی ہے۔ تاہم بہتری اور پیشرفت کا اختصار اس بات پر ہو گا کہ نوجوانوں کو ان مہارتوں اور موقع تک رسائی ملے جوان کی صلاحیتوں کے قفل کھول دیں اور ان کی زندگی میں بہتری لائیں۔

پاکستان کا یوچہ ڈپلمنٹ انڈکس، (2017-2018)



ذریعہ: ایل ایف ایس 2018 اور پی ایم ایس 2019 کی بنیاد پر یوں ڈی پی کے حسابات۔

ملازمت سے متعلق اشاریوں پر خواتین کی کارکردگی سب سے بدتر نظر آتی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ تعمیر یا فنی خواتین ملازمت کا رسید اغتیار نہیں کرتیں یا پھر تند میں انسان فی کا خلسرہ بھی بڑھ جاتا ہے لہذا نوجوانوں کی ترقی و نشوونما بر کام کرنا حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہونا چاہئے تاکہ ملک کے نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی فریسلش اور لعلی کو روکا جاسکے۔

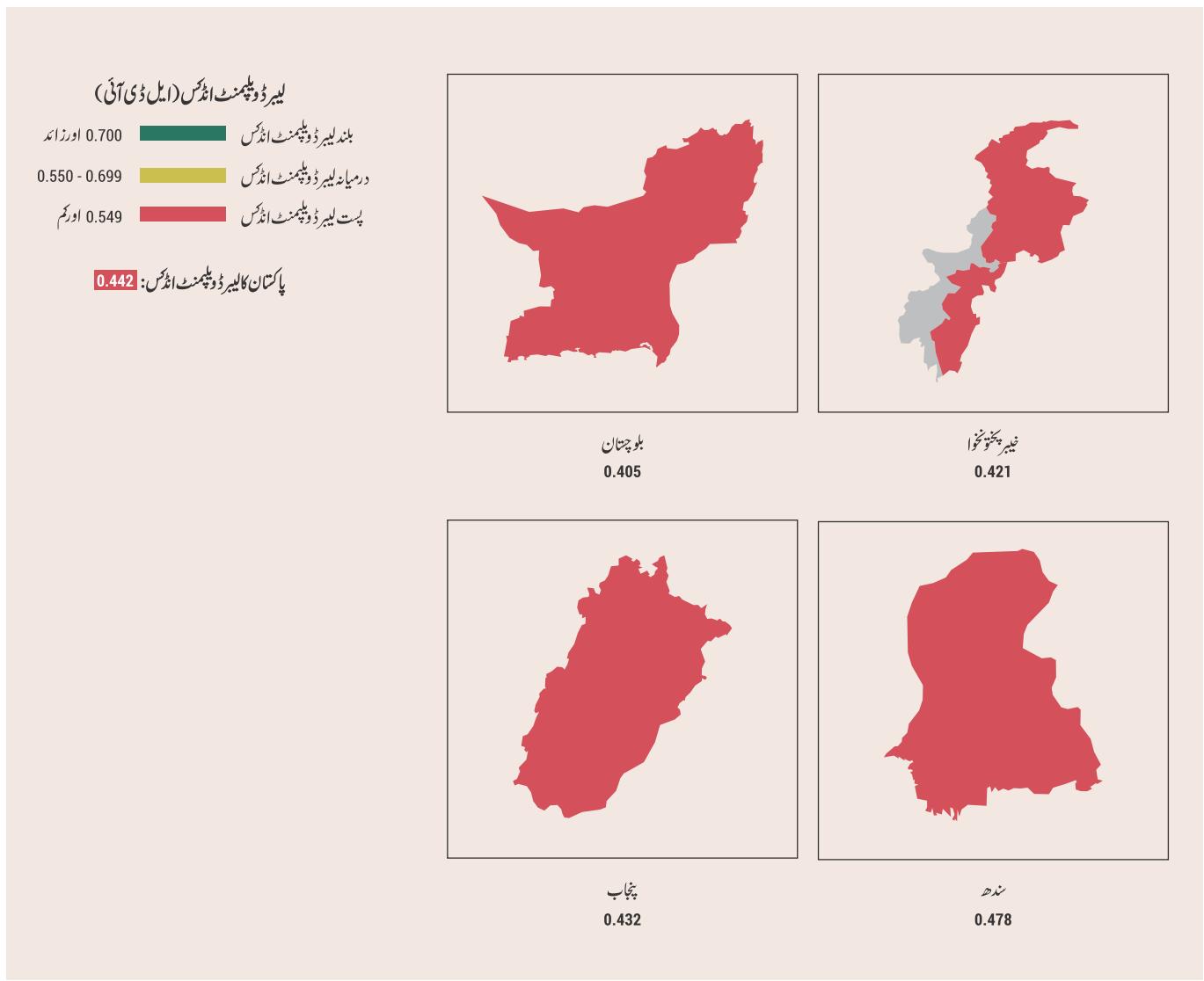
پاکستان کے صوبوں میں سندھ کا دی ڈی آئی سب سے بلند ہے جس کے بعد پنجاب، پھر نسب پکتو نخوا اور آخر میں بلوچستان آجاتے ہیں (نقش 2)۔ اس انڈکس پر سندھ اور پنجاب دونوں کی کارکردگی قومی اوسط سے بہتر ہے۔

لیبر ڈپلمنٹ انڈکس (ایل ڈی آئی)

پاکستان کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ کارل مارکس کے بقول یہ "انڈسٹریل ریزو آرمی" کا گز ہے، یعنی ایسے کارکن جو بے قاعدہ روزگار پر کام کر رہے ہے

یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ پاکستان میں 27 ملین نوجوان، نفارغ، یا

پاکستان لیبرڈی پلینٹ اندکس، (2017-2018)



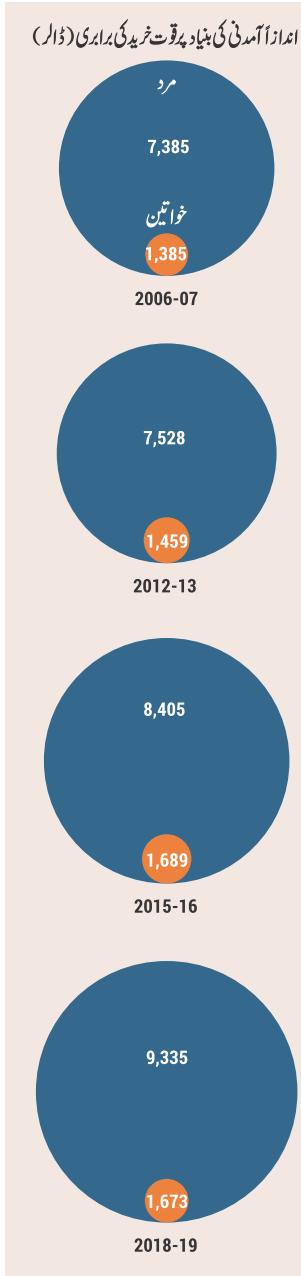
ذریعہ: پاٹا 2019 اور ایل ایف ایس 2018 کی بنیاد پر یا این ڈی پی کے داداں۔

یہی حال تعلیم سے حاصل کئے گئے فوائد کا ہے۔ جس کا مطلب یہی ہوا کہ مہارتوں میں اضافہ سے روزگار کے موقع میں بہتری نہیں آئی۔ بحیثیت مجموعی جہاں باعut کام کے حالات میں بہتری آئی ہے، ویسے غالباً یہ رسمی شبعتک ہی محدود رہے یہیں، اور زیادہ اتحصال والے زرعی یا غیر رسمی شبعتے جن میں بڑی تعداد میں پاکستانی کارکن کام کرتے ہیں اور جہاں ان کی اصل ضرورت ہے، وہاں حالات ویسے ہی یہیں۔ مشاہ کے طور پر، پاکستان کے تمام صوبوں میں خیر پختونخوا مزدوری کی آمدی میں حصے کے اعتبار سے سرفہرست ہے۔ تاہم یہاں مزدوری کی آمدی میں اضافہ بڑی حد تک یہاں پختی پھولتی غیر رسمی

یہیں تعلیم اور مہارتوں کی کمی کے ساتھ ساتھ ذرائع معاش کے متبادل موارع محدود ہونے کی وجہ سے ان کا کرنوں کا اتحصال کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ باعut کام کی شرح کے اعتبار سے دیکھیں تو لیبرڈی پلینٹ اندکس (LDI_{DW}) پر پاکستان کی قدر 0.442 ہے۔²² باعut کام کو شامل کر کے اور اسے شامل کئے بغیر، اصل ڈی آئی پر پاکستان کی قدر میں گزرتے سالوں کے ساتھ آہستہ آہستہ بہتری آئی ہے۔

بدقلمی سے لیبرفرس میں شمولیت کی شرح وقت کے ساتھ کم ہوئی ہے اور

مردوں اور خواتین کی آمدنی کے درمیان ویجت فرق (2019-2006)



ذریعہ: جنتات بالوں کے بیشک اکاؤنٹ، ایل انیس ایف اور مردم شماری 2017 کی بنیاد پر یو این ڈی پی کے حسابات

چاند ڈپلمنٹ، لیبر ڈپلمنٹ اور صنفی ترقی میں پاکستان کی کارکردگی ناقص ہے

صنفی عدم مساوات کا انڈکس (جی آئی آئی) ایک اور اہم پیمانہ ہے جو صنفی

عدم مساوات کے ہاتھوں یہ مون ڈپلمنٹ میں ہونے والے نقصان کو اجاگر کرتا ہے۔ 2017 میں درمیانی انسانی ترقی والے مالک میں صنفی عدم مساوات انڈکس پر پاکستان کاربنک 133 رہا۔²⁵ جی آئی آئی پر پاکستان کی قدر 0.548 رہی جو 2016-2015 تک بہتری اور اس کے بعد معمولی ابتو کو ظاہر کرتی ہے۔ بڑی حد تک اس کا سبب افرادی قوت میں شامل خواتین کی تعداد میں کمی اور 15 سے 19 سال عمر کی ایسی خواتین کے فیصد تباہ میں اضافہ ہے جو کسی نہیں وقت خادی شدہ رہ چکی ہے۔²⁶

صوبوں میں جی آئی آئی پر پنجاب سب سے نیچے ہے یعنی صنفی عدم مساوات کے ہاتھوں یہ مون ڈپلمنٹ کا نقصان پنجاب میں سب سے کم ہے۔ اس کے بعد منہ، پھر خیر پختو خوا اور آخر میں بلوچستان آتا ہے (نقشہ 4)۔ طویل مدتی رحماتیات بتاتے ہیں کہ موادے خیر پختو خوا کے، تمام صوبوں میں صنفی عدم مساوات میں کمی آئی ہے۔

معمولی بہتری کے باوجود اصناف کے درمیان فرق کے عالمی انڈکس پر 153 ممالک میں پاکستان کاربنک 151 ہے۔ انڈکس پر جنوبی ایشیا کے ممالک میں یہ سب سے نیچے ہے۔ پاکستان کی 9.1 ملین خواتین جو زرعی کارکنوں کے طور پر کام کر رہی ہیں، خاص طور پر کمزور اور خطرات سے دوچار ہیں۔ اگرچہ خواراک کی پیداوار اور غذائی تحفظ میں خاطر خواہ کردار ادا کرنی ہیں لیکن ان میں سے زیادہ تباہ معاوضہ کام کرتی ہیں، کہیں زیادہ وقت غربت کا شکار ہیں اور مردوں کی نسبت ان کے لئے اختلال کا خطروہ کہیں زیادہ ہے۔

پاکستان میں صنفی عدم مساوات کی اس شدیدی کی توجہ کرنے کے لئے فوری کوششوں کی ضرورت ہے جن میں خواتین کی تولیدی صحت، سیاسی خود مختاری اور افرادی قوت میں شمولیت پر یہ مرکوز کرنا ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیم تک ان کی رسانی بڑھانا ہو گی۔

عدم مساوات پر این ایچ ڈی آر کے چاروں بڑے انڈکس، جو کچوں، مردوں، نوجوانوں اور صنفی ترقی میں متعلق ہیں، ترقی کے میدان میں پروگرام سرگرمیوں اور علاقاتی دفعوں طرح کی ترجیحات کو اجاگر کرتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی اس روپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ بالخصوص پچھلے، مردوں اور صنفی ترقی کے میدان میں پاکستان کی کارکردگی ناقص ہے۔ لکلی سوچ پر صنفی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ یہ مون ڈپلمنٹ پالیسی کی تشکیل میں بعض سماجی و

دیکھنے میں آیا لیکن اس شبکے میں مردوں کے حقوق کو کوئی تحفظ

ممٹی میں دیکھنے میں آیا لیکن اس شبکے میں مردوں کے حقوق کو کوئی تحفظ حاصل نہیں جو پریشان کن صورتحال کو جنم دیتا ہے۔

منہ چونکہ پاکستان کا اولین اقتصادی گڑھ ہے، اس لئے یہاں لیبر ڈپلمنٹ کی سطح (بشوں باعہت کام کے اشارے یہ) سب سے بلند ہے۔ اس کے بعد پنجاب، پھر خیر پختو خوا اور آخر میں بلوچستان آتا ہے (نقشہ 3)۔ اگرچہ بلوچستان سب سے آخر میں آتا ہے لیکن گزشتہ دایتوں کے دوران لیبر ڈپلمنٹ انڈکس میں اضافے کے اعتبار سے یہ دوسرا نمبر پر رہا ہے۔

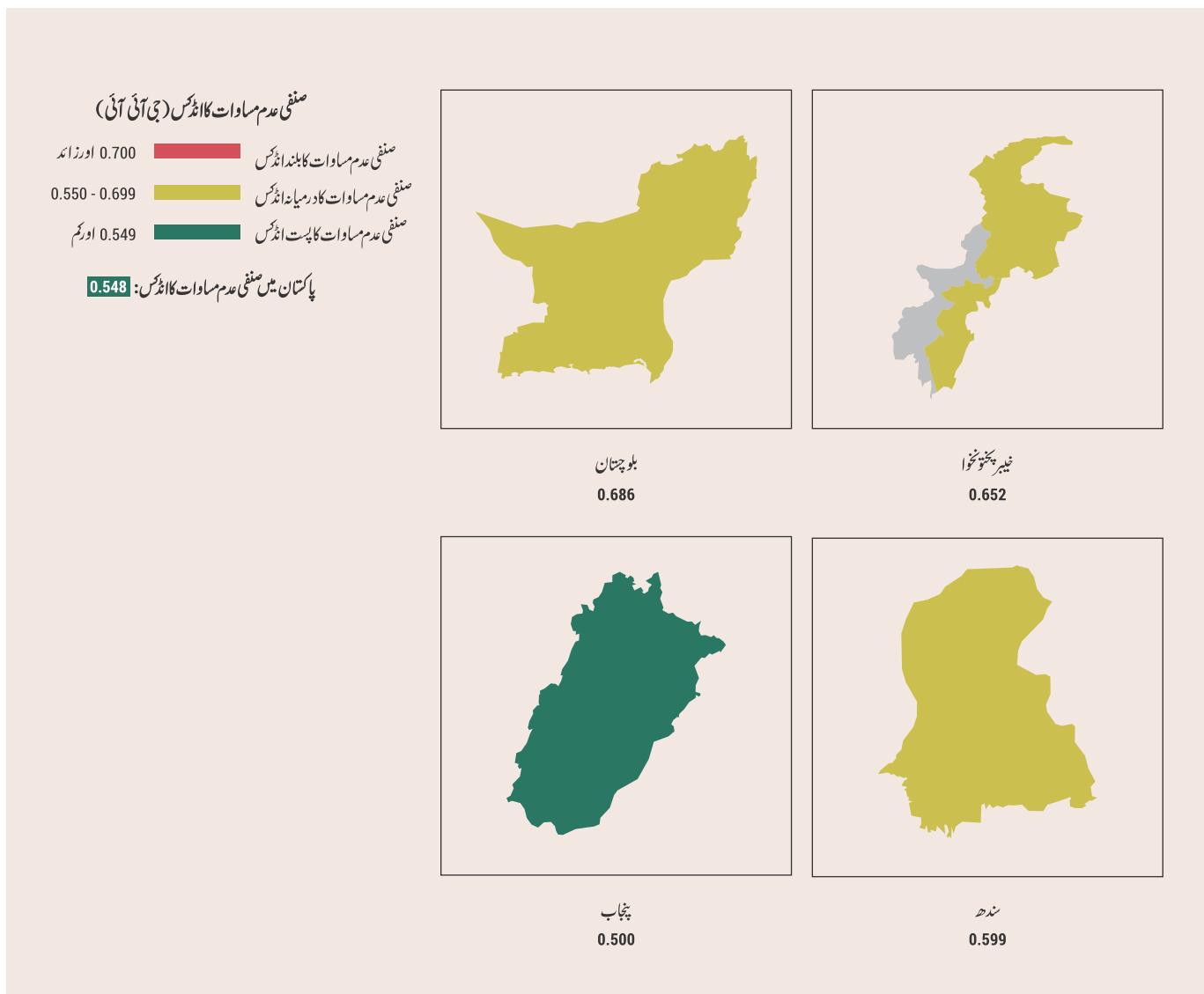
باعہت کام کی راہ میں دیپش مشکلات کو دور کرنے کے لئے مناسب پالیسی اقدامات کی اشاعت اور فوری ضرورت ہے کیونکہ یہ پاکستان کی مجموعی معاشی افزائش اور یہ مون ڈپلمنٹ میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ 2018 میں ملک کی 53 فیصد برسر روزگار آبادی کو کم سے کم اجرت بھی نہیں مل رہی تھی اور 83 فیصد کے لگ بھگ کاربن ایسے تھے جنہیں لیرہ قانونی کا تحفظ حاصل نہیں تھا۔²³ اس میدان میں عدم مساوات پر قابو پانے کے لئے پاکستان کو ایسے حالات پیدا کرنا ہوں گے جن میں سب کو باعہت کام ملے اور کم سے کم اجرت، سوشل سیکورٹی اور کام کے اوقات پر مردوں کے تحفظ کے قوانین بنانا ہوں گے اور خاص طور پر غیر رسمی شبکے میں ان کا نفاذ کرانا ہوگا۔

صنفی ترقی انڈکس (جی ڈی آئی) اور صنفی عدم مساوات انڈکس (جی آئی آئی)

صنفی برابری کو پائیدار ترقی کے عالمی مقاصد میں مرکزوی جیشیت حاصل ہے جن کی منظوری اقوام متحدہ کی رکن تماں ریاستیں دے چکی ہیں۔ صنفی برابری اور خواتین کی خود مختاری اپنی جگہ نصرت ایک مکمل مقصود (ایس ڈی جی 5) ہے بلکہ ان تمام عالمی مقاصد میں اسے کسی نہیں شکل میں جلدی گھی ہے۔

صنفی ترقی انڈکس (جی ڈی آئی) کا حساب لانے کے لئے مردوں اور خواتین کی ایچ ڈی آئی کی قدروں کے درمیان ناقابل نکالا جاتا ہے جو صنفی عدم مساوات کی پیمائش کا ایک طریقہ ہے۔²⁴ جی ڈی آئی پر پاکستان کی قدر 0.777 ہے جس کی وجہ سے انڈکس کی پانچ گیگی یہ میں یہ سب سے نیچے آتا ہے۔ یہ کمیگری خواتین اور مردوں کے درمیان ایچ ڈی آئی کے حصول میں کم برابری کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ اصناف کے درمیان فرق سے بھی تجہیز کر جاتی ہے جو 10 فیصد سے زیادہ ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ملک میں خواتین کن حالات میں رہ رہی ہیں مثال کے طور پر خواتین اور مردوں کی آمد نیوں کے درمیان فرق میں 2006 سے 2019 کے دوران واضح اضافہ

پاکستان، صنفی عدم مساوات کا انڈکس، (2018-2019)



نمر: صنفی عدم مساوات کا انڈکس 0 کے بینا قریب ہو گاتا ہے تو ملک مزید ترقیات کے لئے دیکھیں بی آئی آئی ملکی نوٹش۔
ذریعہ: پی ایس ایم ایم 2018-2019، ایل ایس 2018-2017، اورغان اے نوی ایس، 2018، کی بنیاد پر یوں ڈی پی کے حسابات۔

عدم مساوات کی ان لکھیں اور جغرافیائی معنوں میں لیا جائے یا پھر سماجی و آبادیاتی طبقات کی بنیاد پر، ان سے سب سے ایک ہی ملتا ہے کہ ان باقاعدہ سرگرمیوں اور طریقوں کو سمجھنا اشکنواری ہے جنہوں نے دو طرح کے پاکستان کو جنم دیا ہے اور پھر اسے بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ان دونوں کے درمیان فاصلے دور کئے جائیں۔ اس مقصد کے لئے این ایجڑی آرنے جو فریم ورک تجویز کیا ہے اس کے تین ستوں میں: طاقت لوگ اور پالیسی۔

آبادیاتی آلات کا پر غاص طور پر تو جرم کو زکی جائے۔

دو طرح کے پاکستان کے درمیان فاصلوں میں کی

دو طرح کے پاکستان کے تصور کو نصف قومی و صوبائی سطح پر آمدی، دولت اور انسانی ترقی بلکہ پچوں نوجوانوں، مددوروں اور صنفی ترقی کے ان چاروں انڈکس سے بھی کڑی تقویت ملتی ہے جن کا حساب این ایجڑی آر 2020 کے تحت لایا گیا ہے۔

نوٹ

- سب سے بڑا صوبہ (پنجاب) پہلے اور سب سے چھوٹا صوبہ (بلوچستان) آخر میں آتا ہے۔
- پاٹا۔ 2019۔ مرید تفصیلات کے لئے این ایج ڈی آر 2020 میں عام علاقائی پیداوار کے تینیں پر ٹکیں نوٹ 3 ملاحظہ فرمائیں۔
- آزاد جموں و کشمیر کی ایج ڈی آر 2019-2018 میں 0.632 تھی۔ تاہم، رجسٹر کے مواد کے لئے 2016-2015 کی تدریج 0.621 اعتمادی تھی جو کہ دیگر رجسٹر کے لئے اسی سال تک کا ذیادتیاب ہے۔ اسی طرح گلگت بلتستان کے ایج ڈی آر کے اشاریوں کے لئے 2014-2015 تک کا ذیادتیاب ہے۔ تاہم دیگر صوبوں اور خصوصی ریجنیز کے ساتھ مواد کے لئے این ایج ڈی آر میں اس ذیان کو 2016-2015 کے ذیان کے طور پر ٹکیں کیا گیا ہے۔
- حکومت آزاد جموں و کشمیر۔ 2018۔
- ڈیادتیاب نہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کے خصوصی رجسٹر کے آنی ایج ڈی آر کا حساب نہیں لگایا جاسکا۔
- اس تجزیہ کے لئے استعمال کئے گئے سال 2015 میں پنجاب کی آبادی 110 ملین افراد پر مشتمل تھی اور پولی پاکستان کی کل آبادی میں اس کا حصہ 54 فیصد بننا تحدی کی آبادی 30.5 ملین تھی جو پاکستان کی کل آبادی کا 23 کا فیصد تھی۔ شیرپوتونخوا کی آبادی 48.8 ملین تھی جو پاکستان کی کل آبادی کا 15 فیصد تھی۔ 2018 میں وفاق کے زیرانتظامیاتی علاقے جات (فانا) کے انعام کے بعد، غیر پرکشش کی آبادی بڑھ کر 35.5 ملین پاکستان کی آبادی کے 17 فیصد تک پہنچ گئی۔ بلوچستان کی آبادی 11.9 ملین تھی جو پاکستان کی کل آبادی کا حصہ 6 فیصد تھی۔ ان اعداد و شمارا کا حساب لانے کے لئے 1998 اور 2017 کی قومی مردم شماری کا اعتماد کیا گیا ہے۔ حکومت پاکستان۔ 1998c۔ 2018c۔
- شہری اور دیکیں عاقلوں میں آمدی کی عدم صادرات کی تیاری پر مرید تفصیلات کے لئے این ایج ڈی آر 2020 میں پنکیں نوٹ 5 ملاحظہ فرمائیں۔
- این ایج ڈی آر 2020 میں پنکیں نوٹ 6 میں بحثیت مجموعی چالنے والوں و پیمنہ اندکس کی تیاری کے لئے این ایج ڈی آر 2020 میں استعمال کیا گیا تھا۔ پہلی بار اس کی یوچوڑ و پیمنہ اندکس کی تیاری میں استعمال کئے گئے طریقی تفصیلات کے لئے این ایج ڈی آر 2020 کا پنکیں نوٹ 7 ملاحظہ فرمائیں۔
- LDI_{DW}۔ لیبری و پیمنہ اندکس کا خخف ہے جس میں باعتدالت کام کی شرح بھی شامل ہے۔
- حسابات اور اس میں استعمال کئے گئے طریقہ کاری کا تفصیل کے لئے پنکیں نوٹ 8 ملاحظہ فرمائیں۔
- کم سے کم اجرت وہ اجرت ہے جو حکومت کی جانب سے متعلق فریقوں کی مشاورت سے طے کی جاتی ہے۔
- بی ڈی آئی کو ٹکلیں کامیابی طریقہ یا این ڈی پی کی عساں کی یومن ڈی پیمنہ رپورٹوں میں ملاحظہ فرمائیں۔
- یا این ڈی پی۔ 2018۔
- صنfiٽی اندکس کے عرکیں، صنfiٽی عدم صادرات اندکس کی قدر تھی 10 ہو تو مصالح اتنی بہتر ہوئی ہے کہ یورپی یوراؤں اور سوراؤں کے درمیان عدم صادرات کی پست گلگت کو ظاہر کرنی ہے۔
- 14 یا این ڈی پی۔ 2019۔ مزید تفصیلات کے لئے این ایج ڈی آر 2020 میں عام علاقائی پیداوار کے تینیں پر ٹکیں نوٹ 3 ملاحظہ فرمائیں۔
- 15 یا این ڈی پی۔ 2018۔
- 16 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 17 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 18 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 19 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 20 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 21 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 22 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 23 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 24 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 25 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 26 یا این ڈی پی۔ 2019۔

- 1 یا این ڈی پی۔ 2018۔
- 2 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 3 ان ظاہروں کی اطلاعات گزشتہ سالوں کے دوران ایکواڈر بولیویا، چلی اور بولنام سیست مختلط مالک سے ملیں۔
- 4 یومن ڈی پیمنہ کے بنیادی تصور پر مزید مطالعہ کے لئے دیکھیں ڈاکٹر محمد الحنفی کی تصویب: Reflections on Human Development (1995)۔
- 5 پانیدا رتفقی کے غالی مقاصد (ایس ڈی جیز) کے اشاریوں پر انداز بھنی ایڈن ایکپرنس گروپ نے عدم صادرات سے متعلق اسیں ڈی جی نمبر 10 کے لئے اشاریوں کا فرمودک وضع کیا جس کی منظوری مارچ 2016 میں اقوام متحدة شماریاتی کمیٹی کی 47 ویں اجلاس میں دی گئی۔
- 6 حکومت پاکستان۔ 2020a۔
- 7 اعداد و شماری کی بنیاد پر۔ دیکھیں 11 ایج ڈی آر ایس کے 2001-2002 سے 2019-2020 کے دوران ہامہ بوط ایج ڈی آر ایس کے اعداد و شماری کی بنیاد پر۔ دیکھیں 11 ایج ڈی آر ایس کے 2006-2007، 2012-2013، 2016b، 2016c، 2020a۔
- 8 چینی کو ایفیشنسٹ (Gini Coefficient) کا بیان دار کھجرا ہے جس کی زیادہ سے زیادہ قدر 1 ہے، جبکہ پالماتا سب متوسط طبقے میں آنے والی بہتری کو انداز کر دیتا ہے اور اسے اعداد و شماری کی صورت میں دی جائی کے جب معلومات دوں سے یا ڈی ایس (آبادی کے 10 برادر گروپ) یا پانچ میں حصے یا کوئی نہیں (آبادی کے پانچ برادر گروپ) کی شکل میں ہوں۔ اس تناسب کا حساب لانے کے لئے جو طریقہ استعمال کیا گیا ہے، اس کی تفصیل کے لئے این ایج ڈی آر 2020 میں پانوم تناسب پر دیکھیں ڈیکھیں نوٹ نمبر 2 ملاحظہ فرمائیں۔
- 9 حکومت پاکستان۔ 1972۔
- 10 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 11 آنی ایج ڈی آر 2010 میں فسٹر و دیگر 2005، کی تاریکی ہوئی یہاں کو کہیں کہیں پہنچ دیں۔ کیا گی۔ آنی ایج ڈی آر کے اعداد و شماری کی تیاری (کوئی نہیں) کامیابی طریقہ عالمی یومن ڈی پیمنہ رپورٹوں میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ کسی بھی ملک کی کوئی نہیں کی لیا تو سے آنی ایج ڈی آر کے حسابات میں پیچاری اخباریے استعمال کرتے ہوئے ایج ڈی آر کا حساب لگایا جاتا ہے۔ ایج ڈی آر کا ٹکلیں کامیابی طریقہ یا این ڈی پیمنہ رپورٹوں میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔
- 12 یا این ڈی پی۔ 2019۔
- 13 پاکستان کے صوبوں کو این ایج ڈی آر 2020 میں اسی ترتیب کے ساتھ زیر بحث لایا گیا ہے، اور ان کی نہر قوی آبادی میں ان کے حصے کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے جس میں

دوسرا حصہ

ایں اپنے ڈی آر 2020:
عدم مساوات کے تین سوں





این ایج ڈی آر 2020: عدم مساوات کے تین ستون

جائیں اور پھر نظریہ سیاست ایک اقلابی تبدیلی کے عمل سے گزر کر نہیں تھا مساوات یا نظام کی جانب بڑھنے لگتا ہے۔

اسیکش میں عدم مساوات کے اس پہلے ستون یعنی طاقت کے وہ تین رخ بیان کئے گئے ہیں جو پاکستان میں اپنا اثر دھاتے نظر آتے ہیں۔ سب سے پہلے ملک کے انتہائی طاقتور طبقات کو زیر بحث لا گیا ہے، اور اپنے جو زر توڑ، تعقات اور قانونی چورا ستون سے انہوں نے جو مراعات سمیٹ رکھی ہیں، ان کی مالیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسرا، یہاں شیکھوں کی شرح کا جائزہ لے کر اس بات کا تجزیہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کا ٹکس نظام وقت کے ساتھ آگے بڑھنے کی کس قدر صلاحیت رکھتا ہے۔ اس سے ہمیں پہتہ چلتا ہے کہ آزادی دولت کے انبار ملک کے مختلف طبقات میں مساوات نہیں ہو رہے ہیں یا نہیں۔ تیسرا، اس میں ساری اخراجات کی ترجیحات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ جا چکنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مختلف مفادات کے حامل طبقات نے جن وسائل کو اپنی جا گیر کر رکھا ہے، ان کے مقابلے میں ریاست عوامی خدمات و سہولیات اور سماجی تخفیف کے پروگراموں پر کتنا خرچ کر رہی ہے۔

طاقوت طبقات اور ان کی مراعات

پاکستان میں کئی طبقات قوانین اور قواعد و ضوابط میں ترجیحی سلوک کا حقدار بنتے کے لئے اپنی طاقت کا خوب استعمال کرتے ہیں۔ اس کوشش میں یہ لوگ عدم مساوات کو یا تو برقرار رکھتے ہیں یا پھر اسے مزید بڑھاتے جاتے ہیں۔ یہ لوگ جن طریقوں سے طاقت اور مراعات سستھتے ہیں ان میں ٹکس نظام (ٹکس استشا)، شیکھوں کی کم موثر شرح اور ٹکس چوری کے ذریعے، سستی پیداواری اشیاء، (مثلاً تو انائی اور پانی، درمیانی سٹک پر استعمال ہونے والی پیداواری اشیاء، یا میثیری)، بلند پیداواری میمتیں (مثلاً قیمت کے لئے اعتماد کرنے کا سازگار فارمولہ، موثر تخفیف کی بلند سطح، یا پھر اجارہ داری یا کاٹل بنا کر)، اور ترجیحی رسائی (اراضی، سرمایہ، اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات و خدمات کے معاملے میں) شامل ہیں۔ ٹکس 14 میں مراعات اور خصوصی برداشت کی مختلف اقسام جو ریاست پر اشراف پر کے قبضے کا غاصیاں ہیں، بیان کرتے ہوئے مختلف مفادات کے حامل ان طبقات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو ان مراعات سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان طبقات کی مراعات کا جائزہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔¹

عدم مساوات ہر طرف پھیلی ہے اور یہ لوگوں پر اس طرح اثر دھاتی ہے کہ وہ اپنی مرثی اور پندت کی زندگی بھی نہیں گزار سکتے۔ یعنی طرح کے ڈھانچوں، نظاموں، کاروائیوں، سرگرمیوں اور اقدامات کی پیداوار ہے جن میں کرپش، تعصُب، جانبداری، سیاست، ٹکس نظام، ترقیاتی ترجیحات، سمیت لا تعداد، چیزیں اور محکمین اپنا اثر دھاتے ہیں۔ عدم مساوات کے اسباب کو بے نقاب کرنے کی جوتوں میں این ایج ڈی آر 2020 نے لاتعاد ایسے محکمین کا جائزہ لیا ہے جو ملک میں طرح طرح کا بے جوڑ پن پیدا کرتے ہیں، اسے برقرار رکھتے ہیں اور اس میں مزید لگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

اس ترجیحی کی بنیاد پر این ایج ڈی آر 2020 نے پاکستان میں عدم مساوات کے تین بنیادی محکمین کی زشاندہی کی ہے اور وہ محکمین یہن طاقت، لوگ اور پالیسی۔ طاقتور طبقات اپنی مراعات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے حصے سے زیادہ کے مالک بن ملختے ہیں، لوگ مختلف سماجی خوبیوں کی بنیاد پر دوسروں کے خلاف تعصُب کے ذریعے ایک باقاعدہ ٹکل میں امتیاز کو تقویت دیتے ہیں، اور پالیسیاں اکٹھاں کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عدم مساوات کو دور کرنے میں ناکام رہتی ہیں یا پھر اسے مزید بڑھانے کا سبب بھی بن جاتی ہیں۔ این ایج ڈی آر 2020 کا حاصل یہی ہے کہ ہمیں پاکستان کے کمزور طبقات کی وکالت کرنا ہو گی، اور پورے ملک میں عدم مساوات کم کرنے کے لئے طاقت، لوگوں اور پالیسی کی اجتنبیتی کو بلجنانا ہو گا۔

طااقت: عدم مساوات کی اقتصادیات

‘طااقت’ کو عدم مساوات بڑھانے والے ایک کردار کے طور پر پذیر کھیں تو اس سے مراد وہ طبقات ہیں جو چورا سنتے نہ الیتے ہیں، اپنے تعقات کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور پالیسیوں کو اپنے مفاد کے لئے اعتماد کرتے ہیں۔ ان طبقات کا مقصود دوسروں کا حق مار کر دولت، طاقت اور مراعات سستھاتا ہے اور یہ لوگ کی طریقوں سے پاکستان میں باقاعدہ ٹکل میں موجود عدم مساوات کو نہ صرف مزید بڑھاتے ہیں بلکہ اس کی جوں مضمونی بھی کرتے ہیں۔ عدم مساوات کے اس حکم کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ طاقتور طبقات نے کس طرح اپنی صفت بندی کی ہوئی ہے۔ یہ صرف اپنے پنجھ ضبوطی سے کاڑ لیتی ہے بلکہ اپنا اثر بڑھاتی جاتی ہے، یہاں تک کہ طاقت کے ڈھانچوں کی بنیاد میں لرز

خصوصی مفادات کے حامل مختلف طبقات کو حاصل مراعات کے ذریعے

نوع	کاروباری ادارے	ریاست کے ملکیتی	فوجی اسٹیبلیشنٹ	بندوقی تجارت کے حاصل افراد	بڑے تاجر	برآمد کنندگان	کاروباری شعبہ	جاگیردار طبقہ	مراحت کی نوعیت
12									میکس نظام
4									میکس استثمار
5									کم مروج میکس شرح
3									میکس جوری
7									سقی پیداواری اشیاء
2									توانائی پانی
2									دریمانی سطح پر استعمال ہونے کی پیداواری اشیاء
3									میثربی
6									پیداواری کی بلند قیمتیں
3									قیمتیں لے کر نے کا سازگار قابو لہ
1									بلند موٹھ تھوڑی
2									اجارہ داری / کاٹل
7									ترنجی رسانی
1									اراضی
5									سرماہی
1									بینیادی ڈھانچے کی سہولیات اور خدمات
32	3	4	3	2	6	8	6		نوجوان

ذریعہ: تین اور پار کے نوٹس میں مذکور ذرائع کی بندید پر یا انہیں ذیلی بندی کے حسابات

کاروباری شعبہ

جاگیردار طبقہ

کاروباری شعبہ میں پاکستان کے کاروباری مالکان اور حصہ داران کی بڑھتی تعداد شامل ہے۔ کاروباری افراد میں سے زیادہ تر وفاقی یا صوبائی کالینہ کے رکن ہیں۔ اس کے علاوہ، بڑی بڑی انجمنیں اور سفارتخانے ملک میں کام کرنے والی ٹیکسٹ کار پوریٹسٹز کے مفادات کا تحظیل کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر اراضی کے وسائل سے حاصل ہونے والی رقم پر ٹیکسٹ کار پوریٹ کاروباری شعبہ کا تعداد میں اضافہ کا برتاؤ، میکس میں حاصلی کی، پر میکس کی واپسی (جو انتہائی دولت مند افسوس کے لئے ہے)، اور صنعتوں سے متعلق مراعات مثلاً پیداوار اور ٹیکسٹ پر یکلز میکس کی کم شرح، ہوش برآمدی ڈیلوپمنٹ اور بہت کچھ۔²

کاروباری شعبہ پاکستان میں سب سے زیادہ اور اس کے بعد جاگیردار اشرا فیہ مراعات سے مستقید ہو رہا ہے۔

پاکستان کی جاگیردار اشرا فیہ اس کی آبادی کا تقریباً 1.1 فیصد ہے لیکن زرعی اراضی کا 22 فیصد اس کی ملکیت ہے۔ قومی اور صوبائی اسٹیبلیشنٹ میں ان کی سیاسی نمائندگی بھی غیر متناسب ہے جس کی بدولت یہ لوگ اپنی میکس مراعات اور خصوصی رعایتوں کی رکھاوائی خوب کرتے ہیں۔ ان مراعات میں زرعی آمدی اور اراضی کے وسائل سے حاصل ہونے والی رقم پر ٹیکسٹ کار پوریٹ، آپاٹی کے پانی کے مدد و جہالت حالانکہ پاکستان پانی کی شدیدی کی کاشکار ہے، پینک ڈرنوں تک ترجیحی رسانی اور رکھاویں اور ٹیکسٹ پر یکلز میکس کی کمی کی فراہمی پر سب سے بڑی شامل ہیں۔

بجیتیت مجموعی پاکستان کے کاروباری شعبے نے 2017-2018 میں پاکستان کے کاروباری شعبے نے جن مراعات سے فائدہ اٹھایا ان کی کل مالیت 472 ارب روپے بنی ہے۔

بجیتیت مجموعی پاکستان کے جاگیردار طبقے نے 2018-2017 میں جن مراعات سے فائدہ اٹھایا ان کی کل مالیت 370 ارب روپے بنی ہے۔

بدولت ذاتی آمدنی پر ان کے لیکس واجبات میں کمی آجائی ہے، اس کے علاوہ مختلف اقسام کی آمدنی (سکیورٹی، حصہ اور بینک ڈپاٹس وغیرہ سے ہونے والی آمدنی) پر الگ الگ ٹیکنوں کا نفاذ جس سے لیکس نظام میں بتارنج اضافہ کی شرح کم ہو جاتی ہے۔

مجموعی طور پر 2018-2017 کے دوران پاکستان میں بلندگ مالی جیشیت کے حامل افراد نے کل 1368 ارب روپے مالیت کی مراوات حاصل کیں۔

پاکستان کے بڑھتے ہوئے تجارتی خارے اور ذخائر میں پریشان کن کمی کو دور کرنے کی کوششوں کے تحت حالیہ سالوں میں دی جانے والی مراوات سے برآمد کنندگان نے بھر پور فائدہ اٹھایا ہے۔ ان میں لیکس بریک کے علاوہ برآمدی آمدنی کی مالیت پر صرف ایک فیصد کا احتمالی انکم لیکس بھی شامل ہے۔ ان کے میز لیکس واجبات میں بھی کمی کردی گئی ہے جبکہ ان کے استعمال میں آنے والے خام مال اور درمیانی سطح پر آستعمال ہونے والی اشیاء پر برآمدی ڈیپیلیٹ اسٹریٹری گئی ہے۔ برآمد کنندگان کو اسٹریٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے خصوصی کریٹ لائیں تک رسائی بھی دی گئی ہے جس کی شرح منافع مارکیٹ کی مروجہ شرح سے غاطر خواہ حد تک کم ہے۔

فوجی اسٹبلیشمٹ

آن پاکستان میں فوجی اسٹبلیشمٹ نصراف ملک کے سب سے بڑے کاروباری اداروں کے گروپوں کی نمائندگی کر رہی ہے بلکہ یہ ملک کی سب سے بڑی ارمن ریسل اسٹریٹ ڈیپلیٹ اور میخبر بھی ہے، جو عوامی منصوبوں کے تعمیراتی کام میں وسیع نو عیت کے کردار ادا کر رہی ہے۔ فوج کی کاروباری سرگرمیاں خاص طور پر داداروں یعنی فوجی فاؤنڈیشن اور آرمی و لیفیسٹر ریٹ کے ذریعے چالائی جا رہی ہیں جن کا غالص منافع بلند اور افزائش تیز ہے۔ فوج کی ڈیلفس ہائ سنگ اتحاری (ڈی ایچ اے) کو بھی فیڈرل لیکس لیکس پر بھی طرح کے اشتتاہ اور پر اپرنی لیکس کی آمدنی جو صرف لکٹونٹنٹ بورڈز کے لئے مخصوص ہے، کی شکل میں قابل ذکر مراوات میسر ہیں۔

مجموعی طور پر 2018-2017 میں پاکستان کی فوجی اسٹبلیشمٹ نے کل 1257 ارب روپے مالیت کی مراوات حاصل کیں۔

ریاست کے ملکیتی کاروباری ادارے

ریاست کے ملکیتی کاروباری ادارے پاکستان میں بے پناہ مراوات سے مستفید ہو رہے ہیں کیونکہ ان میں مضبوط ٹریڈ یونیورسٹری گرم ہیں جن کے سیاسی تعلقات میں اور انہیں مختلف وزاروں میں ان کے سامنے تسلیم ختم رکھنے والی بیور کریمی کی حمایت بھی حاصل ہے۔ یہ کاروباری ادارے وفاقی بجٹ سے 120 ارب روپے مالیت کی سب سے زیاد مصوب کرتے ہیں جن کا سب سے بڑا حصہ بھلی کے شعبے میں دیا جاتا ہے۔ انہیں اپنے آپریشن اخراجات پورے کرنے کے لئے امدادی رقم کی شکل میں مختلف گرانٹس بھی ملتی ہیں۔ بدقسمی سے وفاقی بجٹ سے ریاست کے ملکیتی کاروباری اداروں کو دی جانے والی دیگر بڑی رقم اپنی نو عیت کے اعتبار سے غیر شفافت ہیں۔

مجموعی طور پر 2018-2017 کے دوران پاکستان میں برآمد کنندگان کو کل 248 ارب روپے مالیت کی مراوات میں۔

بڑے تاجر

بڑے تاجروں میں ملکی مارکیٹ کے کمرٹ برآمد کنندگان، ہول بیلز، اور بیلز شاہیں ہیں۔ تاجر برادری کا جنم چونکہ کافی بڑا ہے اور وہ خاص طور پر پاکستان کے میٹر و پولیٹن شہروں کی روزمرہ سرگرمیوں میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں، اس لئے تاجر کی حد تک سیاسی وقت بھی حاصل کر سکے ہیں جس کی بدولت وہ غاطر خواہ مراوات حاصل کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ان میں بھلی بول پر احتمالی انکم ٹیکنوں کی ادائیگی، انٹر انوائنس (جس میں کمٹر حکام بڑے تو اتر سے ان کی مدد کرتے ہیں) اور 1 سے 5 فیصد تک کی کم شرح پر مقسر وہ ہو لٹنگ لیکس بھی شامل ہیں۔

بجٹیت مجموعی، 2017-2018 کے دوران پاکستان میں بڑے تاجروں نے کل 1348 ارب روپے مالیت کی مراوات حاصل کیں۔

بلندگ مالی جیشیت کے حامل افراد

پاکستان کی کل ذاتی آمدنی کا ۹ فیصد ملک کی اوپریں ۱ فیصد آبادی کے حصے میں آتا ہے۔^۳ بلندگ مالی جیشیت کے حامل گھر انوں کی اوسم آمدنی، اوسط پاکستانی گھر انوں کی آمدنی کا پچھا جاتی ہے۔ اس کے باوجود بلندگ مالی جیشیت کے حامل افراد 168 ارب روپے مالیت کا لیکس چوری کرتے ہیں۔ پوک اچھی خاصی رعایتیں بھی حاصل کرتے ہیں مثلاً لیکس کریٹ جس کی

کرتا۔ اس کا بنیادی سبب بلا و اسٹیکھوں کی کم شرح ہے جو 20 فیصد سے بھی کم ہے۔ جیسا کہ شکل 16 سے بھی ظاہر ہوتا ہے، ٹیکھوں کا بوجھ آمدنی پر ہٹنے پر آہستہ آہستہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے ٹیکس نظام مخفی معمولی حد تک ترقی پندا ہے۔ اصل میں اس کا بدب یہ ہے کہ مخصوص مفادات کے حامل طبقات جوڑ توڑ کے ذریعہ لاتعداد قسم کے ٹیکس بریک اور استثناء حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی رہتے ہیں لہذا، ٹیکھوں نے عدم مساوات کم کرنے یا آمدنی کی قیمت کا جھکاؤ امیرلوں کی طرف کرنے میں مدد و کردار ادا کیا ہے۔

زیادہ ترقی پندا ٹیکس نظام کی جانب قدم پڑھانے کے ساتھ ساتھ زیادہ ٹیکس ریونیو حاصل کرنے کی واضح ضرورت موجود ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ مخصوص برداشت ختم کیا جائے، پھر راستے بند کئے جائیں اور ٹیکس چوری میں کمی لائی جائے۔ یہ مونڈپلینٹ پر چونکہ عوامی اخراجات کا مخفی 20 فیصد خرچ کیا جاتا ہے اس لئے ٹیکس ریونیو کو زیادہ فعال طریقے سے اعتماد کرنے اور اس کے ذریعے معیاری تعلیم اور حفاظان صحت بھی بنیادی خدمات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

سرکاری اخراجات اور خدمات تک رسائی

افراش کے موقع میں سب کو شامل کرنے کا انحصار دو اہم عوامل پر ہوتا ہے۔ پہلا ریاستی اخراجات اس قابل ہوں کہ باکھایت اور معیاری عوامی خدمات فراہم کر سکیں اور عوام اس قابل ہوں کہ ان خدمات تک رسائی حاصل کر سکیں۔ خدمات پر جو عوامی یا سرکاری اخراجات کئے جاتے ہیں، انہیں سمجھنے سے یہیں اس بات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ اخراجات کی ترجیحات کو کس سمت پر ڈالا

جیشیت مجموعی، 2018-2017 کے دوران پاکستان میں ریاست کے ملکیت کا رو باری ادوار نے کل 345 ارب روپے مالیت کی مراعات حاصل کیں۔

مراعات کی کل مالیت

شکل 15 میں پاکستان میں مخصوص مفادات کے حامل مختلف طبقات کو حاصل فوائد اور مراعات کے لحاظ سے ان کی رینگنگ دی گئی ہے۔ کاروباری شبہ، جس میں صنعتی اور پیکاری دونوں شعبے شامل ہیں، سب سے زیادہ مراعات حاصل کر رہا ہے۔ اس کے بعد جا گیر دار طبقہ اور پھر بلند کل مالی جیشیت والے افراد یہ مراعات حاصل کر رہے ہیں۔

جیشیت مجموعی، پاکستان کے انتہائی طاقتور طبقات کو حاصل کل مراعات کی مالیت 2018-2017 میں 2,660 ارب روپے رہی۔ ملک کے بیڑی پی کے 7 فیصد کے برابر ان مراعات کو قیمتیں کامواف نظام ٹیکھوں کی کم شرح، اور تریجھی رسانی کی شکل میں الگ الگ کیا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں پاشا (2019) کے اندازے کے مطابق سماجی تنظیم کے پروگراموں کی مالیت 624 ارب روپے ہے۔ لہذا، ان مراعات کا مخفی 24 فیصد غربیوں کی طرف منتقل کر دیا جائے تو انہیں ہونے والے فوائد و ہنگاہوں کے میں عدم مساوات کو کم کرنے کے لئے ان خطوط پر ترقیم، پہلانا گزیر قدم ہے۔

پاکستان میں مخصوص مفادات کے حامل طبقات کی مراعات کی مالیت 2,660 ارب روپے بنتی ہے۔

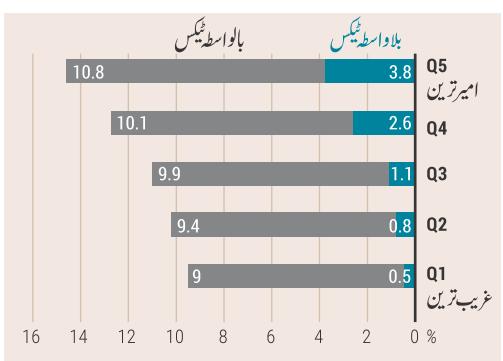
پاکستان کا ٹیکس نظام مخفی معمولی حد تک ترقی پندا ہے۔

پاکستان کا ٹیکس نظام: ترقی پندا یار جمعت پندا؟

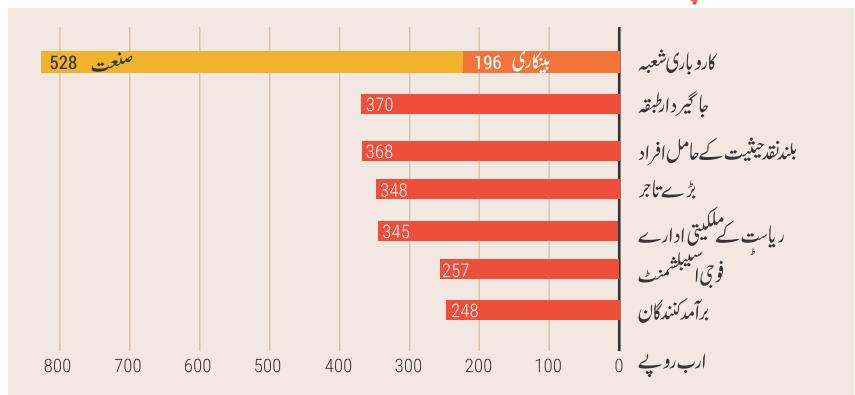
پاکستان کا ٹیکس نظام ملک میں عدم مساوات کم کرنے میں نمایاں کردار ادا نہیں

شکل 16

شکل 16
ٹیکھوں کا بوجھ بلخا ڈوپنٹائل، (2017-2018)



مخصوص مفادات کے حامل ہر طبقے کو حاصل فوائد اور مراعات کی سطح کے اعتبار سے ان طبقات کی رینگنگ، کل 2,660 ارب روپے میں سے



ذریعہ: تن اور پادر کے نوٹس میں منکور راست کی بنیاد پر یا ان ڈی پی کے جملات

جائے کہ ان سے عدم مساوات میں کمی آتے اور سب کو راموائع میسر ہوں۔

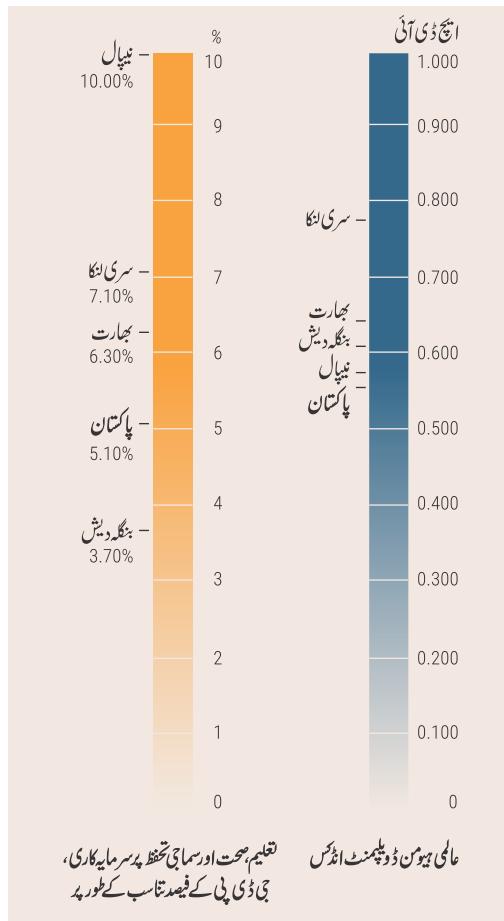
مسیر نہیں ہے۔⁴

سرکاری اخراجات کی ترجیحات

شاید اس سے بھی زیادہ اہم بات جو این ایج ڈی آر 2020 میں سامنے آئی ہے، وہ یہ ہے کہ پاکستان کے لوگ سرکاری اخراجات سے برادر متفق نہیں

شکل 17

تعالیم، صحت اور سماجی تحفظ پر زیادہ سرمایہ کاری (جی ڈی پی) کے فائدہ تاب کے طور پر کرنے والے مالک میں ہیومن ڈپلمٹ انسٹریٹ کی زیادہ بلند دھانی دیتا ہے



ذریعہ جی ڈی پی کے فائدہ تاب کے طور پر تعالیم پر جو کوتی اخراجات اور جی ڈی پی کے فائدہ تاب کے طور پر صحت کے لئے عمومی حکومتی اخراجات، عالمی بینک کے ڈیناں بینک کے مالک نے لے گئے ہیں اس تکلیم میں جن سالوں کے لئے تینی اخراجات دیے گئے ہیں، تازہ ترین و تیکاب ذی شانہ بیناد پر ان میں کافی فرق آپکا ہے تاہم تمام مالک کے صحت کے اخراجات 2016 کے لئے ہیں۔ جی ڈی پی کے فائدہ تاب کے طور پر سماجی تحفظ کے اخراجات ایسا تی ترقیاتی ترقیاتی بینک کی 2016 کی رپورٹ سے لے لے گئے ہیں سماجی تحفظ میں سماجی ہمیں سماجی امداد اور لبری مالک کے پروگرامز دلائے اخراجات شامل ہیں جس کے لئے تازہ ترین ذی شانہ 2012 میں مرتب کیا گیا۔ اس تکلیم میں جو نیادیا جائی ہے، پاکستان سے متعلق اس باب میں دی گئی معلومات سے کچھ مختص ہے یہ مکتبہ بنیان القائم ذرائع جن کا مواد مختلف مالک کے ساتھ ہے اسکے اثنیں اخراجات ذی شانک بنا جاتا ہے لیکن باقاعدگی سے مختص ہے۔

پاکستان کا امیر ترین طبقہ سرکاری اخراجات سے سب سے زیادہ فوائد حاصل کرتا ہے۔

گزشتہ سالوں کے دوران پاکستان میں عوامی خدمات کی فراہمی پر بھر پورا نہ از میں سرمایہ کاری نہیں کی گئی۔ حق تو ہے کہ خلیل کے بیشتر مالک، بیشمول نیپال، سری لانکا اور بھارت کی نسبت جی ڈی پی کا قادر ہے کم تر اس بیومن ڈپلمٹ کے اشاریوں مثلاً صحت، تعليم، اور سماجی تحفظ میں بہتری پر بُرخ کیا جاتا ہے۔ اس بناء پر یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ ہیومن ڈپلمٹ انسٹریٹ پر پاکستان کی رینگنگ سرمایہ مالک سے کم ہے (شکل 17)۔ خدمات پر محدود سرمایہ کاری کے پچھے مالی عدوں کے ساتھ ساتھ وہ ترجیحات بھی کارفرماییں جو ہر طرح کے حالات میں ہیومن ڈپلمٹ کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں۔

سماجی خدمات پر پاکستان کے گل اخراجات کے لحاظ سے تعالیم کا حصہ سب سے زیادہ (64 فیصد) ہے، جس کے بعد صحت (31 فیصد) کا شعبہ آتا ہے۔ دیگر خدمات بہت پچھے نظر آتی ہیں، یعنی ماحول، واٹر سپلائی اور سیکنٹیلیشن کے شعبے کو صرف 4 فیصد اور غاندانی منصوبہ بندی کو چھٹ 1 فیصد ملتا ہے۔ یہ ایک ایسے ملک کے لئے کوئی اچھا شکون نہیں ہے جو موسمیاتی تبدیلی سے متعلق خطرات کی لپیٹ میں ہے، جہاں واٹر سپلائی دن بہ دن کمیاب اور غیر محفوظ ہو رہی ہے اور آبادی میں اضافے کی شرح غیر موقوف عذتک بلند ہونے کے باوجود غاندانی منصوبہ بندی کی پوری نہ ہونے والی ضروریات کا تنااسب بلند ہے۔

سرکاری اخراجات کا الگ الگ کرنے سے مزید پڑتے چلتا ہے کہ پر امری اور سیکنڈری تعالیم کے لئے صوبائی تعليمی بجٹ سے سب سے زیادہ رقم مختص کی جاتی ہیں جس میں حالیہ سالوں کے دوران سیکنڈری سکول تعالیم پر حاصل ہے پر تو ہے مزروع کی جا رہی ہے۔ اس کے باوجود بھی پاکستان میں 23 ملین بچہ سکول سے باہر ہیں، جبکہ 22 ملین بچے پست معیار کے سرکاری سکولوں میں داخل ہیں۔ ناقص معیار تعالیم کا جزوی سبب اس انتہے کی تربیت اور روکیش ڈینگ پر سرمایہ کاری کی کمی ہے۔ یہ تعالیم کا وہ درج ہے جس کے لئے سب سے کم رقم مختص کی جاتی ہیں۔

صحت کے صوبائی اخراجات کا سب سے زیادہ حصہ جنسنل ہپتا لوں اور کلینیکس پر بُرخ کیا جاتا ہے جبکہ چوچے کی صحت کو راستے نام حصہ ملتا ہے۔ علاوہ از میں، پینے کے پانی، حفاظتی کیوں کی بندیا دی کو رینج اور صحت کے اداروں میں بچوں کی پیدائش کی سہولیات میں آمدی کے مختلف کوئی تباہی نہیں درمیان بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے مثال کے طور پر پاکستان میں تقریباً

ہے۔ تعلیم تک رسائی کے معاملے میں معیار کے پہلو کو منظر کھنچنا بھی ضروری ہے۔ غریب خاندان ان اپنی آمدنی کا زیادہ سے زیادہ 2 فیصد تعلیم پر خرچ کر پاتے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں قدرے ناقص معیار کے سرکاری اداروں میں ہی تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو طرح کے پاکستان کا یہ بھانج آندہ میں بھی جاری رہے گا۔

صحت کی بنیادی خدمات تک رسائی بھی نہ صرف مددو ہے بلکہ برقی طرح عدم مساوات کا شکار ہے۔ جو آمدنی والے خاندانوں کو اپنی ضرورت کے مطابق خفغان صحت کی سہولتوں پر اسے نام ملتی ہیں یا بالکل بھی نہیں ملتیں۔ اگر انہیں کوئی بڑی بیماری ہو جائے تو اکثر وہ اس کا اخراج اٹھانے کے لئے قرضے لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ خراب صحت کی وجہ سے گھر انے کا سر برآہ اپنی ملازمت سے بھی محروم ہو سکتا ہے یا اسے آمدنی کے مستقل نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کے تباہ کن نقصانات اسے اور اس کے زیرخال افراد کو برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ حسب توقع جس طرح دولت کی تقیم عدم مساوات کا شکار ہے، اسی طرح خفغان صحت تک رسائی میں بھی فرق نمایاں ہے۔ پاکستان میں آپ جتنا زیادہ امیر ہیں، سخت کی خدمات تک آپ کی رسائی اتنا بہتر ہو گی۔

موقع تک رسائی پر اثر انداز ہونے والا ایک اور اہم عامل بنیادی ڈھانچے کی سہولتوں میں جن میں آپاشی کے لئے پانی کی فراہی، گھر، رہائشی سہولیات، اور سرکیں وغیرہ شامل ہیں۔ پاکستان میں بنیادی ڈھانچے کی سہولتوں کی تقیم بھی مساویانہ نہیں ہے۔ بڑے کسان پہلے سے اپنا انتظام کر کے رکھتے ہیں اور آپاشی کے لئے دستیاب زیادہ تر پانی پر قرضہ کر لیتے ہیں۔ غریب گھر انوں میں سے 28 فیصد کے لگ بھگ ایک کمرے میں ہی زندگی گزار دیتے ہیں، اور اس طرح کے اکثر خاندانوں کے افراد کی تعداد تقریباً آٹھ نیش بائی وے اتحار اٹی اپنی معمول کی سرگرمیوں میں کھیت سے منڈی تک کی سڑکوں کو نظر انداز کرتی ہے جو کسانوں اور چھوٹے پیمانے پر پیداواری سرگرمیوں سے وابستہ افراد کو ان کے ذرائع معاش اور منڈیوں سے پورٹتی ہیں۔

پاکستان میں ڈیجیٹل خدمات تک رسائی بھی کم ہے اور آمدنی کے لحاظ سے تقریباً سمجھی کوئی ناٹک، دیکی و شہری علاقے اور حتیٰ کہ اصناف بھی ”ڈیجیٹل تقسیم“ کی لپیٹ میں آتے ہیں۔ صرف 45 فیصد افراد موبائل فون کے مالک ہیں اور اسٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کا تناسب مخفض 17 فیصد ہے (شکل 18)۔ مجموعی طور پر ڈیجیٹل میدان میں یہ تقسیم احبارہ دار ہیوں، زبان کی رکاوٹوں اور خرچ برداشت کرنے کی سکت اور رسائی سے متعلق پہلے سے موجود عدم مساوات کا نتیجہ ہے۔

ہوتے آمدنی کے اعتبار سے غریب ترین کوئی ناٹک کا مجموعی حصہ 14.2 فیصد جبکہ امیر ترین کوئی ناٹک کا مجموعی حصہ 37.2 فیصد ہے (جدول 1)۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پاکستان کا امیر ترین کوئی ناٹک سرکاری اخراجات سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔

اچھی بات یہ ہے کہ سرکاری اخراجات کی عدم مساوات ملک میں آمدنی کی تقسیم کی نسبت کم ہے۔ لہذا، عوامی اخراجات عدم مساوات کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم، اس کو داکو ہستہ بنانے کے لئے فروی کوششوں کی ضرورت ہے جس کے لئے عوامی اخراجات میں بنیادی سماجی خدمات کا حصہ بڑھانا ہو گا، اندر قوم کی فراہمی میں اضافہ کرنا ہو گا اور پہنچ یکمودی کی کوئی وسیع تر بنانا ہو گی۔

سرکاری خدمات تک رسائی

عوامی اخراجات کے علاوہ عدم مساوات کا تعین خدمات تک رسائی سے بھی کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سرکاری خدمات تک رسائی سے محروم رہ جاتا ہے تو یہ عدم رسائی اسے موقع کی عدم مساوات کا شکار بنادیتی ہے جو اپنی نویعت کے اعتبار سے سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس کی وجہ سے لوگ اپنی بھرپور صلاحیتوں کو روئے کا رہنیں لا سکتے اور اپنے اہل خانہ کی زندگیوں میں بہتری نہیں لا سکتے۔

پاکستان میں سرکاری اور سماجی سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، لیکن اس کے باوجود تعلیم تک رسائی آبادی کے تمام طبقات میں کیمان نہیں ہے۔ داغلے کی خاص شرح آمدنی کے نسبتاً امیر کوئی ناٹک میں کہیں زیادہ

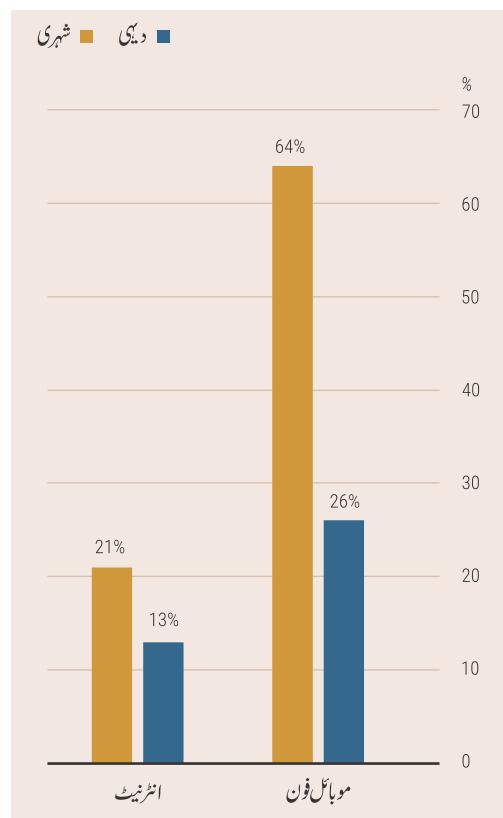
جدول 1

مختلف اقسام کے اخراجات سے ہونے والے فارم میں ہر کوئی ناٹک کا فیصد حصہ (2018-2019)

اخراجات کی نویعت	کوئی ناٹک 1	کوئی ناٹک 2	کوئی ناٹک 3	کوئی ناٹک 4	کوئی ناٹک 5	نوٹ	پالماتاپ
سماجی خدمات	0.7	100	14.1	21.2	20.9	22.9	20.9
معاشری خدمات	5.5	100	43.5	21.2	15.8	11.6	7.9
سب سے بڑی و سماجی تھنٹھی	0.6	100	17.6	15.8	14.1	20.9	31.6
عمومی اخراجات	4.8	100	46.2	18.9	13.9	11.4	9.6
کل عوامی اخراجات	2.6	100	37.2	19	15.1	14.5	14.2
آمدنی	4.7	100	43.3	21	13.6	12.9	9.2

ذریعہ: قن و پادر کے نوٹ میں مندرجہ ذرائع کی بنیاد پر جو ان ذی پی کے حسابات

موباہل فون کی ملکیت اور انٹرنیٹ تک رسائی (آبادی کا فیصد نسبت)، (2018-2019)



یہ تمام مسائل لازمی طور پر طرز حکمرانی کے مسائل ہیں اور اداروں کی استعداد سے جوڑے ہیں۔ مثال کے طور پر قانون کی حکمرانی کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں، لیکن پاکستان میں نظام انصاف کا بھروسہ اور طاقتور کی طرف نظر آتا ہے۔ انصاف تک مساوا یا زندگی کا ففڈ ان ملک میں عدم مساوات کا ایک بڑا سبب ہے۔ رسمی نظام انصاف کم آمدی والے محروم طبقات بالخصوص خل غربت سے بچنے کیلئے اپنے زندگی سر کرنے والے لوگوں کی شعبہ سے باہر ہے۔ اس کے پیچھے جو عوامل کار فرمائیں ان میں عدالتوں میں زیر القواء مقدمات کی ہوش رہا تعداد، جو جوں کی نامناسب تعداد، انصاف تک رسائی سے جوڑے بھاری اخراجات، لوگوں کو میسر قانونی معاونت کی سہولتوں کے بارے میں عوامی آگاہی کی کمی اور اس پر ناقص عملدرآمد کے علاوہ معابر و اور کنشریں کے نفاذ میں ناقص کار کردنیٰ وغیرہ شامل ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان میں مخفی تین ہزار کے لگ بھگ نج عدالتوں میں زیر القواء 1.7 ملین سے زائد مقدمات نمائانے کے ذمہ دار ہیں۔

نیشنل الیکٹریک پاؤر گلوبلیری اٹھارٹی (نیپرا) اور آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اٹھارٹی (اوگرا) کی جانب سے ریگولیشن کے ناقص اقدامات کی وجہ سے اصل صارفین پر اخراجات کا بوجھ بڑھ جاتا ہے اور سماجی و معاشی ترقی میں رکاوٹ بتاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان مالیاتی شعبہ میں کریٹ سہولیات پر متعلق بڑھتی اجارہ داری پر قابو پانے میں بے سُدھائی دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ کم آمدی والے افراد کریٹ کی سہولت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ سکیورٹیز ایڈ اچچنگ نیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) اپنے کلیدی فرائض کی انجام دہی اور شاک مارکیٹ پر لوگوں کا اعتماد بڑھانے اور نئی لٹکنڈز کے ان تمام باتوں سے بھی بہت ملتا ہے کہ اگر ہم پاکستان میں ہیومون ڈیلپمنٹ کی سطح بہتر بنانا پاہتہ ہے میں اور شدید عدم مساوات پر قابو پانا پاہتہ ہے میں تو سرکاری اخراجات اور خدمات تک رسائی دونوں کی ہی انسرومنٹ بندی لازمی ہے۔

آئندہ لامحہ عمل: طرز حکمرانی اور اداروں کی استعداد میں بہتری

دولت اور مراعات پر طاقتور طبقات کے قبضے کی وجہ سے عدم مساوات اپنی جگہ برقرار ہے اور بیشتر صورتوں میں ان لوگوں نے دوسروں کے حقوق بھی غصب کر کر کھے ہیں جس کی وجہ سے عدم مساوات کے کھنثی نامنے آتا ہے کہ ریگولیٹری شعبہ ملک میں اجارہ داریوں کا کاٹلوز کو ختم کرنے میں بری طرح ناکام ہے۔ این ایچ ڈی آر 2020 میں 2007 سے 2018 تک کے عرصے کے دوران ہر سال میں اوسط اچھے ایسی صنعتوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں خدا شہ ہے کہ کاٹلوز نے اپنا اثر دکھایا، یادھو دہی اور فریب کا ہی مبنی طریقے اپنائے۔ اس حوالے سے جن شعبوں کی حالت انتہائی ناگفتوں ہے ہے ان میں سیمنٹ، چینی، کاغذ، اور کاٹلوز یوں کی صنعتیں نامیاں ہیں (شکل 19)۔⁶

حقائق سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ طاقتور طبقات اور کمزور طرز حکمرانی کی طرح پاکستان میں عدم مساوات کو بڑھانے کا سبب ہے اور یہ صورت حال کے

اصناف تک رسائی کا ففڈ ان پاکستان میں عدم مساوات کا ایک بڑا سبب ہے۔

شوادر بنتاتے ہیں کہ ریگولیٹری شعبہ ملک میں اجارہ داریوں اور کاٹلوز کو ختم کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے۔

پنا کام دھاتی میں۔ اس سے ہمیں سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ سماجی، ثقافتی یا میاسی شاخوں میں کس طرح آپس میں مل کر پیچیدہ امتیازی ر عمل پسیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ یہ تجزیہ نہیں عدم مساوات سے نہیں کرنے میں موثر سفارشات مرتب کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ این اتفاق ڈی آر 2020 میں لوگوں کو عدم مساوات کے محکیں میں شمار کرنے کے پیچے یہی سوچ کا فرماء ہے۔

این ایجاد ڈی آر 2020 فوکس گروپ

پاکستان میں عدم مساوات پر سب کی شمولیت پر مبنی انتقاط نظر پیش کرنے کے لئے ان ایج ڈی آر کی ٹیم نے ان لوگوں سے بات چیت کی جنہیں روزمرہ کی بنیاد پر اس عدم مساوات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے ملک بھر میں محروم طبقات کے ساتھ 38 فوکس گروپ سیشن منعقد کئے جس سے یہیں عدم مساوات کے ان اعداد و شمار کے پیچھے لوگوں کی کہانیاں سننے کا موقع ملا۔ زیادہ تر شاورتی سیشنز میں ایک وقت میں 10 سے 20 افراد نے حصہ لیا جس کے لئے کمبوٹی کے فردے نے الیکٹریک کار کا کردار ادا کیا تاکہ سیشن میں شریک افراد بالاتکلف بات کر سکیں۔ ان فوکس گروپ سیشنز میں صنفی اقلیتوں، معدود افراد، غیر سرکی شعبے سے والہت کارکنوں، نقل مکانی کرنے والے افراد، منزہی ولی قیمتیں، غربت کی زندگی بس کرنے والے افراد، غیر مراغات یافتہ بچوں، جبراں شفقت پر کام کرنے والے مزدوروں، پناہ گزیوں، نوجوانوں جو تعقیب، روزگار یا تربیت کی کمی سرگرمی سے والہتہ نہیں، نوجوان ماڈاں، دفتری کارکنوں یا اوناٹ کارلور کرکز، بالائی طبقات، بالخصوص محرومی کا شکار بیٹھوں سے والہتہ کارکنوں مثلاً پنجاب کے کسانوں، بلوچستان کے کانکن مزدوروں، اور مندھ کے شیکھائی شعبے والہتہ کارکنوں نے حصہ لیا۔

ان فوکس گروپ سیشنز کا اصل مقصد پاکستان کے کمزور طبقات کو موقع دینا تھا کہ وہ اپنے روزمرہ زندگی کے تجربات اپنے ہی الفاظ میں بیان کر سکیں۔ اس لیکن میں ان سیشنز سے ملنے والی آگاہی کو بیان کرنے کے ساتھ ساختہ اپنے ذمی آر 2020 کے تحت عدم مساوات پر خیالات کے سروے کے نتائج پیش کئے گئے ہیں۔ اس سروے میں جمارے 38 فوکس گروپوں کے 386 شرکاء نے حصہ لیا۔

عدم مساوات کے پانچ آلات کا ر

اپنے ایجاد کی تھیں۔ اسی میں پاکستان میں عدم
فکر گروپوں کی تشکیلیں پاکستان میں عدم
امن اور امنیت کے بارے میں بحث کی جائے گی۔

- ● ● ● ● **کھانے بینے کی مصنوعات**
- ● ● ● ● **اینچن ہون و قواناٹی**
- ● ● ● ● **کمپلکس دادو یہ سازی**
- ● ● ● ● **الطاعت مو احلاط و ڈر ان پورٹ**
- ● ● ● ● **موڑ کا گزیاں بڑے اور اٹا پو یا پاٹیں**
- ● ● ● ● **یک منٹ کی صنعت**
- ● ● ● ● **چینی کی صنعت**

ریعہ: مختلف سالوں کے لئے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈائیکی بنیاد پر یا این ڈی پی کے حمایات

ازالہ کے لئے ایک جامع سوچ اور لائچے عمل کی ضرورت ہے۔ جواب یہ اور شفاقت کے کڑے اقدامات زیوں حالی کا شکار سرکاری نظر میں اموں کو ایک نئی زندگی بخش سکتے ہیں۔ پہلے فائل میجنٹ ایکٹ، 2019، اور رائٹ ٹو انفارمیشن ایکٹ، 2017، عدم مساوات کم کرنے میں مدد دے سکتے ہیں لیکن صرف اسی صورت میں کہ وفاقی اور صوبائی مکھی انہیں صحیح معنوں میں اپالیں اور ان پر عملدرآمدی کی بنگرانی کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ سرکاری امور کو موثر انداز میں انجام دینے، سرکاری وسائل کا انتظام عمده طریقے سے چلانے اور مختلف طریقوں سے طاقت کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے پالیسی تعمیل، انتظامیہ اور عملدرآمدی کی سطح پر عمده طریقہ کرانی۔ یقینی بناانا گزیر ہے۔

لوگ: عدم مساوات کے بارے میں خیالات

عدم مساوات میں لوگ سماجی و ثقافتی عوامل کی بنیاد پر کیوٹی یا افراد کے ساتھ اپنے برداشت کی شکل میں اپنا حصہ ملاتے ہیں مثلاً لوگوں کی تعلیم پر کم سرمایہ کاری، کسی عینماں تعلیم یا فتنہ نوجوان کو ملازمت دینے سے انکار، یا کسی خواجہ سرا کو ملازمت سے محروم رکھنا، وغیرہ۔ برداشت میں یہ فرق اکثر کمزور سماجی طبقات کے معاملے میں تعصّب، جاذبیاری، یا امتیاز کی شکل میں سامنے آتا ہے جو ان کی آدمیی، موقع تک رسائی اور عمومی معیاری زندگی پر اپنا اثر دکھاتا ہے۔ انجام کار عدم مساوات مزید شدت اختیار کرتی چلی جاتی ہے۔

ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ افراد کی شاخت کے لئے رخ میں، اور یہ ایک پیچیدہ اور غیر جامد چیز ہے۔ عام حالات میں کسی نا توان کو مسدود کرنے کا بلے میں کہیں کم موقوع میسر ہوتے ہیں لیکن کسی دولت مند زیندار غاخ توں کو دیکھ لیں تو اس کا معیار زندگی غریب مرد کسانوں کے معیار زندگی کے مقابلے میں کہیں بہتر ہوا۔ وہ جگہ سے جہاں مختلف طبقات کے درمیان کچھ لکھی ہیں

روپ میں جن کی شکل میں عدم مساوات اپنا اثہار کر سکتی ہے (شکل 20)۔

شاخت اور نمانندگی

فراتم کرنے کے مطابق پر ایک ہو گئیں۔ ایک اور آگاہی یہی میں کہ رامعنی تعلیم اکثر لوگوں کے مختلف طبقات کو تعلیمات پر قابو پانے میں یا اپنی بات کہنے کے قابل بننے کے لئے تعلیم حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اس حوالے سے کراچی کی ایک خواجہ سراج اتوں کی مثال سامنے آئی جو پہلے خواجہ سراج کے حقوق پر کام کرنے والی ایک تعلیم کے ساتھ کام کرتی رہیں اور پھر انہوں نے اپنے حقوق کی غاطر چودھ بند کا بیڑہ اٹھالیا۔ شکل 21 میں این ایج ڈی آر 2020 کے عدم مساوات سے متعلق خیالات کے سروے کی بنیاد پر سماجی عوامل کے لحاظ سے حصول تعلیم کی سطح کو اجاگر کیا گیا ہے۔

شکل 20

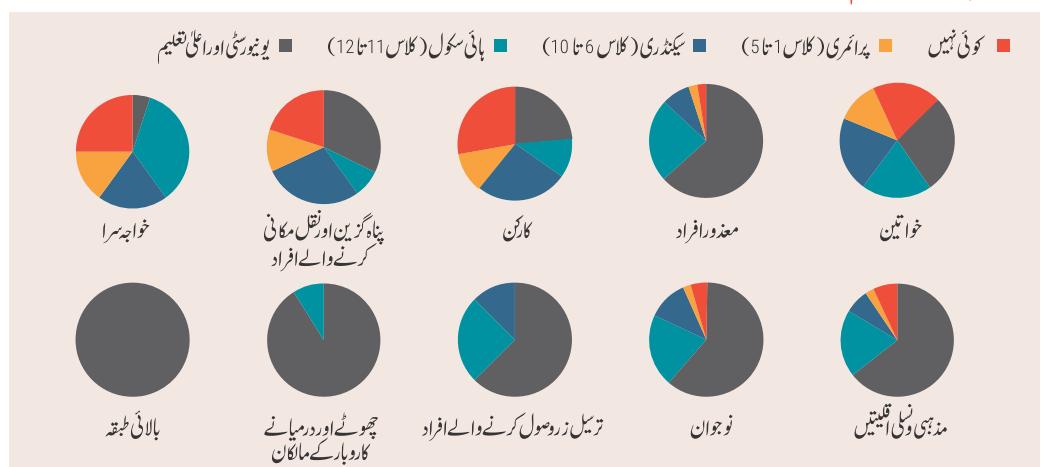
این ایج ڈی آر 2020 میں عدم مساوات کے پانچ اکار

عدم مساوات کا سامنا کرنے والے افراد اور طبقات میں سماجی مرتبے کا انتار چڑھاؤ یا سوٹھ موتیلی محدود دکھائی دیتی ہے۔ اس کا آغاز اول عمری سے ہی ہو جاتا ہے، شروع میں ان کی بنیادی تعلیم ناقص رہ جاتی ہے اور آگے چل کر ان میں سے اکثر کو جرمی مشقت پر کام کرنا پڑتا ہے یا قبل از وقت ان کی شادیاں کر دی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر صوبہ سندھ میں تھرپار کر کے شلیع مٹھی میں جن 14 خواتین سے بات کی گئی ان کی شادیاں 16 سال کی عمر سے پہلے ہی کردی گئی تھیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکیں، حالانکہ اگر وہ تعلیم حاصل کر لیتی تو شاید ان کے سماجی مرتبے میں بہتری آجائی۔ غیر پرکشون خواتین سماجی مرتبے کا انتار چڑھاؤ را بہتر دکھائی دیتا ہے جہاں بسیرون ملک سے تریل زرنے کی خاندانوں میں معاشری بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔



شکل 21

مختلف سماجی طبقات میں تعلیم کا حصول (2020)



نوٹ: اور پر ابھری گی شکل کے کئی تینیں میں وہ جس میں اصل شرح ہو سکتی ہے (Confidence Interval)، یہاں دی گئی سطح کے 20+ فیصد کے درمیان ہے۔
ذریعہ: این ایج ڈی آر 2020 کے تجت کے کچھے کچھے عدم مساوات سے متعلق خیالات کے سروے کی بنیاد پر یہ این ڈی آر کے حبابات

حفاظت و سماجی سکون

پاکستان میں ایک قلیقی فرد کی زندگی کا ایک اہم ترین پہلو یہ ہے کہ اسے اپنی راہ میں آنے والے خطرات سے نجٹا پڑتا ہے۔ ہزارہ برادری سے گفتگو کے دوران انہوں نے تشدد کے خوف کی بات کی جس کے باหموں وہ کوئی میں واقع ہزارہ ناؤں سے باہر ہی نہیں لکھتے، چاہے اس کی ضرورت کام کے لئے پڑے یا تعلیم کے لئے یا پھر بہت موقوع کے لئے۔ ایک اور رخ عکریت پندي کی شکل میں سامنے آیا جو بعض علاقوں میں روزمرہ زندگی کا جزو ہی ہوتی ہے۔ ہم نے نئے ضم شدہ اصلاح کے لوگوں سے بات چیت کی جن کی زندگیاں دہشت گردی اور اس کے نتیجے میں عکریت پندي کو کام دینے کے لئے کی گئی فوجی کارروائیوں کی وجہ سے تباہ ہو کرہ گئی ہیں۔ اس طرح کا تشدد اور اس کے نتیجے میں ہونے والی نقل مکانی اور لوگوں کے گھروں اور املاک کی تباہی، بلاشبہ عدم مساوات میں قابل ذکر حصہ ملاتی ہے۔

رہاش کا خاطہ

پاکستان کے مختلف خطوطوں میں عدم مساوات کی مختلف شکلوں میں موجود ہے۔ طرح طرح کی زبانیں، نسلی وابستگیاں اور شناختیں لوگوں کی شاخت کی بنیاد پر انہیں امتیاز کا شکار بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر سو اس کے افغان پناہ گزین غیر مختوختوں میں اپنے مبلغ میں ہی رہنا چاہتے ہیں،

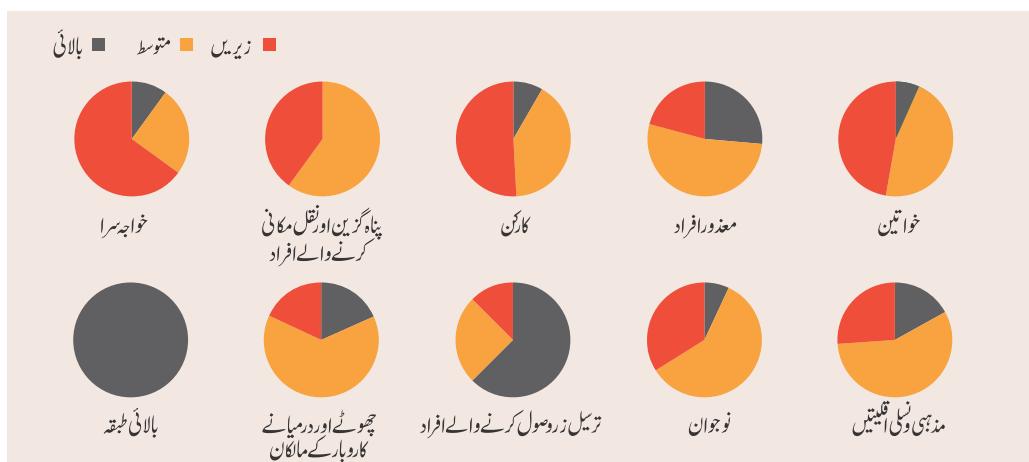
شکل 22 میں این ایج ڈی آر 2020 کے عدم مساوات سے متعلق خیالات کے سروے کی بنیاد پر سماجی عوامل کے لحاظ سے دولت کے بارے میں اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں۔

خدمات تک رسائی

عدم مساوات کی طرح سے افراد کو متاثر کرتی ہے اور ایک طریقہ یہ ہے کہ یہ بنیادی خدمات تک ان کی رسائی محدود کر دیتی ہے۔ این ایج ڈی آر کے فوں گروپوں سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں مکھوٹ، سکول اور سحت کے ادارے کس قدر عام ہیں۔ یہ کاغذوں میں موجود ہیں لیکن عملی طور پر ان کا کہیں نام و نشان نہیں جس سے ترقی کی جو صورتی ہوتی ہے وہ سوائے فریب کے کچھ ہیں ہوتی۔ غیر پختختوں کے نئے ضم شدہ اصلاح میں باڑہ کے نوجوانوں نے ہمیں بتایا کہ انہیں معنوی آپریشن کے لئے بھی پشاور جماپڑتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض صورتوں میں ثناوقی پہلو، رسائی میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ دیکھی علاقوں کے والدین انہیں پیکوں کو سکول اس لئے نہیں بھجتے کہ سکول بہت دور ہیں، غیر مخصوص ہیں یا ان میں باپرداہ بیت الغلاء نہیں ہیں۔ لہذا، خدمات تک رسائی بہتر بنانے کے لئے ان دفین پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا ہو گا۔

شکل 22

مختلف سماجی طبقات میں دولت کی سطح (2020)



نوت: اوپر دی گئی شکل کے کسی بھی تجزیہ میں وہ حصہ جس میں اصل شریح ہو سکتی ہے (Confidence Interval)، بیان دی گئی سطح کے 20+ فیصد کے درمیان ہے۔

ذریعہ: این ایج ڈی آر 2020 کے تحت کئے گئے عدم مساوات سے متعلق خیالات کے سروے کی بنیاد پر یا ان ڈی پی کے حبابات

کے معیارزندگی سے بہتر ہے۔ مزدوروں اور نوجوانوں کے احسانات ذرا مختلف ہیں اور وہ سماجی مرتبے میں اتنا پڑھاؤ کے لئے میسر موقع پرناخوشی کا اٹھا کرتے ہیں۔

اپنی زبان، اپنی ثقافت اور اپنی نسلی و ایسکی انہیں عزیز ہے، اس کے علاوہ انہیں ڈر ہے کہ پنجاب یا صدر جیسے علاقوں، جو ثقافتی لحاظ سے ان سے بہت مختلف ہیں، میں ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جائے گا۔ اس خطے میں موجود عدم مساوات کا ایک اور پہلو لوگوں کے اس یقین کی صورت میں سامنے آتا ہے کہ ”غیر عاقل“ حکومت جان بوجہ کو ظفر انداز کر دیتی ہے۔ غفلت کا یہ بیانیہ حکومت پر لوگوں کے اعتماد کو اس حد تک اقصان پہنچا سکتا ہے کہ جس کا ازالہ بھی شاید ممکن نہ ہے۔

سماجی عوامل اور عدم مساوات

چ تو یہ ہے کہ نوجوان آمدنی کے کسی بھی طبقے کے تعصیت رکھتے ہوں، خوشی کے معاملے میں ان کا سکور زیادہ تر دیگر طبقات کی نسبت کم ہے جو ان کے مستقبل کے بارے میں جہلک رحمان کا عنیدہ دیستا ہے۔ اسی طرح بالآخر طبقات میں خوشی کا جو سکور دیکھنے کو ملتا ہے وہ بھی تو قع سے کہیں کم ہے۔ جن طبقات کے بارے میں تو قع کی جا سکتی تھی کہ وہ حالات پر کم مطمئن ہوں گے مثلاً مذہبی اور نسلی قلیقیں، بالعموم ان کا سکور خاص طور پر شاخت، ناسندگی اور حفاظت کی کیفیت ہے میں بلدر رہا ہے۔ این ایج ڈی آر 2020 کے تحت عدم مساوات سے متعلق خیالات کے سروے سے عدم مساوات کے بارے میں لوگوں کے خیالات کی پیچیدگیاں آشکار ہوئیں اور انسانوں کی بڑھتی استعداد اور خوشی کے بارے میں ان خیالات کی اہمیت نمایاں طور پر سامنے آئی۔

مختلف آلات کار کے تحت عدم مساوات کے بارے میں لوگوں کے خیالات پر گفتگو کرنے کے بعد اگلے یکشیں میں عدم مساوات سے متعلق مختلف سماجی طبقات کے تجربات کا باریک یعنی سے جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

خواتین

پاکستان میں خواتین کو تاریخی طور پر مددوں کی نسبت کم موقع میسر رہے ہیں اور اگر انہیں روزگار مل جائے تو انہیں دوستابو جھوہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے کام کرنے والی جن خواتین سے بات چیت کی، وہ آج بھی اپنے گھر کے تمام کام کرتی ہیں، جس میں ان کے شوہر یا گھروالے ان کی کوئی مدد نہیں کرتے۔ قسمہ مختلف، انہیں مددوں کی نسبت دو گناہ کام کرنا پڑتا ہے اور گھر بیو کام پر انہیں کوئی معاوضہ ملتا ہے نہ کوئی اس کا اعتراض کرتا ہے۔ ہمیں بنی اور دیگر اقسام کے تشکیل کی ہولناک کہانیاں بھی سننے کو میں مثلاً شہر سکی بات نہ ماننے پر یا خاندان کے لئے حکومت کی طرف سے ملنے والی رقم نہ دینے پر ناقلوں کو بری طرح تشدد کا نشانہ بنایا کیا۔

میمنا لو جی تک رسانی میں بالعموم خواتین کو زیادہ رکاوٹیں درپیش ہیں جس کی وجہ سے ان کی آمدنی کی صلاحیت محدود رہ جاتی ہے۔ شکل 24 میں این ایج ڈی آر 2020 کے عدم مساوات سے متعلق خیالات سروے کی بنیاد پر سماجی

این ایج ڈی آر 2020 کے فکر گروپ سیشمہر میں ملک بھر کے گروہ اور کمرور طبقات سے گفتگو کی جگہ جن کی بدولت عدم مساوات کے کمی ایسے روپ ہمارے سامنے آتے جن کے ساتھ مختلف طبقات کا دامتہ پڑتا جاتا ہے۔ شکل 23 میں این ایج ڈی آر 2020 کے عدم مساوات کے بارے میں خیالات کے سروے کے نتائج پیش کئے گئے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ مختلف سماجی طبقات عدم مساوات سے جوے مختلف امور پر کس قدر خوش یا ناخوش ہیں۔

سروے سے بعض دیچپ معلومات سامنے آئیں، جن پر دیے تو یہ ایسی نہیں ہوئی چاہئے لیکن یہ واقعی حیوان کن ہیں۔ بالآخر طبقات اور چھوٹے اور درمیانے کا دروازہ اداروں کے مالاکان سرکاری سہولیات، تعلیم اور حفظان صحت تک رسائی پر قائم نظر آتے ہیں۔ دوسری جانب خواتین، مددور افراد، مزدور، پناہ گزین، نقل مکانی کرنے والے افراد اور خواجه سرا، سب ہی سرکاری خدمات تک رسائی پر عدم اطمینان ظاہر کرتے ہیں۔

خواجہ سرا برادری اور مددور افراد، شاخت اور نمانندگی کے معاملے میں خواجہ سرا برادری اور مددور افراد کے متعلق ایسی نتائج ایجاد کرنے والی جگہ نہیں کیا جاتا۔ ایک دیچپ حقیقت یہ سامنے آتی کہ بالآخر طبقات بھی اپنے ساتھ ہونے والے برناوہ پر مطمئن نہیں ہیں جس سے شاید اس بات کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے کہ اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں میں کو لوگ معاشرے میں اپنے مقام و مرتبے کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں تو آپ کو شاخت کے کمی طرح کے عوامل (مشائصنف، عمر، ذات وغیرہ) کو پیش نظر کرنا پاہنچے۔ حفاظت پر خواجہ سرا برادری، مزدوروں اور مددور افراد کی پریشانی سمجھ میں آنے والی بات ہے جبکہ خواتین کے نزدیک روزگار کے موقع کی کمی ان کے بڑے غاثات میں سے ایک ہے۔ یہ کوئی حیوان کی بات نہیں کہ جو لوگ تریل زر کی رقم وصول کر رہے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا معیارزندگی اپنے والدین

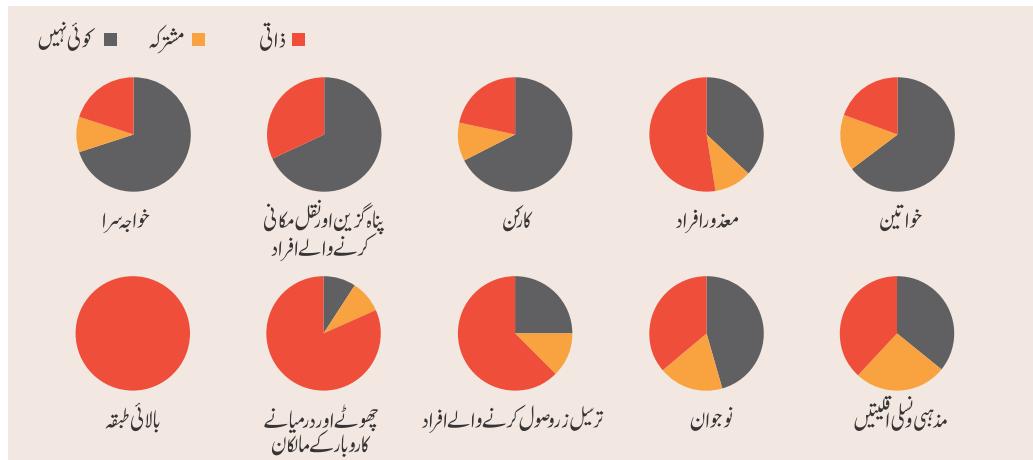
مذہبی قلیقیں پاکستان میں سرکاری خدمات پر قدرے مطمئن ہیں جبکہ مزدور، پناہ گزین، خواجہ سرا اور مددور افراد کی راستے ذرا مختلف ہے۔

مختلف سماجی طبقات کے عدم مساوات سے متعلق خیالات، (2020)



ذریعہ: این ایجنسی آر، 2020 کے تجھے گئے عدم مساوات سے متعلق خیالات کے سروے کی بنیاد پر یا ان ڈی پی کے حسابات

مختلف سماجی طبقات میں لیپ تاپ یا کمپیوٹر کی پسندیدگی (2020)



توت: اوپر ہی گئی شکل کے کچھ تغیرات میں وہ حصہ جس میں اصل خوبی بھتی ہے (Confidence Interval) بیان دی گئی گلے 20+ فیصد کے درمیان ہے۔

ذریعہ: ان ایجنسی آر 2020 کے تجسس کے حکمے عدم مساوات سے مختلف خیالات کے سروے کی بنیاد پر این ڈی پی کے مطابق

عوامل کے لحاظ سے کمپیوٹر یا لیپ تاپ کی ملکیت کے بارے میں اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سروے میں حصہ لینے والے طبقات میں سے خواتین کے بارے میں یہ امکان سب سے کم ہوتا ہے کہ ان یہی طبقات میں سے خواتین کے بارے میں جبکہ اعلیٰ تعلیمی قابلیت رکھنے والی اکثر خواتین یہی طبقات میں سے خواتین کے بارے میں کم ہوتا ہے کہ ان کے پاس لیپ تاپ یا کمپیوٹر ہوگا۔

معدود افراد

بیرون گاری اور روزگار کی کمی کے باعث چیزیں مزید پیچیدہ شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ غیر رسمی شبھے سے والبست جن کارکنوں اور مزدوروں سے ہماری بات

ہوئی، ان میں سے زیادہ تر باعث 12 گھنٹے روزانہ کام کرتے ہیں، اور عام طور پر انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ آج انہیں کتنی اجرت ملے گی۔ فوکس گروپوں میں جن نوجوانوں نے حصہ لیا، ان میں سے کمی کالجوں کے فارغ التحصیل تھے لیکن جن لوگوں سے ہماری بات ہوئی انہوں نے اس پر مناسب طریقے سے عملدرآمدہ ہونے کا لگلے کیا مختلف عوامی اور نجی بھگپیں معدود افراد کی رسانی میں لانے پر پاکستان کی کارکردگی ناقص رہی جس کی وجہ سے ان کے لئے عوامی چلگوں پر ہونے والی عوامی سرگرمیوں میں حصہ لینا زیادہ شکل رہا۔ معدود خواتین کو ان کے علاوہ بھی کئی خطرات دریافت ہیں: مثلاً نہیں جنی ہر انسانی، ان کے خلاف جبراً آنحضرت کرنے یا ماہواری روکنے کے طریقے اعتماد کرنے اور شادی کی خواہش پر زیادہ شدید امتیاز برتنے کا خطہ معدود مردوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

پناہ گزین اور نقل مکانی کرنے والے افراد

پاکستان میں افغان بھرت کا سلسلہ 1970 کی دہائی کے اوائل میں روس اور افغانستان کی جنگ کے دوران شروع ہوا، اور پھر ناٹن ایون کے بعد افغانستان میں امریکی کارروائیوں کے باخوبی گھروں سے لکھنے والے پناہ گزینوں کی ایک اور بڑی لہ آئی۔ پاکستان کے شمال مغرب میں عکبرت پندی اور فوجی کارروائیوں سے بھی لوگوں کی بڑی تعداد کو نقل مکانی کرنا پڑی۔

پاکستان میں رہنے والے افغان پناہ گزینوں کو ایسا لکھتا ہے جیسے ان کا حکم

افرادی وقت

پاکستان میں کئی کارکنوں اور مزدوروں کو لیبر ڈاؤن میں کا تحفظ حاصل نہیں ہے۔ اس وقت 10 سے 15 سال عمر کے 9.6 فیصد بچہ کام کر رہے ہیں جبکہ 3 ملین کے

گھر کا مالک بننا غیر معمولی حد تک مشکل ہے۔ شکل 25 میں این انجڑی آر 2020 کے تحت کئے گئے عدم مواد سے متعلق خیالات کے سروے کی بنیاد پر سماجی عوامل کے لحاظ سے گھروں کی ملکیت کے اعداد و شمار بیش کئے گئے ہیں۔ سروے میں حصہ لینے والے تمام طبقات میں سے خواجہ سرا فساد میں گھروں کی ملکیت کا امکان کم سے کم ہے۔

پانی بند کر دیا گیا ہوا اکثر ایسے میں جو بیکار اکاؤنٹ نہیں کھول سکتے جائیداد کے مالک نہیں ہیں۔ بن سکتے یا اپنے بچوں کو سکاری سکولوں میں بھی داخل نہیں کرو سکتے۔ نئے نئے شعبہ اخلاع سے نقل مکانی والے زیادہ تر لوگوں کے گھر اور ذرائع معاش 2010 کی دہائی کے وسط میں تباہ ہو گئے تھے جس کی تعمیر تو کے لئے انہیں معاوضہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن وہ آج بھی یہ رقوم ملنے کا انتفار کر رہے ہیں۔ یہ دونوں کیوٹھر آج بھی پاکستان میں بدلتی ہوتی اور بے یقینی کی زندگیاں گزار رہی ہیں۔

منہجی و نسلی قیمتیں

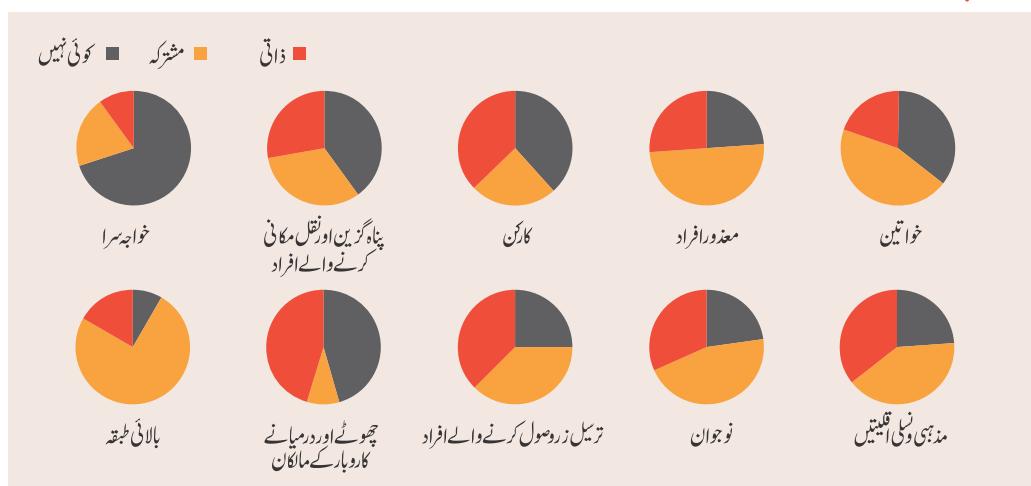
پاکستان اللعداد منہجی و نسلی طبقات کا مسکن ہے، جو ملک کے سماجی و ثقافتی منظر نامے میں توغ کے رنگ بھرتے ہیں۔ فوس گروپوں کے شراء کے لفظوں کی روشنی میں پتہ چلا کہ اقیتوں کو اکثر باقاعدہ شکل میں امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ہزارہ کالینیوں میں پانی کے ٹینکر کی قیمت معمول سے زیادہ ہے یا سرکاری ہسپتال ان کے گھروں سے زیادہ فاصلے پر ہیں۔ انہیں چھوٹی چھوٹی لکن زیادہ اثر رکھنے والی باتوں کی شکل میں بھی امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے، مثلاً سکھچوں کو کلاس میں مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ لکھ پڑھیں۔¹² ہاتھ بعض منہجی اقیتوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کے ساتھ کوئی امتیاز نہیں برنا جانا۔ مثلاً موبہنہ معاشرے کے لوگوں کے رویوں کے ہاتھوں انہیں انتہائی بینادی نوعیت کی خدمات مثلاً حفاظان سحت، تعلیم اور انسپورٹ تک رسائی میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں۔ خواجہ سراؤں کے لئے معقول ریٹ پر گھر کرانے پر لینا، یا اپنے

خواجہ سرا

پاکستان کی خواجہ سرا برادری کا شمار انتہائی محروم طبقات میں ہوتا ہے۔ خواجہ سراؤں کو جامیں تنخیک، تندو اور جنی بدلسوکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آگاہی ناگزیر ہے، نہ صرف باقی لوگوں کے لئے، بلکہ خواجہ سراؤں کے لئے بھی۔ جن خواجہ سراؤں میں سے ہماری بات ہوتی انہیں خواجہ سرا افراد (تحقیق حقوق) ایکٹ، 2017، کا پتہ ہی نہیں تھا جس میں انسداد امتیاز کی یالیبوں کی شکل میں ان کے قانونی حقوق ملے کر دیے گئے ہیں۔ اپنے گھر والوں یا معاشرے کے لوگوں کے رویوں کے ہاتھوں انہیں انتہائی بینادی نوعیت کی خدمات مثلاً حفاظان سحت، تعلیم اور انسپورٹ تک رسائی میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں۔ خواجہ سراؤں کے لئے معقول ریٹ پر گھر کرانے پر لینا، یا اپنے

شکل 25

مختلف سماجی طبقات میں مکان کی ملکیت، (2020)



نوت: اور دی گی شکل کے کوئی تجھیں میں وہ حصہ جس میں اصل شرح ہو سکتی ہے (Confidence Interval)، بیہاں دی گی سطح کے 20+ فیصد کے درمیان ہے۔

ذریعہ: این انجڑی آر 2020 کے تحت کئے گئے عدم مواد سے متعلق خیالات کے سروے کی بنیاد پر یا این ڈی پی کے حبابات

عدم مساوات پر لوگوں کے خیالات:
اچھی امید رہیں یا قسمت کا لحاظ کر قبول کر لیں؟

میں ایسے فریم و رک نہیں ہوتے جن کے ذریعے پہلے سے موجود پالیسیوں پر
موثر طریقے سے عملدرآمد کیا جاسکے اور انہیں مناسب تنظیم دیا جاسکے۔

لہذا عدم مساوات میں کمی لانے کی پالیسیوں میں صرف ان دونوں
محرکین کو پہلے اچھی طرح بکھرنا ضروری ہے بلکہ پاکستان کے میکرو اکٹاں میں
وسایق کو بھی سامنے رکھا جائے۔ اس کیش میں پہلے اس شمن میں نظریاتی بندیا
ایک خاکہ بیان کیا گیا ہے جو این ایج ڈی آر 2020 کے اصلاحاتی ایجمنڈا میں
رنمانی کا کام دیتی ہے۔ اس میں عدم مساوات اور افزائش کے درمیان تعلق کا
تجزیہ کیا گیا ہے اور پھر ملک پر کرونا وائرس کی وبا سے مستحب ہونے والے
اثرات کا بازنہ لیا گیا ہے۔ اس نظریاتی فریم و رک کی روشنی میں کیش کے آخر
میں پاکستان میں عدم مساوات کم کرنے کے بدفت کو سامنے رکھتے ہوئے
سفر شات پیش کی گئی ہیں۔

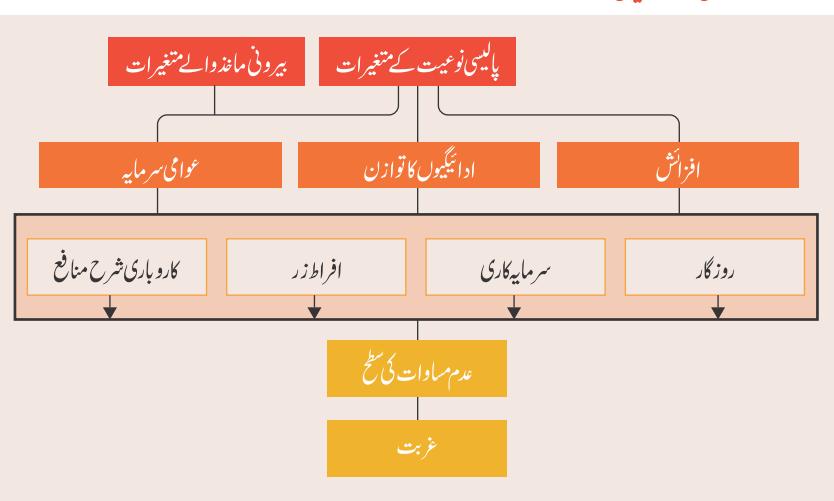
این ایج ڈی آر 2020 کے فوکس گروپوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ اپنی رگ
رگ میں بھی امتیازی با توں کی بندیا پر دوسروں کے بارے میں جو خیالات یا
سوچ اختیار کرتے ہیں وہ عدم مساوات میں نہیاں کردار ادا کرتی ہے۔ اس پر
یہ اہم اور توجیہ خیز سوال ہمارے سامنے آتا ہے کہ ملک میں عدم مساوات کی
کیفیت کے بارے میں معروف پاکستانی کیا محسوس کرتے ہیں؟

کبھی شرکاء کا خیال تھا کہ صورتحال بہتر ہو رہی ہے، جن میں مذہبی اقلیتوں
کے لوگ بھی شامل تھے، جن میں بعض نسبتاً مالدار اور درمیانی سطح کے کمی
با اختیار عہد سے پر کام کرنے والی خواتین بھی شامل ہیں۔ ایک اور طبقہ بھی
معقول تباہ میں موجود ہے جو وقت کے ساتھ دنل اور پر کی طرف جا
رہے ہیں، اور وہ مستقبل کے بارے میں خاصے پر امید ہیں۔ دیگر طبقات نے
کچھ اتنی اچھی امیدیں نہیں لکھیں۔ جن میں گھر بیوکائی خاتیں ہزارہ برادری،
خواجہ سرا برادری اور مخدود افراد نمایاں طور پر قبل ذکر ہیں۔ لکھتا ہے کہ ان
کمروں طبقات، جنہیں سماجی روپوں میں تدبیبوں، بنیادی ڈھانچے کی ہمولیات
پر سرمایہ کاری اور سیاسی اصلاحات کی ضرورت سب سے زیادہ ہے، کے
نڑ دیک پاکستانی معاشرے میں ابھی بہت زیادہ بہتری کی ضرورت ہے۔

این ایج ڈی آر 2020 سے حاصل ہونے والی معلومات ایک واضح تجھے
کی نشاندہی کرتی ہیں کہ لوگوں سے متعلق عدم مساوات کو دور کرنے کے لئے
پاکستان کو ایسے اقدامات کی ضرورت ہے جو لوگوں کو کمزی چیزیں دیں۔

پالیسی: عدم مساوات سے نملنے کی سرگرمیاں

این ایج ڈی آر 2020 کے تحت عدم مساوات کے جس تیرے گر کی
نشاندہی کی گئی ہے، وہ ہے پالیسی۔ اس سے مراد، پالیسیاں یہیں جو غیر موثق ہیں
یا پھر سماجی انصاف کے اصولوں کے منافی میں کمی لحاظ سے جو پالیسیاں عدم
مساوات کو تقویت دیتی ہیں یا ایزی عدم مساوات پسیدا کرتی ہیں، وہ پہلے دو
ستونوں یعنی طاقت اور لوگوں کی بناوی ہوتی ہوئی ہیں اور انہی پر اپنا اثر دھکاتی
ہیں۔ طاقتور طبقات کا مدع او مقتہا یہی ہوتا ہے کہ اپنے مفادات کا تختیز کیا جائے۔
اس کے لئے وہ پالیسی ساز طبقے میں شامل ہو جاتے ہیں یا پھر اپنے تعلقات
اور دولت کو استعمال کرتے ہوئے ایسی پالیسیوں کے لئے سرگرم رہتے ہیں جو
ان کے حق میں جاتی ہوں۔ بعض پالیسیاں کچھ سماجی و ثقافتی طبقات کے لئے
غیر منصفانہ بھی ہو سکتی ہیں۔ وہ یا تو ان کے حقوق کو تھوڑی نہیں دیتیں یا پھر ان



پھیا ہو گی۔ عدم مساوات کم ہو گی تو ٹکس ریونیور بڑھ جائیں گے اور سرکاری اخراجات میں بھی اضافہ ہو جائے گا، جو شاید ہیران کن بات بھی ہوتی ہے۔ اس طرح عدم مساوات کی پست سطح سے مخفی کمزور طبقات کے لئے ہی موقع اور امکانات میں بہتری نہیں آئے گی بلکہ بھیثیت مجموعی ملک کو میسر موقع اور امکانات بھی بہتر ہوں گے۔

میکرو اتنا مک ماذل میں کرونا وائرس کی وبا کے باعث اندر ونی اور بیرونی چکنکوں کے اثرات کی سیکولین بھی تیاری کی گئی ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ پاکستان میں 20 جولائی 2020 کے بعد سے واہس کا شکار ہونے والے افراد کی شرح بہت کم ہو گئی ہے۔ ذیل میں دی گئی سہ مانی افراش کی شرح سے پتہ چلتا ہے کہ 2020-2021 کی پہلی سہ ماہی سے معیشت کی بھالی کا عمل شروع ہو جائے گا (شکل 28)۔ اس کے باوجود بھی توقع ہے کہ ادائیگیوں کا توازن اور بجٹ سوچاں دنوں ہی دباؤ کا شکار ہو جائیں گے۔ بھیثیت مجموعی اندرازہ ہے کہ کرونا وائرس کے منفی اثرات شہری علاقوں اور پنجاب و سندھ کی علاقائی معیشتیں پر زیادہ ہوں گے۔

گانے کی سرگرمیوں، روزگار اور افراطی زر پر مساواتیں شامل ہیں۔ اس میں کاروباری شرح منافع، عدم مساوات اور غربت کے تعین سے متعلق خصوصی ماذلیوں بھی شامل ہیں (شکل 26)۔

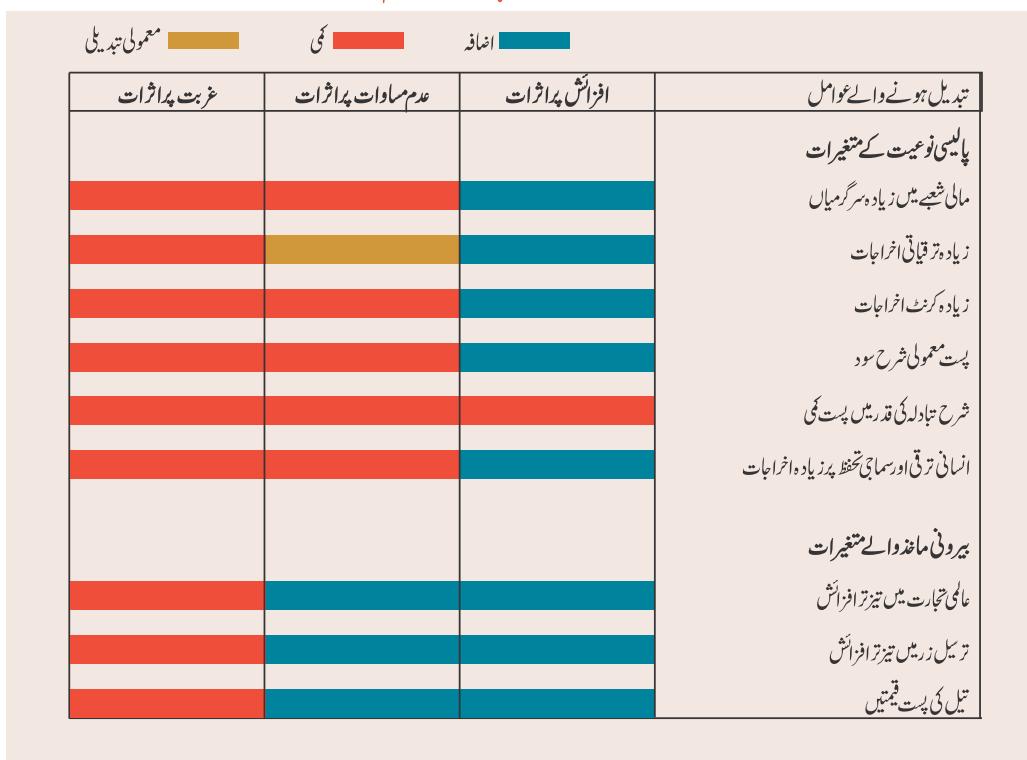
میکرو اتنا مک ماذل سے جی ڈی پی کی افراش، عدم مساوات اور غربت کا تعین کرنے والے عوامل پر اہم تباہ سامنے آتے ہیں (شکل 27)۔ اس میں تیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ یہ امر عین مذکون ہے کہ آپ ایک بند اور سب کی شمولیت کی مبنی افراش پتھنی بنائیں اور اس کے ساتھ ماقبل دوسری بجانب عدم مساوات میں بھی لاں۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ مالی شعبے میں زیادہ سرگرمیاں کی جائیں، ترقیاتی اخراجات بندر کر کے جائیں، معمولی شرح سود کی سطح قدرے پر استحکام جائے اور انسانی ترقی اور سماجی تحفظ پر زیادہ اخراجات کئے جائیں۔

جون 2020 کے اعداد و شمار کے مطابق کرونا وائرس کی وجہ سے 5 ملین افراد میروزگار ہو گئے۔ 2021 کے آخر تک اس کا اثر 28 ملین افراد غربت کی لکیر سے بچنے والے جائیں گے۔

کووڈ-19 کے جواب میں معاشر بھالی کے لئے 1.2 اڑیلين روپے کا امدادی برقیاتی اور مراقبات پیچھے جوڑنے کیا جاتا ہے۔

شکل 27

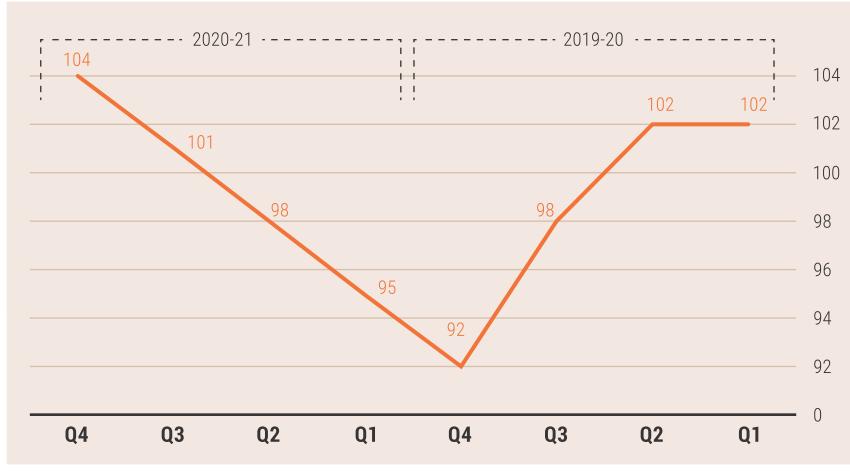
پالیسی نوعیت کے متغیرات اور بیرونی مانند والے متغیرات میں تبدیلی سے جی ڈی پی کی افراش، عدم مساوات اور غربت پر مرتب ہونے والے اثرات



نکتہ: مزدوجہ شہزادی نوعیت کی صورت میں اخراجات کے اعتبار سے وضع کئے گئے ہیں۔
ذریعہ: این ایچ ڈی آر 2020، کے سلسلے میں وضع کی گئی میکرو اتنا مک ماذل کی سیکولین

شکل 28

سے ماہی جی ڈی پی کا انداز آنکس (اوسم سے ماہی جی ڈی پی، 2019-2021 اور 2020-2021)



روزگار اور غربت پر وبا نے غلط خواہ اثرات دکھائے ہیں۔ جون 2020 کے آخر کے اعداد و شماری روشنی میں اندازہ ہے کہ پاکستان میں 5 ملین کارکن ملکہ متوں سے معمول ہو گئے۔ وبا سے پہلے پاکستان میں غربت کی شرح انداز 37 فیصد تھی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ 11.4 ملین گھرانے، جن کا اوسم سے محروم ہے، ان کی آمدنی غربت کی لحیر سے پنج تھی۔ میکرو اکنامک ماؤں کے تحف تیار کئے گئے اندازوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ غربت کی لحیر سے پنج گھرانوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوا گا۔ 2019-2020 کی تیسری اور پچھی سے ماہیوں تک ان کی تعداد 14 ملین تک پنج جائے گی اور پھر 2020-2021 کے آخر تک یہ 15.4 ملین کے لگ بھگ ہو گی۔ قصہ منحصر، وباء کی وجہ سے پاکستان کے غریب طبقے میں مزید 28 ملین افراد کا اضافہ ہو جائے گا۔

معیشت، روزگار اور غربت پر اپنے اثرات کی روشنی میں کوڑ 1.9، پاکستان میں عدم مساوات کی کیفیت پر دورس اثرات مرتب کرے گا۔ ذیل میں پیش کی گئی سفارشات کے ساتھ ساختہ فوری ریلیف، مراعات اور ترقیاتی پنج کی اشہد ضرورت ہے۔ ایک طرف معیشت کو جلدی سالی کی راہ پر ڈالنے اور دوسری جانب غریب اور بیرون کا فراود کو بگلتے ہوئے معاشری حالات سے تحفظ دینے کے لئے یہ امر ناگزیر ہے۔ این اج ڈی آر 2020 میں 1.2 تریلین روپے کا پنج تجویز کیا گیا ہے جس میں شعبہ صحبت، میکس ریلیف اور مراعات کے لئے زیادہ رقم کی تخصیص اور سماجی تحفظ کے پروگراموں، بالخصوص جوان اس پروگرام سے متعلق ہیں، کی وسیع تر کو ترجیح شامل ہے۔ تاکہ وباء کے اثرات کی شدت کم سے کم کی جاسکے۔ جدول 2 میں اس پنج کے لئے تجویز کئے گئے مجموعی مالیاتی منصوبے پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

این اج ڈی آر 2020: اصلاحاتی ایجادا

عدم مساوات ایک پچھیدہ چیز ہے جو سالہ ماں سے پاکستانی معاشرے کے نظاموں، ڈھانچوں اور زندگی میں رجس بس چکی ہے۔ جادو کی چھڑی چلا کر دیر پا اور پائیدار تبدیلی لانے کی توقع رکھنا بھولپن والی بات ہو گی۔ عدم مساوات کے ایک مرکز کے طور پر پالیسی پر کام کرنے کے لئے ہمیں تین بڑے شعبوں پر کام کرنا ہو گاتا کہ ہم ملک میں عدم مساوات کو کم کر سکیں۔ ذیل میں این اج ڈی آر 2020 کے اصلاحاتی ایجادا کی پچیدہ چیدہ باشیں پیش کی جائیں۔ جن کا مقصد پنجھے رہ جانے والے خطوں میں ایک نئی تو ابتدی پسیدا کرنا ہے، ملک کے انتہائی کمزور طبقات کو طاقتوں بنانا ہے اور دو طرح کے پاکستان کے درمیان پانچ جانے والے خلاف کو درکرنا ہے۔

جدول 2

ریلیف، مراعات اور ترقیاتی پنج کی مالی لائگ (ارب روپے) (2020-2021)

لائگ ارب روپے	
ساماجی تحفظ	690
2020-2021 میں 20 لاکھ خاندانوں کو فی خاندان 12,000 روپے کی ادائیگی	480
پیشگوئی مٹر زکار پر ریشن کو سب ٹڑی	50
پھرول یووی میں کمی	60
خصوصی تیکاب ریلیف پروگرام	100
میکس ریلیف اور مراعات	210
مفت بیٹھنے پر میکس اور ایکسائز فی پیٹی کی شرح میں کمی	40
چھمادا کے لئے ہر آمدات پر زیر یور پینگ سہولت کی بھالی	40
بھر پر سرمایہ کاری الاؤنزن کی بھالی	60
ذاتی آمدنی پر میکس استثنا کی عدیں اضافہ	20
بیمه سحت، بیماری اور عطیات پر زیادہ میکس بھوتی اور پارٹی قریموں کی ادائی پر بھوتی کا اجراء	50
خصوصی ترقیاتی پنج	300
شعبہ سحت کے لئے ترقیاتی رقم کی تخصیص میں اضافہ	150
چھوٹے زیادہ محنت والے پر اچکلش، جن میں نوجوان کام کر رہے ہوں، کے لئے خصوصی ترقیاتی پروگرام	150
ٹوٹل پنج	1,200

ذریعہ: میکرو اکنامک ماؤں کی بنیاد پر این اج ڈی آر 2020 کی جانب سے پیش کی گئی تجویز۔

عدم مساوات سے نہیں کی پالیسیوں اور
اصلاحات کے تحت اشرافیہ کی
مراوات واپس لینا ہوں گی، باعتہ
کام اور صنفی برابری کو فروغ دینا ہوگا
اور ہیومن ڈولپمنٹ اور سماجی تحفظ پر
بنائے جانے والے منصوبوں میں
اشراف کرنا ہوگا

مسلسل عمل کی شکل میں ہوں گی، اور پاکستان اگر موقع صلاحتیوں اور ثمرات کی دوڑ میں اپنے علاقائی پاٹنر کے ساتھ ساتھ چلنے کا خواہشمند ہے تو اسے اس عمل کا آغاز فی الفور کرنا ہوگا۔

مساوی پاکستان کی راہ پر

این ایج ڈی آر 2020 سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں صوبوں اور پیشہ زیبجنز کے درمیان، شہری و دیہی خطوط پر اور آبادی کے حرموم و اُخیر حرموم طبقات کی سطح پر، مثلاً بچوں، نوجوانوں، مددوروں اور خواتین میں بے پناہ عدم مساوات موجود ہے۔ اس سلسلے میں جوانوں اور پیاس اشیاء استعمال کی کئیں اور غاص طور پر این ایج ڈی آر 2020 کے لئے جو روایتی اور ترقی یافتہ طریقہ وضع کئے گئے، وہ اس روپ کے تجزیہ کے لئے باقاعدہ اعداد و شمار پر مبنی بنیاد کا کام دیتے ہیں۔ اس تجزیہ کے سلسلے میں ملک بھر سے این ایج ڈی آر 2020 کے فوکس گروپ کے شرکاء کے روزمرہ تجربات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے جن میں خاص طور پر ان کم و طبقات کو مانتدی گئی ہیں جنہیں روزمرہ زندگی میں عدم مساوات کا سامنا رہتا ہے۔

روپرٹ میں اس حقیقت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ پاکستان کے لئے عدم مساوات کا مطالعہ کیوں اہم ہے اور اس مسئلے نے کس طرح ملک کی اقتضادی و سماجی ترقی کو تلاعوں کی طرح پیلی پیٹ میں لے رکھا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ پاکستان کا آئین مساوات کا عالم بلند کرتا ہے اور پاکستان پایدار ترقی کے عالمی مقاصد جیسے عالمی وحدتے بھی کرچکا ہے لیکن اس کے باوجود آج بھی ملک و طرح کے پاکستان کی حقیقت سے نہ رداز ماہ ہے جس میں ایک طرف امیر ہیں جنہیں ہر طرح کے بہترین موقع تک رسائی میسر ہے اور دوسری جانب غریب ہیں جو محض روکھی سوکھی پر گزبر کرنے پر مجبور ہیں۔

روپرٹ کے تمام تجزیہ کو ایک فریم ورک کی شکل میں بیان کرتے ہوئے پاکستان میں عدم مساوات پیدا کرنے والے تین عوکسین یعنی طاقت، لوگوں اور پالیسی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح یہ عوکسین مل کر ملک میں طرح طرح کی عدم مساوات کو جنم دیتے ہیں، جو کیں صاف طور پر عیاں ہے تو کہیں جدوں تک پتچ چکی ہے کہیں معمولی نویعت کی ہے تو کہیں معاشرتی ڈھانچے میں رچ بس چکی ہے۔ این ایج ڈی آر 2020 کا مقصود اس اگھی ہوئی بھتی سلچھنا ہے اور ان را ہوں کو کھولنا ہے جو ان یتوں محسر کیں کے ہاتھوں مدد و ہوچکی ہیں۔ روپرٹ کا حاصل اصلاحات کا ایجاد ہے جو عدم مساوات سے نہیں اور وہ طرح کے پاکستان کے درمیان خالہ کو دور کرنے کے

اشرافیہ کی مراوات میں کی

جیسا کہ این ایج ڈی آر 2020 سے ظاہر ہوتا ہے، آج کے پاکستان کی سماجی، سیاسی اور اقتضادی پرتوں کی تشکیل اشرافیہ کے ہاتھوں سے ہوئی ہے۔ غیر مصنفہ مراوات میں کمی برابری پیدا کرنے کے لئے بنیادی شرط ہے۔ اس کے لئے وسیع نویعت کی تیکلیں اصلاحات متعارف کرنا ہوں گی، سب مذیع تخت کرنا ہوں گی، قبیلیں مقرر کرنے کی پالیسی میں تبدیلیاں لانا ہوں گی اور اراضی و سرمایہ تک مساوی اند رسانی پیشنا کے اقدامات کرنا ہوں گے۔ بحیثیت مجموعی اس طرح پکتوں اور ریونیوں کی مد میں 500 ارب روپے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

انسانی ترقی اور سماجی تحفظ پر زیادہ خرچ

اشرافیہ کی مراوات کم کرنے سے جو رقم حاصل ہوں گی، ان کی تعمیم نو ملک کے غریب ترین اور انتہائی کم و طبقات میں کی جائے اور علاقائی عدم مساوات دور کرنے کے لئے اعتماد میں لا جائے۔ انہیں صحت و تعلیم کے اہم ترین شعبوں میں سرکاری اخراجات میں اضافہ کے ساتھ ساتھ سماجی تحفظ کی سرگرمیوں کو توسعہ دینے کے لئے، مثلاً احاسس پروگرام کے ذریعہ بھی اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ یہ انسانی صلاحیتوں میں وسعت پیدا کرنے مغلطف علاقوں کے درمیان فرق دور کرنے اور موقع کی عدم مساوات کم کرنے کے لئے ایک ضروری بنیاد کا کام ہے گی۔

کام کے حالات میں بہتری اور روزگار کی فراہمی

حروم طبقات کی براہ راست مدد بھاں بہت ضروری ہے ویں لوگوں کو افزائش اور خود کمالات کی راہ پر بڑھنے کے لئے درکار طریقوں سے لیں کرنا اور با اختیار بنانا بھی کام نہیں۔ اس بناء پر سب کے لئے باعتہ کام کی فراہمی بہت ضروری ہے۔ اس سے مراد ہے کاکنوں کے حقوق میں بہتری، کم سے کم اجرت میں اضافہ اور اس کی مکمل تورنیکی۔ بنانا خواتین کے لئے شخص کے چند شعبوں سے ہٹ کر ہر طرح کے کام کے موقع بڑھانا اور پاکستان میں موجود بھومی نوجواناں کو کام میں لاتے ہوئے ٹیکنا لو جی پر مبنی ترقی کے عمل کو آگے بڑھانا۔

این ایج ڈی آر 2020 کے تحت عدم مساوات سے نہیں کافریم ورک ملک بھر میں مساوی موقع پیدا کرنے کے لئے ایک پایدار ملکی خاک فراہم کرنا ہے۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ عدم مساوات سے نہیں کی سرگرمیاں ایک

لئے وضع کیا گیا ہے۔

میں جو لوگ شعبہ تدریس میں کام کر رہے ہیں، وہ اس روپورٹ میں بیان کئے گئے خیالات و صورات میں مزید بہتری لے سکتے ہیں۔ جو لوگ پالیسی ساز ہیں، وہ این ایج ڈی آر کی سفارشات کو قابل عمل پالیسیوں کی شکل دے سکتے ہیں۔ اور آپ سب لوگ یعنی پاکستان کے عوام اس میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے بنیادی حوالوں سے آپ سے مختلف ہیں۔ اس طرح ہم سب مل کر اس وسط حکومت میں، ایک طرف معمولیات میں اور دوسری جانب کے پاکستان کو جس میں ایک طبقہ انسانی حقوق میں اور ایک ایسی قوم کی تعیر کر سکتے ہیں، جو سب کی قوم ہو، جس میں سب براہ راست

کمی بھی ملک کی اصل دولت اگر اس کے لوگ ہوتے ہیں تو پاکستان اس دولت سے ملامال ایک ”غزیب ملک“ ہے۔ اسی بناء پر اس روپورٹ کا حاصل آپ یعنی اسے پڑھنے والے تمام قاری میں۔ آپ جو کوئی بھی ہیں، اور جہاں کہیں بھی ہیں، این ایج ڈی آر 2020 سے جو بھی معلومات حاصل ہوتی ہیں، وہ سب آپ کے لئے ہیں، کہ آپ ان سے رہنمائی حاصل کریں اور پھر اس میں اپنا حصہ ملائیں۔ جو لوگ میڈیا سے والہ ہیں، وہ اس روپورٹ میں دیئے گئے اصلاحاتی ایجادوں تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کر سکتے

نوٹ

اوائل تک بھی ان کا انعقادہ بیجا بنا کا لائق مل کی کاٹوں کے باعث این ایج ڈی آر نے
گفت بلتن میں مشاورتی سیشن منعقد نہیں کر پائی۔

دولت کا حرباء اخافی سکور کے ائمک کے ذریعہ لگایا گیا ہے۔ شکار نے این ایج ڈی آر 2020 کے تحت عدم سماوات سے متعلق خیالات کے سروے میں شامل 12 اٹاؤں کی فہرست سے اپسے متعلق اٹاؤں کو منتخب کیا۔ ایک اٹائی پر لکھے گئے نشان پر ایک پاکستانی دیا گیا۔ ان پاٹاؤں کو پھر دولت کی تین کمیٹیوں میں تیک دیا گیا: 4-10 اٹاؤں کے لئے زیریں طبقہ، 8-15 اٹاؤں کے لئے متوسط طبقہ اور 12-19 اٹاؤں کے لئے بالائی طبقہ۔

روزنامہ دان، 2019۔

حکومت پاکستان، 2019a۔

حکومت پاکستان، 2018 b۔ مندرجہ فاؤنڈیشن، عالمی غلامی ائمک،
[\(https://www.globalslaveryindex.org/2018/data/_2018_country-data/pakistan/\)](https://www.globalslaveryindex.org/2018/data/_2018_country-data/pakistan/)

لکھ، جو بیانیہ کے اکٹھ مسلمان پڑھتے ہیں اور یہ مسلمان ہونے کا باقاعدہ اقرار ہے۔

1 مختلط طبقات کی مراد سے متعلق تفصیلی پادری نوٹ کے لئے این ایج ڈی آر 2020 میں The Political Economy of Inequality کے عنوان سے باب 5 ملاحظہ فرمائیں۔

2 پریکس کا ڈیٹا، Financial Statement Analysis of Companies (Non-Financial), SBP 2019a سے اخذ کیا گیا ہے۔

3 حکومت پاکستان، 2020a۔
4 والرائی، 2018۔

5 مزید تفصیل کے لئے این ایج ڈی آر 2020 میں The Political Economy of Inequality کے عنوان سے باب 5 ملاحظہ فرمائیں۔

6 مزید تفصیلی تجزیہ کے لئے این ایج ڈی آر 2020 میں Governance and Institutional Capacity کے عنوان سے باب 6 ملاحظہ فرمائیں۔

7 گنگوکے یہ سیشن پنجاب، مندوہ، غیر پکتوخوا اور بلوچستان میں اور نئے شم شدہ اخراج کے لوگوں کے ساتھ 2019 میں منعقد کئے گئے۔ آزاد جموں و کشمیر میں مشاورتی سیشنز کی منصوبہ بندی کر لی گئی تھی لیکن سرحد پر کشمیر کے باعث انہیں مددی کر دیا گیا اور مارچ 2020 کے

حوالہ جات

- [http://aerc.edu.pk/wp-content/_XI\(1&2\):129-154
uploads/2017/02/8th-Paper-Page-129-154c-1.pdf](http://aerc.edu.pk/wp-content/_XI(1&2):129-154/uploads/2017/02/8th-Paper-Page-129-154c-1.pdf) بیان 20 نومبر 2020
- Growth and Inequality in Pakistan: An Agenda of Reforms — اسلام آباد: فرنچ کاربرٹ شنکل۔
- ایس بی پی (ائیمپٹ پینک آف پاکستان) 2018۔ ذہنپست فناں ریویو 2017-2018۔ اسلام آباد۔
- 2019۔ پاکستان عاکِ تینج میں لہنگ پکیوں کی فناش شہنشہ کا تجزیہ (نام فناں) (2018-2013)۔ اسلام آباد۔ [http://www.sbp.org.pk/departments/stats/FSA\(Non\).pdf](http://www.sbp.org.pk/departments/stats/FSA(Non).pdf) بیان 15 مارچ 2020۔
- Special Section 1: Why are Power Tariffs in 2019b — اسلام آباد۔ <http://www.sbp.org.pk/reports/quarterly/fy19/Third/Special-Section-1.pdf> بیان 20 نومبر 2019۔
- پریم گورت آف پاکستان 2018۔ پریم گورت آف پاکستان سالانہ پورٹ <https://www.supremecourt.gov.pk/> 2017-2018۔ اسلام آباد۔ <https://www.supremecourt.gov.pk/> 2017-2018۔ بیان 30 نومبر 2019۔
- یونیسکو (یونین یونک آف سوسنر بیلڈنگ) اور لیڈ بیزی (پاکستان ایڈیشنز)۔ The billionaire effect: Billionaires insights 2019۔ 2019 <https://www.ubs.com/global/en/wealth-management/uhnw/billionaires-report.html>
- یونیسکو (یونین یونک آف سوسنر بیلڈنگ) اور لیڈ بیزی (اویس ایڈیشنز)۔ Human Development Indices and Indicator Statistical Update 2018 http://hdr.undp.org/sites/default/files/2018_human_development_statistical_update.pdf بیان 20 نومبر 2019۔
- 2019۔ یونیسکو (یونک آف سوسنر بیلڈنگ)۔ Beyond income, beyond averages, beyond today: Inequalities in human development in the 21st century۔
- The Water Gap: The State of the World's Water 2018 <https://washmatters.waterraid.org/sites/w/2018/fies/jkxoof256/files/The%20Water%20Gap%20State%20Report%20pages.pdf> فروری 2020۔
- ڈیپی آئی ڈی ورلڈ (ولٹان ایکٹلی ڈی چائیں) 2017۔ https://wid.world/#spinctc_Income Share_p90p100_z_S,FR,DE,CN,ZA,GB,WI/1990/eu/k/p/yearly/s/false/25.253500000000003/80/curve/false/country بیان 20 جولائی 2019۔
- عالمی پیک۔ 2018۔ <https://www.worldbank.org/en/news/press-release/018/09/9/decline-of-global-extreme-poverty-continues-but-has-slowed-world-bank> بیان 20 فروری 2020۔
- "World Development Indicators Database." 2019۔ <https://databank.worldbank.org/source/> دا گھن ڈی۔ <https://databank.worldbank.org/source/> 21 فروری 2020۔
- World Justice Project Rule of Law Index Report 2019 <https://worldjusticeproject.org/sites/default/files/documents/ROLI-2019-Reduced.pdf>
- <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-survey-2017-18-annual-report> بیان 13 جون 2019۔
- 2018a۔ لیبرفورس سروے 2017-18 آزاد گھوں کو شیر اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files/AJK%20LFS%202017-18%20Report%20with%20tables.pdf> بیان 15 جولائی 2019۔
- 2018b۔ لیبرفورس سروے 2017-18 اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-survey-2017-18-annual-report> بیان 13 جون 2019۔
- 2018c۔ چینی مردم شماری و خانہ شماری کے تنازع کا عبوری خلاصہ۔ 2017۔ اسلام آباد: وزارت منموہ پرندی، ترقی، اصلاحات اور ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/block-wise-provisional-summary-results-6th-population-housing-census-2017-january-03-2018> بیان 18 فروری 2020۔
- 2019a۔ پاکستان آبادی و محنت سروے 2018۔ اسلام آباد: نیشنل ائیمپٹ آف پاکستان میڈیم ڈنڈن۔ http://nips.org.pk/abstract_files/PDHS%202017-18%20-%20key%20findings.pdf بیان 10 اکتوبر 2019۔
- 2019b۔ 30 جون 2017 کو صفحہ نمبر نے اسے اس کی پسند نہ ادا کی۔ اسلام آباد: ریٹی ٹیوڈی چین، فیڈل بورڈ آف ریٹی، وزارت خزانہ۔
- 2020a۔ 2018-2019۔ پاکستان آبادی اقتصادی سروے۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/household-integrated-economic-survey-hies-2018-19> بیان 15 جولائی 2020۔
- National Accounts New Tables - Table 4: 2020b۔ Gross Domestic Product of Pakistan (at current basic price)۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ [http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files/national-accounts/Table_4-4.pdf](http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files/national-accounts/Table/sites/default/files/national-accounts/Table_4-4.pdf) بیان 20 فروری 2020۔
- 2020c۔ پاکستان سماجی و تکنیکی کے میانہ کی پیشہ کا سروے۔ 2018-19۔ قومی صوبائی سوچی روپ۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files/pslm/publications/pslm2018-19/pslm_report_2018-19_national_provinceal.pdf بیان 15 جولائی 2020۔
- حق کام کی روپیہ کیسے پڑیں۔ حق کام کی روپیہ کیسے پڑیں۔ اکٹلی اور غایب اور محنت درک نظری پروگرام III: Reflections on Human Development 2019۔ پاکستان ڈیمنٹ درک نظری پروگرام III: Reflections on Human Development 2019۔
- Global Wage Report 2018/19: What lies behind gender pay gaps https://www.ilo.org/wcms5/groups/public/---dgreports/---dcomm/---publ/documents/publication/wcms_650553.pdf جون 2019۔
- فان اے ایس نقی۔ 2018۔ "Women in Politics: Gaining Ground for Progressive Outcomes in Pakistan." 519۔ برلن: آئی ڈی ایس وکٹک پیپز۔
- منڈیرو فاؤنڈیشن، 2019۔ "سماجی غایب ایکٹن: کنٹری دی پاکستان۔" <https://www.globalslaveryindex.org/2018/data/country-data/pakistan> بیان 7 فروری 2020۔
- پاکستان اے ایس نقی۔ 1995۔ "The Political Economy of Tax Reforms: The Pakistan Experience." 20in%20Pakistan.pdf <https://www.undp.org/content/dam/pakistan/docs/MPI/Multidimensional%20Poverty%20in%20Pakistan.pdf> بیان 13 جون 2019۔
- 2016b۔ لیبرفورس سروے 2015-2016۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-2015-2016> بیان 13 جون 2019۔
- On the Measurement of Economic Inequality. 1970۔ جنگ آن اکٹمک تھوڑی۔
- "In a first, Balochistan Assembly to set up." 2019۔ 14 جنوری 2020۔ <https://www.dawn.com/news/14-daycare-centre>۔
- "Measuring the Distribution of Human Development: Methodology and an Application in Mexico." 2005۔ جنگ آن ڈیمنٹ این چیلنج میکسٹ۔
- حکومت آزاد گھوں کی ستر 2018۔ Statistical Yearbook۔ مخفی آباد: آزاد گھوں وکٹیر ادارہ شماریات، گھم منموہ پرندی ورقی۔
- حکومت پاکستان، 1972۔ زرعی مردم شماری۔ 1972۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔
- Population and Housing Indicators - 1998۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ http://www.pbs.gov.pk/Census_population-tables بیان 11 فروری 1998۔
- 2003۔ پاکستان ہوٹھر اکٹادی سروے 2001۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ http://www.pbs.gov.pk/sites/default/files/social_statistics/publications/hies0102/summary.pdf بیان 15 فروری 2019۔
- 2006۔ پاکستان ہوٹھر اکٹادی سروے 2005۔ 2006۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/household-integrated-economic-survey-hies-2005-06> بیان 18 فروری 2020۔
- 2009۔ لیبرفورس سروے 2008-09۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-pakistan-report-2008-09> بیان 13 جون 2019۔
- 2010a۔ زراعت شماری 2010۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/agricultural-census-2010-pakistan-report> بیان 18 فروری 2020۔
- 2010b۔ لیبرفورس سروے 2010-11۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-pakistan-report-2010-11> بیان 18 فروری 2020۔
- 2012۔ پاکستان ہوٹھر اکٹادی سروے 2011-12۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/household-integrated-economic-survey-hies-2011-12> بیان 18 فروری 2020۔
- 2013۔ لیبرفورس سروے 2012-13۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-pakistan-report-2012-13> بیان 13 جون 2019۔
- 2014۔ لیبرفورس سروے 2013-14۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-pakistan-report-2013-14> بیان 13 جون 2019۔
- 2015۔ لیبرفورس سروے 2014-15۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-pakistan-report-2014-15> بیان 13 جون 2019۔
- Multidimensional Poverty in Pakistan. 2016a۔ آباد: پاکستان کمشن۔ <https://www.undp.org/content/dam/pakistan/docs/MPI/Multidimensional%20Poverty%20in%20Pakistan.pdf> بیان 13 جون 2019۔
- 2016b۔ پاکستان ڈیمنٹ ایس وکٹک پیپز۔ 2016۔ اسلام آباد: ادارہ شماریات پاکستان۔ <http://www.pbs.gov.pk/content/labour-force-2016> بیان 13 جون 2019۔



اقوام متحدہ ترقیاتی ادارہ
پنجی منزل، سیریز نمبر کمپلکس، خیابان سہروردی،
سیکٹر جی-5/1، اسلام آباد، پاکستان

<http://www.pk.undp.org/>



ان حقائق سے پرداخت ہانے کے لئے اس روپرٹ میں قومی اور صوبائی سطح پر بھرپور شماریاتی تجزیے کئے گئے ہیں اور پچھلے نوجوانوں، مددوروں اور صنف کی ترقی و نشوونما متعلق اڈکس مرتب کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، ملک میں آمدنی کی عدم مساوات کے پوشیدہ اسباب کو بنے نقاب کرنے کے لئے ایک دسیت نویجت کا پیمانہ نشانہ تباہ وضع کیا گیا ہے۔ معیار پر مبنی تحقیقی سرگرمیوں کے سلسلے میں ملک بھر میں محروم طبقات کے ساتھ فس گروپ پیش کیے گئے۔ جسی معتقد کئے گئے جن کے دو دلائل مذکور طبقات نے روزمرہ زندگی میں پیش آئے والے اپنے تجربات بیان کئے اور اس راستے پرداخت اخالیا کے عدم مساوات کے نزیر تابع زندگی کی ہوتی ہے۔

کسی بھی ملک کی اصل دولت اگر اس کے لوگ ہوتے ہیں تو پاکستان اسکے دولت سے مالا مال ایک ”غزیب ملک“ ہے۔ اگرچہ پاکستان کا آئین مساوات کا عمل بلند کرتا ہے اور پاکستان میں الاقوامی سطح پر پاسیدار ترقی کے عالمی مقاصد جیسے وعدے بھی کرچکا ہے لیکن اس کے باوجود آج بھی ملک دو طبقات کے پاکستان کی حقیقت سے نہ راضی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ این ایج ڈی آر 2020 کے تحت وضع کیا گیا عدم مساوات سے منٹھنے کافریم ورک ایک ایسے پائیدار علی خاک کے کام دے گا جس کے عمل میں آنے سے تضریل و امتیاز میں کی آئے گی۔ طبقات کے درمیان غلاء دوڑھوں گے اور ایک بہتر اور مساوی پاکستان کی راہ ہموار ہوگی۔

”مساوات اور برابری کے بغیر پائیدار انسانی ترقی ممکن نہیں۔ عدم مساوات کے غلاف جنگ اصل میں ایک جگہ مسلسل ہے اور موقع، استعداد اور تنائی و ثمرات کی برابری پیدا کرنے کی دوڑ میں دنیا کے دیگر ممالک کا مقابلہ کرنے کے لئے لازم ہے کہ پاکستان ایک لمحہ خالع کے بغیر اس را پر قدم بڑھادے۔“

ڈاکٹر حفیظ اے پاشا، قائدِ صنفیں، این ایج ڈی آر 2020

”عدم مساوات کا برتیں روپ یہ ہے کہ لوگوں کو سماجی و اقتصادی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے موقع سے محروم کر دیا جائے۔ وقت گزر نے کے ساتھ عدم مساوات کے ہاتھوں لوگوں کو دریش خطرات شدید سے شدید ہوتے جاتے ہیں۔ اس لئے پورے پاکستان کو مل کر کام کرنا ہوا کام مطلبیات کو ساتھ لے کر جانا ہوا کام ایک دوسرے کی تائید و قویت کا دو یہاں کا اسی پالیسی اصلاحات لانا ہوں گی جو ہر فرد کے حقوق یقینی بنائیں اور انہیں عمل کا روپ دلائیں۔“

”عدم مساوات صرف افراد کو نہیں بلکہ لوگوں اور اقوام کو بھی زکر پہنچاتی ہے۔ اس کے ہاتھوں لوگ اپنے حقوق کو توڑ جاتے ہیں اور ان کی طرف سے بقاہی چدو بھد، عدم توڑا زن کو ختم دیتی ہے۔ ایک ایسا معاشرہ ہم سب کی ضرورت ہے جس میں کیونچیر کی نسل صنف یا منہب کچھ بھی ہو، ان کے ساتھ برابر انسانوں والا سلوک کیا جائے اور ان کے ساتھ تعلیم، روزگار اور ترقی کے وافر موقع موجود ہوں۔“

فائزہ یوسف، بانی، دین ان یونیک پی کے شریک بانی، ہو گرلز یونکا لو جست

”عدم مساوات لا تعداد عوامل کی پیداوار ہے جسے چیلنج کرنا اور جو سے اکھاڑ پھینکنا لازم ہے۔ تعلیم لوگوں میں برابری پیدا کرنے کا ایک شاندار ذریعہ ہے، خالص طور پر معاشرے کے محروم طبقات کو برالانے کا۔ یوگوں کو ایک شہری کے طور پر اپنے حقوق سے استفادہ کرنے کے قابل بناتی ہے اور ان کے لئے معاشرتی نظام میں اپنادر جمیڈ بند کرنے کی راہ ہموار کتی ہے۔“

محمد صابر، فروغ تعلیم کے لئے سرگرم کا کرن۔ بانی، سلم آباد

پاکستان کے 20 فیصد امیر ترین طبقے کا یہ مونڈل پیمنٹ اڈکس 0.698 ہے، جبکہ دوسرا جاپ 20 فیصد غریب ترین افراد کا یہ مونڈل پیمنٹ اڈکس مخفض 0.419 ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر لکھتا ہے کہ پاکستان دو حصوں میں بنا ہوا ہے۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جن کے سامنے معیاری تعلیم حاصل کرنے، اپنی ہر ضرورت کے مطابق صحت کی ہمہولیات سے فائدہ اٹھانے، اور ایں دنیل دولت کی ریل پیل میں زندگیاں گزارنے کے موقع کی بہتات ہے اور دوسرا جاپ وہ لوگ ہیں جنہیں ایسی کوئی نعمت میر نہیں۔ ان دونوں طبقات کے درمیان حائل دیوار کی بلندی کا اندازہ لکانے کے لئے ضروری ہے کہ مختلف نقطے پارے نظر سے عدم مساوات کا جائزہ لے سیا جائے۔ مثلاً معاشری پیمانہ اس طرح کی جائیں کہ مخفض آمدنی اور دولت کوئی پیمانہ نہ بنا یا جائے بلکہ انسانی ترقی و نشوونما کو بھی دیکھا جائے۔

نیشنل یہ مونڈل پیمنٹ رپورٹ 2020 میں عدم مساوات کی انہی پیمانوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے اور باقاعدہ شکل میں چلنے والی ان سرگرمیوں کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے جن کی بدولت یہ قائم و داعم ہے۔ اس سلسلے میں عدم مساوات کے تین سلوں: طاقت، لوگ اور پالیسی پر مبنی ایک فریم ورک استعمال کرتے ہوئے ان طور پر یقون کا جائزہ لیا جائیں گے جن کی بدولت دولت، معاشرات اور ترقی کے ثمرات مخفض چند ہاتھوں میں سمٹ آتے ہیں جس کا خمیاہ اکثریت کو بھلگتا پڑتا ہے۔